فضائل درود شریف

وفضائل سلام

درود شریف سے ہر مشکل کا حل

محمد رفیق کیانی ایم اے

(گولڈ میڈلسٹ)

GOVT. COLLEGE FOR WOMEN

GUJRANWALA. CITY

2000

Name Tahira Munawar

Class 2nd Year

Prize 2nd

Subject Declamation

Principal
Govt. College for Women
Gujranwala City.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل درود شریف

و فضائل سلام

درود شریف سے ہر مشکل کا حل

تصنیف لطیف

فاضلِ شہیر مولانا محمد رفیق کیلانی
ایم اے عربی
ایم اے اسلامیات

معاون و نظر ثانی
محمد شاہد

جہانگیر بُک ڈپو اُردو بازار لاہور

جہانگیر بُک ڈپو۔ اُردو بازار لاہور

سن اشاعت	....	اگست 1999ء
مصنف	....	محمد رفیق کیلانی (گولڈ میڈلسٹ)
معاون و نظر ثانی	....	محمد شاہد
ناشر	....	فواز نیاز
مطبع	....	نیاز جہانگیر پرنٹرز' لاہور
ہدیہ	....	
سٹاکسٹ	....	جہانگیر بکس اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک' راولپنڈی فون : 539609

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّمْ

انتساب

یہ حقیر پر تقصیر اپنی اس پہلی باقاعدہ تصنیف کا انتساب سرتاج الاولیاء، فخر الاصفیاء۔ دین و دنیا میں میرے سہارا، غوث وقت حضور قیوم العصر مخدوم زمانہ میرے قبلہ و کعبہ حضور قبلہ عالم حضرت الحاج پیر سید **محمد باقر علی شاہ** صاحب بخاری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی اور آپ کے نور نظر، بے مثل باپ کے بے مثل روحانی جانشین۔ پروردۂ آغوشِ ولایت، مہبطِ انوارِ شریعت، اس ناچیز کو اپنے دامنِ کرم میں قبول فرما کر علمِ دین پڑھانے والے آقا، سیدی و سندی قبلہ و کعبہ حضرت الحاج پیر سید **محمد عظمت علی شاہ** صاحب بخاری مدظلہ العالی المعروف قبلہ چن جی سرکار آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے نام کرتا ہوں۔

جنہوں نے کمال کرم سے اپنے زیر سایہ چھپنے والی دیگر ضخیم کتب میں شامل فرماتے ہوئے اسے تینتیسویں ۳۳ تصنیف کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔

ناچیز طالب مغفرت

محمد رفیق کیلانی خادم حضور غوث الاغیاث

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ، نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۝ (الاحزاب : ۵۶)

دنیا عمل کا میدان ہے اور آخرت اجر کا میدان ہے۔ جس کسی نے دنیا میں جس نسبت سے تعلق پیدا کیا ہوگا۔ وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا جن کا تعلق حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھتا ہوگا وہ روز قیامت مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً کی دولت سے مالا مال ہوں گے اور لواء الحمد کے نیچے سایۂ رسالت سے معمور ہوں گے اور جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض وبرکت کو اثبات توحید کے منافی سمجھتے ہیں وہ مطلق بے نصیب اور محروم ہوں گے۔ اصل توحید رسالت والی توحید ہے۔ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ، سراجاً منیرا اور مومنوں کے لیے فضلاً کبیرا مان کر آپ کے نور محمدی سے مزین اور فیضیاب ہونا ایمان کے لیے شرط اولین ہے۔ اس کے لیے دو چیزوں کا اعتقاد ہونا ضروری ہے۔ (۱) حیات النبی با تصرف الآن کما کان (۲) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مومن سے علم اور قرب ماننا۔

سورۂ احزاب کی درج بالا آیت کریمہ میں وقت اور جگہ کی قید کے بغیر اہل ایمان کو حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا مطلق حکم فرمایا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۹۸ پر حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

مبارکہ سے اس قرآنی فرمان کی نبوی تفسیر یہ سامنے آتی ہے کہ فرائض کے بعد بطور وظیفہ ہمہ وقت درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ اور جتنا زیادہ پڑھیں گے اس پر فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ اور اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ کی بشارتیں بارگاہِ نبوت سے عطا ہوتی ہیں۔ کتاب کے باب اول میں درود و سلام، قرآن وحدیث کے ناقابل تردید دلائل سے بیان کیا گیا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے صلحاء اور منکرِ درود اشقیاء ہیں۔ درود خوان اللہ و رسول کے فرمانبردار، تابعدار، اور منکرِ درود اللہ و رسول کے نافرمان و سرکش ہیں، درود خوان بارگاہِ رسالت میں مقرب اور مقبول اور منکر درود مجحوب اور بارگاہِ رسالت کے مردود ہیں۔ درود خوان نسبتِ نعمت سے مسرور اور منکرِ درود نسبتِ غضبی سے مقہور ہے، درود خوان پر من اللہ رحمت کا نزول اور منکرِ درود پر شیاطین کا نزول ہوتا ہے اور درود خوان ازلی خوش بخت اور نیکی میں مستغرق ہوتا ہے جبکہ منکر درود اور مانع درود ازلی بدبخت اور بدی میں سراپا غرق ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ ابوداؤد ج ۱ ص۱۵۰، نسائی ج ۱ ص۱۵۵، ابن ماجہ ص۱۱۸، دارمی ج ۱ ص۳۰۷ اور مسند احمد ج ۴ ص۸ پر حضرت اوس بن اوس سے مروی حدیث صحیحہ میں موجود ہے کہ درود شریف اور حیات النبی لازم و ملزوم ہونے پر خود صحابہ نے بھی بارگاہ نبوت سے سوال کیا تھا۔ اسطرح حیات النبی بالتصرف الآن کما کان اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا درود خواں سے قرب اور علم درود شریف کے بنیادی لوازمات میں سے ہیں جس کیلئے دوسرا اور تیسرا باب وقف کیا گیا ہے۔ چوتھا باب پہلے تین ابواب کا منطقی نتیجہ یعنی درود خواں کو دیدار مصطفٰے کے نظارے کے عنوان سے ہے۔

باب پنجم صحابہ سے منقول درود و سلام "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کے دلائل پر مشتمل ہے جس میں رسائل ابن تیمیہ ج ۲، ص۳۹۰ سے ابن تیمیہ کے نزدیک اس درود شریف پر اجماع صحابہ ذکر کیا گیا ہے اتنے واضح دلائل کے باوجود منکرین درود اور مانعین درود پر تعجب ہے کہ درود شریف کی مخالفت کرکے جن کی زندگیاں محض نفسِ امارہ کی خدمت اور شغلِ دین فروشی میں گزر رہی ہیں۔

مولا کریم اس سے بچائیں اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کاملہ عطا فرمائیں۔

باب ششم ہے "درود شریف سے جملہ بیماریوں دکھوں اور پریشانیوں کا علاج" دراصل یہ باب اس نظریے کا رد ہے کہ نعوذ باللہ یہ دنیا کافروں کے لیے ہے، رہے مسلمان تو یہ آخرت کی ان دیکھی نعمتوں کا تصور کر کے ہی ڈکار مار لیا کریں۔ درحقیقت یہ نظریہ رحمت خداوندی سے ناامیدی اور مایوسی بلکہ عرفان الٰہی اور اللہ کی رحیمی کریمی سے بواسطہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو نہ لگانے کا نتیجہ ہے۔ مشکلات میں درود شریف امت مسلمہ کا سب سے بڑا ہتھیار رہا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کثرت درود شریف کرنے والے صحابی کو واضح طور پر حدیث صحیحہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ کہ کثرتِ درود سے تیرے سارے غم اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور یہ تیرے گناہوں کا کفارہ بھی بن جائے گا درود شریف سے ہر دکھ اور پریشانی خواہ روحانی ہو یا دنیاوی کو ختم کرنے کے لیے یہ حدیث مبارکہ کافی ہے۔

کتاب ہذا میں قرآن وحدیث کے بے مثل دلائل کے ساتھ ائمہ کبار، اولیاء کرام اور مسلمہ شخصیات کے درود وسلام کے موضوع پر استنباطات درج کئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع سے اتفاق کے لیے اس عاجز نے دل کھول کر ہر مکتبہ فکر کے علماء کے حوالے بیان کیے ہیں۔ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ کی نسبت سے قیام سلام کیلئے دس جلیل القدر ائمہ امت بالخصوص حرم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مفتی حضرات کے فتاویٰ یا حیات النبی میں دس حفاظ محدثین کے دلائل و اقوال اور زیارت نبوی کے باب میں امت کی دس جلیل القدر ہستیوں پر عالم رویا میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم فرمانا بیان کیا ہے۔

یہ کتاب کا مختصر تعارف ہے۔ فہرست کتاب ایک اجمالی نظر سے بھی انشاءاللہ العزیز آپ اندازہ کر سکیں گے کہ موضوع سے کس حد تک انصاف کیا گیا ہے۔ اللہ کریم شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ محمد رفیق کیلانی

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

باب اوّل

درود و سلام قرآن و حدیث کی روشنی میں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ التُّقٰی وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (الاحزاب: ۵۶)

(ترجمہ) "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو! آپ پر تم بھی درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔"

اس آیت مبارکہ پر مزید کچھ عرض کرنے سے پہلے حضرت محقق علی الاطلاق۔ شیخ المحدثین فضیلت پناہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی درود شریف سے متعلق مختصر تعارفی گفتگو پیشِ خدمت ہے۔ جو "جذب القلوب" کے سترھویں باب صفحہ نمبر ۲۶۶ سے نقل کی جارہی ہے۔ "ہم ایک بار درود شریف پڑھتے ہیں تو درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ دس درجات بلند کرتا ہے۔ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ دس گناہ مٹاتا ہے۔ درود پاک سببِ قبولیتِ دعا ہے۔ اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ واجب ہو جاتی ہے۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کا بابِ جنت پر قرب نصیب ہو گا۔ درودِ پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے اور تمام حاجات کی تکمیل کیلئے کافی ہے۔ درودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

صدقہ کا قائم مقام ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔

درود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے خوف دور ہوتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور دلوں میں اسکی محبت قائم ہوتی ہے۔ فرشتے اسکا ذکر کرتے ہیں۔ اعمال کی تکمیل ہوتی ہے۔ دل وجان اور ذات ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پڑھنے والا خوشحال ہوتا ہے۔ برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اولاد در اولاد برکت رہتی ہے۔ سکراتِ موت میں آسانی ہو جاتی ہے دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے اور خلاصی حاصل ہوتی ہے۔ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ ملائکہ درود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں۔ درود شریف پڑھنے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا۔ اور وہ اس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا۔ اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاجدارِ مدینہ حبیب کبریا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔ محاسنِ نبویہ ﷺ دل میں گھر کر جاتے ہیں۔ اور کثرتِ درود شریف سے صاحب لولاک ﷺ کا تصور دل میں گھر کر جاتا ہے۔ اور خوش نصیبوں کو درجہ قربتِ نبوی ﷺ حاصل ہوتا ہے۔ اور خواب میں سلطان الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین حضور پر نور نبی کریم ﷺ کا دیدار فیضِ آثار نصیب ہوتا ہے۔ **قیامت** کے دِن تاجدارِ مدنی سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہو گی۔ فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبت رکھتے ہیں۔ فرشتے اسکے درود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں۔ اور اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور فرشتگانِ سیاحین (زمین پر سیر کرنے والے فرشتے) اس درود شریف کو مدنی سرکار ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ "(جذب القلوب ص ۲۶۶)

سعادتِ عظمیٰ: ۔ درود و سلام پڑھنے والے کیلئے سعادت در سعادت یہ ہے کہ اسے سرکار مدینہ ﷺ بنفس نفیس جوابِ سلام سے مشرف فرماتے ہیں۔ ایک ادنیٰ غلام کیلئے اس سے بالاتر سعادت اور کون سی ہو سکتی ہے کہ رحمت عالم ﷺ خود جواب سلام کی صورت میں دعائے خیر د

سلامتی فرمائیں۔ اگر تمام عمر میں صرف ایک بار یہ شرف حاصل ہو جائے تو ہزار ہا شرافت و کرامت اور خیر و سلامتی سے بہتر ہے۔

یہی آرزو ہو جو سر خرو ' ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپکا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے۔

فضائل درود شریف پر چند احادیث مبارکہ :-

۱) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفُ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ ۔ (رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۹۸)

(ترجمہ)۔ حضرت ابی ابنِ کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں آپ پر درود شریف کیلئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ آپ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر درود شریف کا وقت زیادہ کر دو تو تمہارے لیئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا حصہ آپ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لیئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تین حصے؟۔ آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو لیکن اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لیئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کر دیا میں پورا وقت ہی درود شریف کے لیئے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس طرح تمہاری ہر طرح کی پریشانی دور ہو جائے گی اور یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (ترمذی)۔

۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرُ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (رواالنسائی ج ۱ ص ۳۹)

(ترجمہ) :۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ دس خطائیں معاف کرتا ہے۔ اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے (النسائی ج ا ص ۳۹۸)

۳ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ

(رواہ الترمذی)

(ترجمہ) فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۱۹۷)

۴ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامُ (النسائی ج ۱ ص ۳۹۳)

فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی)

۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترجمہ) : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو رمضان کو پائے اور اپنی بخشش نہ کرائے اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو ماں باپ میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو۔ (ترمذی)

۶۔ فرشتے درود پڑھنے والے پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں

۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیُقَلِّلْ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ۔ (رواہ الطبرانی)

(ترجمہ) فرمایا حضور پُرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ امتی ہے جو سب سے زیادہ میرے اوپر درود شریف بھیجتا ہے۔ اور اس پر فرشتے اس وقت تک درود شریف بھیجتے رہیں گے جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہے گا۔ پس اب امتی کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔

۷۔ پورا درود شریف لکھنے والے کا اجر

۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتٰبٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبِ (سعادۃ الدارین ص۸۳ / نزہۃ الناظرین ص۱۳)

(ترجمہ)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اسم پاک کتاب میں لکھا رہے۔

۸۔ جمعۃ المبارک کو درود شریف پڑھنے کا حکم

۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ۔ (رواہ النسائی)

(ترجمہ) فرمایا حضور پرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف

پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔ (نسائی)

۹۔ درود خوان کیلئے دنیا و آخرت میں اجر عظیم

۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرُ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةً حرم اللّٰه جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِى الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ

(ترجمہ) فرمایا حضور پر نور رسول اللہ ﷺ نے جو درود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔

اور جو دس بار پڑھے تو اللہ سو بار اور جو سو مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ اس پر ہزار رحمتیں بھیجے گا اور جو پڑھے ہزار بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ اسکے جسم پر دوزخ حرام فرمادیتا ہے۔ اور اس کو بوقت نزع کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھے گا۔ اور

دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں عالم برزخ میں بھی قبر کے سوال و جواب میں ثابت قدم رکھے گا۔ درود شریف کا نور اس کا مدد و معاون ہوگا سوال و جواب میں۔ اور وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے درود شریف کا نور پل صراط پر آئیگا جو پانچ سو سال کی دوری تک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسکے ہر درود شریف کے بدلے جنت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب یہ امتی کی مرضی ہے کہ وہ کم پڑھے یا زیادہ۔

۱۰۔ جب بھی کوئی حاجت ہو، درود شریف پڑھو

۱۰ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ۔

(دلائل الخیرات شریف)

(ترجمہ) حضرت رویفع بن ثابت انصاری راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو۔ تو وہ بکثرت درود شریف پڑھے۔ کیونکہ درود شریف غموں کو دور کرتا ہے اور تکلیفوں کو مٹاتا ہے اور رزق میں برکت دیتا ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

۱۱۔ اہلِ محبت درود خوانوں کا مقام

۱۱ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔

(دلائل الخیرات ص ۱۸)

(ترجمہ) عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو درود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں یا بعد زمانہ میں ہوں گے۔ ان کا حال بیان فرمائیں۔ فرمایا میں اہل محبت کے درود شریف وخود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں۔ اور اہل محبت کے علاوہ پڑھنے والوں کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۱۲۔ درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

۱۲ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا تو آگ میں داخل ہوا (القول البدیع ص ۱۴۶)

۱۳۔ صبح و شام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کیلئے شفاعت نبوی

۱۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(رواہ الطبرانی)

(ترجمہ)۔ حضرت ابو الدرداء روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور شام کو دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

۱۴۔ بھولی چیزیں درود شریف پڑھنے پر یاد آجائیں گی

۱۴ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذَکَّرُوْا اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔

(رواہ النسائی)

(ترجمہ) حضرت سیدنا انس بن مالک راوی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود شریف پڑھو مجھ پر انشاء اللہ وہ چیز یاد آجائے گی۔

۱۵۔ بغیر درود و سلام مجالس کا حال

۱۵ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمْ

يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَيَّ بَيْنَهُمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

(جلاء الافہام)

(ترجمہ)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اس میں انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر درود شریف پڑھا تو قیامت کے دن وہ کفِ حسرت ملیں گے۔ اور اگر چاہے تو اللہ ایسوں کو قیامت کے دن عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

۱۶۔ درود شریف اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لازم و ملزوم ہیں

۱۶ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ۔

(ابن ماجہ)

(ترجمہ)۔ حضرت اوس بن اوس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور اسی دن ان کی روح مبارک قبض کی گئی۔

اور اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اسی دن بے ہوشی ہوگی اس لئے مجھ پر کثرت سے درود شریف

بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ کا جسم اطہر ریزہ ریزہ ہو جائیگا تو
آپ پر ہمارا درود شریف کیسے پیش کیا جائے گا؟ تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ (ابنِ ماجہ)

۱۷۔ جمعۃ المبارک کو درود شریف کی خصوصی قبولیت

۱۷ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔

(ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

(ترجمہ)۔ حضرت سیدنا ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر جمعہ شریف کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیوں کہ اس روز ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں
میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی وفات شریف کے بعد بھی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں موت کے بعد بھی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جواب سلام عطا فرماتے ہیں

۱۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

(رواہ ابوداؤد)

(ترجمہ):۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

۱۹۔ درود خوان کا نام مع ولدیت حضور اقدس میں پیش ہوتا ہے

۱۹ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ۔

الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۴۹۹، فضائل درود شریف زکریا سہارنپوری ص ۱۸

(ترجمہ) حضرت سیدنا عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی ہے۔

قیامت تک جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھے گا وہ فرشتہ درود شریف پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر عرض کرتا ہے کہ فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔

۲۰۔ ہر سوموار و جمعہ شریف کو کثرت درود کا حکم

۲۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْجُمُعَۃِ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلٰوتَکُمْ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔

(جلاء الافہام مطبوعہ ادارہ الطباعۃ المنیریہ ص۶۳ انیس الجلیس لسیوطی ص۲۲۲)

(ترجمہ)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر میری وفات کے بعد ہر سوموار اور جمعہ شریف کو (کثرت سے) درود پڑھا کرو۔ پس بے شک میں تمہارے درود شریف کو بغیر واسطے کے سنتا ہوں۔

۲۱۔ تمہارا درود ہر جگہ سے مجھے پہنچتا ہے

۲۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ۔

(رواہ النسائی)

(ترجمہ)۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

۲۲۔ نام سن کر درود نہ پڑھنے کی سزا

۲۲ وَعَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(رواہ الترمذی)

(ترجمہ)۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا)

۲۳۔ درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے

۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

(ترجمہ)۔ حضرت علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

۲۴۔ جمعہ شریف کو ہر درود کے بدلے ستر رحمتیں

۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

(ترجمہ)۔ حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم ﷺ پر ایک بار درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خوان پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

۲۵۔ نماز کے بعد درود پڑھ کر جو بھی مانگیں عطا ہوتا ہے

یہ حدیث پاک صحاح ستہ کی تین کتابوں۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور نسائی میں موجود ہے۔

۲۵ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمِدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِیُّ نَحْوَهٗ۔

(ترجمہ)۔ حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں کہ کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا مانگی خداوندا میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر سرکار ﷺ نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے تو اللہ کی اس کی شان کے لائق حمد بیان کرتا پھر اس کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھتا اور پھر دعا کرتا راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور نبی پاک ﷺ پر اس نے درود شریف کا ہدیہ پیش کیا۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی اب دعا کر وہ قبول ہو گی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۱۹۸)

۲۶۔ صحابہ کا طریقۂ دعا

۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى

اللہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

(ترجمہ)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و حضرت عمر بھی موجود تھے میں نے نماز سے فارغ ہو کر پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا۔ اب مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۱۹۸)

۲۷۔ درود شریف نہ پڑھیں تو دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے

۲۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

(۲۷)۔ حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان اٹکی رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ شریف)

۲۸۔ درود شریف پڑھنا پاکیزگی کا سبب ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ لَّکُمْ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔

۲۹۔ جو درود شریف پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا

قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ

(ابن ماجہ (عربی) ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا۔ وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

۳۰۔ جب بھی درود پاک پڑھو بہترین طریقے سے پڑھو

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ (ابن ماجہ (عربی) ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب بھی حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو تو بہترین طریقے اور احسن انداز سے درود پاک پڑھو، کیونکہ تم نہیں جانتے شاید تمہارا درود شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا جا رہا ہو۔

آیتِ درودو سلام پر علمی بحث

آیت مبارکہ :۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (الاحزاب ۵۶)

بارگاہِ نبوت ﷺ میں ہدیہ درودو سلام پیش کرنے کے صریح حکم کے حوالے سے عاشقانِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے لئے عشق و محبت' کیف و وجدان اور جذب و مستی کا وہ سامان فراہم کئے ہوئے ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ کیوں نہ آیتِ مبارکہ پر ہر پہلو سے نظر ڈال لی جائے۔

یہ آیت محکم ہے :۔ آیتِ مبارکہ۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا "۔

اس کی ابتدا میں لفظِ اِنَّ لایا گیا ہے۔ یعنی بے شک کے الفاظ سے یہ فرمان مبارک شروع کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم میں تین قسم کی آیات پائی جاتی ہیں۔

(۱) محکمات :۔ یہ وہ آیاتِ بینات ہیں۔ جن کے متعلق اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

" هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ "

ترجمہ۔ یہ آیاتِ (مبارکہ) قرآنِ پاک کی جان اور اصل ہیں۔ (القرآن)

(۲) متشابہات :۔ ان دوسری قسم کی آیاتِ مبارکہ کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے "وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ"

یعنی دوسری

قسم کی آیتیں متشابہات ہیں۔

پھر فرمایا :۔ "وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ .... يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ"

(ترجمہ) :۔ (فرمایا) "اور اس کی تاویل سوائے اللہ کریم کے ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا۔ اور جو علم میں پختہ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے۔" اگر "اِلَّا اللّٰہ" پر وقف ٹھہرایا جائے تو

اس صورت میں یہی مذکورہ بالا معنی ہوں گے اور بعض مفسرین کرام نے جن میں حضرت امام شافعیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ شامل ہیں کے نزدیک "وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ" کے بعد وقف لازم آتا ہے۔ "اَلْفَوْزُ الْکَبِیْرُ فِیْ اُصُوْلِ التَّفْسِیْرِ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی" میں یہ تفصیلی بحث موجود ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ متشابہات کے صحیح معنی اللہ اور پختہ علم والوں کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

۳۔ مقطعات :۔ یہ مختلف سورتوں کی ابتداء میں حروفِ مبارکہ ہیں کہ جن کے معانی جمہور مفسرین کے نزدیک صرف اللہ اور اس کے رسولِ پاک ﷺ ہی جانتے ہیں۔

تفصیلِ اقسامِ آیات سے مقصود و مفاد۔ یہاں یہ ہے کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود و سلام والی آیتِ مبارکہ کو محکمات کے درجہ میں رکھا ہے۔ کیوں کہ محکم مفسرین کے نزدیک وہ کلام ہے جس کو سن کر اہل زبان وہی معنی سمجھیں جس کے لئے وہ بنایا گیا ہے۔ اور جس میں لفظ اور معنی کی حیثیت سے کوئی شبہ وارد نہ ہو (مفردات)۔ اسی طرح روح المعانی میں ہے کہ "وَاضِحَۃُ الْمَعْنٰی ظَاہِرَۃُ الدَّلَالَۃِ مُحْکَمَۃُ الْعِبَارَۃِ۔" یعنی محکم آیات اپنے معانی میں واضح ہیں، ظاہر پر دلالت کرنے والی اور محکم العبارۃ ہوتی ہیں۔ پس اس آیت کریمہ کے ابتدائی حصہ میں یہ وضاحت فرمادی گئی ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط"

فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ لفظ اِنَّ سے ابتداء فرمائی گئی یعنی شک والی بات نہیں۔ محکم پکی اور پختہ اور بغیر شک کے یہ حقیقت ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضور پُرنور ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں۔

پس یہ آیتِ کریمہ محکم ہے اپنے الفاظ اور معانی میں ہر لحاظ سے واضح ہے یہ وہ کلام ہے جسے سن کر اہلِ زبان وہی معنی سمجھیں گے جس کے لئے اس کلام کو نازل کیا گیا۔ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اس انداز سے بیان کر دیا گیا کہ کوئی اس آیت کریمہ کو

ترجمہ کرتے ہوئے قیامت تک من مانی نہ کر سکے گا لہٰذا جن اردو ترجمہ کرنے والوں نے اس کا ترجمہ یوں کیا "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کو شاباش کہتے ہیں"

"اے ایمان والو تم بھی نبی کو شاباش کہو"۔ (یہ ترجمہ صاحبِ "بلغۃ الحیران" نے کیا ہے۔)

ان کا خود بخود اس درج بالا شرح سے رد ہو گیا۔ قرآنِ کریم فرقانِ حمید صرف الفاظِ قرآن کا نام نہیں بلکہ معانیِ قرآن کا نام بھی ہے۔ الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی منشاو مراد ہیں۔ معانی قرآن میں تحریف بھی تحریفِ قرآن ہی ہے۔ مرزائیوں بے ایمانوں مرتدین نے خاتم النبین کے الفاظِ قرآن نہیں بدلے۔ صرف اس کا متعین معنی یعنی "آخری نبی" بدلا اور پوری امت کے نزدیک وہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ میرے آقا و مولا حضور سیدی وسندی۔ مرادِ اعلحضرت شیرِ ربانی۔ شمس العارفین سراج السالکین حضور پیرِ کیلانی حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری قدس سرہ' تاجدارِ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (گوجرانوالہ) ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو مرزائیوں کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

آیتِ کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل:۔ آیتِ کریمہ میں فعلِ صلوٰۃ یعنی درود پاک کے تین فاعل ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ (۲) تمام فرشتے (۳) ایمان والے۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوبِ کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔ یہ معنی امام بخاری نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے۔ اسکی مزید تفصیل ہم روح المعانی کی ایمان افروز عبارت سے پیش کریں گے۔ اور جب اسکی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی کے لئے دست بہ دعا ہیں۔ اور اس طرح درود شریف کے نذرانے پیش کر کے اللہ اور رسول پاک ﷺ کو خوش کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ ستر ہزار فرشتے روضہ انور پر ہر وقت بارگاہِ رحمت للعٰلمین ﷺ میں دست بستہ کھڑے ہو کر درود شریف بھیجتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم ص ۲۰۳ کتاب الفتن باب الکرامات فصل سوم میں واضح حدیث پاک ہے جس

کے چمکتے ہوئے نورانی الفاظ مبارک یوں ہیں۔

مَا مِنْ یَوْمٍ یَّطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَھَبَطَ مِثْلُھُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَزُفُّوْنَہٗ۔

(ترجمہ)۔ ”کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں۔ اور اتنے ہی اور آجاتے ہیں جو اسی طرح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپکی قبر انور شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں باہر تشریف لائیں گے“۔ (مشکوٰۃ شریف (مترجم) ج ۳۔ ص ۲۰۳)

فصل صلوٰۃ کے تیسرے فاعل اہل ایمان ہیں۔ جنہیں امر کے دو صیغے ارشاد فرمائے گئے ہیں ایک میں صلوٰۃ اور دوسرے میں سلام پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اور بڑی تاکید اور بڑے اہتمام کے ساتھ صلوٰۃ الٰہی اور صلوٰۃ ملائکہ کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ:۔ اے ایمان والو تم بھی نبی پاک ﷺ پر صلوٰۃ یعنی درود بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو جیسا کہ سلام پڑھنے کا حق ہے۔ یاد رہے کہ درود و سلام کا حکم صرف اہلِ ایمان کو دیا گیا ہے۔ بے ایمان کے منہ سے کبھی درود و سلام نہ سنو گے۔ کچھ آدمی صرف درودِ ابراھیمی ہی پڑھتے ہیں یہ

بات ذہن نشین رہے کہ وہ صرف قرآن کے ایک حکم پر یعنی صلوا علیہ پر تو عمل کرتے ہیں لیکن دوسرے حکم "وسلموا تسلیما" کے حکم کو مسلسل ترک کرتے ہیں۔ صحابہ کرام دونوں احکام پر عمل کرتے تھے وہ یوں کہ نماز میں بھی ان کے نزدیک سلام "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" ہے۔ اور صرف صلوٰۃ پڑھنے کے حکم میں درود ابراہیمی ہے ملاحظہ ہو بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث عرض صحابہ کہ سلام تو ہمیں اللہ نے سکھا دیا یا رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو درود ابراھیمی ارشاد ہوا۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب کعب ابن عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ تحفہ پیش نہ کروں کہ جو ارشاد میں نے نبی پاک ﷺ سے خود سنا ہے۔ پس میں نے عرض کیا ہاں تو آپ مجھے وہ تحفہ عطا کریں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح آپ کے گھرانے پر صلوٰۃ (درود) عرض کیا کریں کیوں کہ بے شک ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ تو سکھا دیا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح پڑھنا ہے۔ ارشاد فرمایا تم یوں صلوٰۃ یعنی درود پڑھا کرو۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ .... اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ.... اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" یہ حدیث متفق علیہ

(یعنی بخاری و مسلم دونوں کی) ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی و فضلھا ج ا ص ۱۹۶)

یہ حدیث مبارک اپنے موضوع کے لحاظ سے واضح ہے۔ کہ درود ابراھیمی کی وجہ اجراء ہی فَقُلْنَا کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ ہے یعنی صحابہ نے عرض کیا حضور پُر نور ﷺ سے کہ ہمیں درود پڑھنا سکھا دیں۔ ہمیں آپ پر سلام تو بے شک اللہ نے پہلے ہی سے سکھا دیا ہے۔ کیونکہ اللہ نے شب معراج میں خود ان الفاظ سے سلام ارشاد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ لہٰذا صحابہ کے نزدیک بھی علیحدہ علیحدہ درود و سلام کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ تو پہلے حضور پُر نور ﷺ پر سلام بھیجئے بدیں الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر اس کے بعد دوسرے حکم پر عمل کے لئے درود ابراھیمی پڑھے۔ نماز کے علاوہ حضور پر نور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین جو درود شریف عرض کرتے وہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کے الفاظ پر مشتمل درود و سلام تھا جس میں صلوٰۃ اور سلام دونوں احکام پر عمل موجود ہے۔ اس درود شریف پر علامہ ابن تیمیہ نے صرف جواز کا فتویٰ ہی نہیں دیا بلکہ اس درود شریف پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے تفصیلی بحث آگے موجود ہے

اللہ اور فرشتوں کا حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا سلسلہ کب سے ہے؟

سورہ احزاب کی آیت مذکورہ بالا میں یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے۔ جو حال اور استقبال پر دلالت کرتا ہے۔ آیت مبارکہ میں الفاظ عَلَی النَّبِیِّ اس سوال کا جواب فراہم کرنے کیلئے کافی ہیں کہ اللہ اور فرشتوں کا حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا سلسلہ کب سے ہے۔؟ یہ تو نص قطعی سے ثابت ہے کہ اللہ کریم اور اس کے فرشتوں کے درود شریف بھیجنے کا سلسلہ "عَلٰی

النَّبِیِّ "پر ہے یعنی جب سے سرکارِ اقدس ﷺ کو صفتِ نبوت ملی۔ اس وقت سے اللہ اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ (درود شریف) بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اور آپ کو نبوت کب ملی؟ خود زبانِ نبوت سے جواب سنیئے۔ ترمذی شریف کی حدیث مبارک ہے۔

مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ؟ قَالَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

ترجمہ۔ عرض کیا گیا حضور ﷺ آپکو نبوت کب ملی؟ فرمایا ابھی آدم روح اور جسم کے درمیان تھے میں اس وقت بھی اللہ کا نبی تھا۔ (ترمذی شریف)

اس حقیقت سے ہر مبتدی بھی واقف ہے کہ صفت ہمیشہ بعد میں ہوتی ہے موصوف پہلے ہوتا ہے۔ نبوت آپ کی صفت ہے صحاح ستہ کی اس حدیث مبارکہ میں " کُنْتُ نَبِیًّا "ارشاد فرمایا گیا یعنی "میں نبی تھا"۔ صفتِ نبوت کے ساتھ ساتھ موصوف کا وجود پہلے ماننا لازم آتا ہے۔ آپکے اول الخلق ہونے کے بے شمار دلائل ہیں۔ اس موقع پر صرف " کُنْتُ نَبِیًّا " یعنی فرمایا "میں نبی تھا" کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اس "تھا" کے قبل کی حد بس اللہ کو ہی معلوم ہے۔ المختصر یہ ہے کہ جب مخلوق میں سے کچھ نہ تھا۔ ہمارے آقا حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ اس وقت بھی اللہ کے نبی تھے۔ یا خدا تھا۔ یا مصطفی تھا۔ اللہ رحمت بھیجنے والا تھا اور حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس مرجع رحمت تھی۔ آیتِ کریمہ میں لفظ " مَلٰٓئِکَتَہٗ" وارد کیا گیا جو تمام فرشتوں یعنی جنس ملائکہ کو شامل ہے۔ لہٰذا جب سے فرشتوں کی تخلیق ہوئی اس وقت سے ہی حضور پرنور ﷺ پر درود شریف بھیج رہے ہیں۔

اللہ کے درود شریف بھیجنے کا مطلب :۔

تفسیر روح المعانی میں حضرت علامہ سید ابو الفضل محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کے درود شریف بھیجنے کا مطلب کیا ہے؟ روح المعانی کی

عبارت ملاحظہ ہو۔

تعظیمه تعالیٰ ایاہ فی الدنیا باعلاء ذکرہ واظہار دینه وابقاء العمل بشریعته وفی الآخرۃ بتشفیعه فی امته واجزال اجرہ ومثوبته وابداء فضله للاولین والآخرین بالمقام المحمود وتقدیمه علی کافة المقربین بالشہود۔

ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے درود شریف بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت بڑھا کر اور روز محشر امت کے لئے آپ کی شفاعت قبول فرما کر اور بہترین اجر عطا فرما کر اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین وآخرین کے لئے حضور اقدس کی عظمت اور بزرگی کو ظاہر کر کے اور تمام مقربین پر حضور اقدس کو شرفِ سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکار اور ظاہر فرماتا ہے"۔

اس ایمان افروز عبارت سے ہمیں پتہ چلا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حضور پرنور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیج رہا ہے یعنی

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو اللہ تعالیٰ بلند کر رہا ہے۔

(۲) ہر لمحہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مبارک دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ غلبہ عطا فرما رہا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی شریعتوں کو منسوخ کر کے اپنے آخری نبی اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارکہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنے کا اعلان فرمادیا ہے۔ اور اب ہمیشہ ہمیشہ تا قیامِ قیامت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو جمیع اہل ایمان کا عمل اور مدار نجات اور قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دے دیا ہے۔

(۴) ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو چار چاند لگ رہے ہیں جس طرح کہ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اور بعد میں

آنے والا ہر لمحہ آپکے لئے پہلے لمحے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

(۵) روز محشر محبوبِ مدنی ﷺ کو اللہ تعالیٰ مقامِ شفاعت و وسیلہ عطا فرمائے گا اور آپ جس کی چاہیں گے بخشش ہو گی اللہ آپ کو فرمائے گا سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ محبوب سوال کرو ہم آپکو عطا کریں شفاعت کرو ہم آپ کی شفاعت قبول کریں۔ (مسلم شریف)

(۶) حضورِ اقدس ﷺ مقامِ محمود پر فائز کیے جائیں گے اور اوّلین و آخرین کے لئے اللہ کریم عزوجل اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و بزرگی کو ظاہر فرمائیں گے۔

(۷) جمیع مخلوق میں روز قیامت حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم ﷺ کو تمام مقربین پر شرف سبقت عطا کیا جائے گا اور حضورِ اقدس ﷺ گناہ گار امتیوں کی بخشش کروائیں گے اور منظر کچھ یوں ہو گا۔

؎ باغِ جنت میں محمد ﷺ مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے گریں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

اس آیت کریمہ پر مفسر قرآن حضرت حافظ ابن کثیر بڑی ایمان افروز گفتگو فرماتے ہیں :-

والمقصود من هذه الآية ان الله سبحانه وتعالىٰ اخبر عباده بمنزلة عبده ونبيه عنده فى الملاء الاعلىٰ، بانه يثنى عليه عند الملئكة المقربين، وان الملائكة تصلى عليه ثم امر الله تعالىٰ اهل العالم السفلى بالصلاة والتسليم عليه ليجتمع الثناء عليه من اهل العالمين العلوى والسفلى جميعًا،

ترجمہ: اور مقصود اس آیت کریمہ سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے عبد خاص اور اپنے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ملاءِ اعلیٰ میں قدر و منزلت کی خبر عطا کی ہے اور فرمایا ہے کہ بے شک خود اللہ کریم بھی ملائکہ مقربین کی مجلس میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت و ثنا فرماتا ہے اور بے شک ملائکہ بھی آپ پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے فرشتوں کے درود کو ذکر کرنے کے بعد عالم سفلی کے رہنے والوں کو اپنے محبوب مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ محبوب مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا اور شائیں اور تعریف بیان کرنے میں اوپر کے جہانوں والے یعنی اہل آسمان اور نچلے جہان والے اہل زمین سب ایک ہو جائیں۔ (ابن کثیر جزو ۳ صـ۵۰۶)

امام بخاری صحیح ترین کتاب بخاری شریف میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ ابُو العالیہ صلوٰۃُ اللّٰہِ ثَنَآءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِکَۃِ

(بخاری شریف ج ۲ صـ۷۰۷)

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ نے ارشاد فرمایا اللہ کا محبوب پر درود پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کریم جل جلالہٗ فرشتوں کی مجلس میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔

علامہ ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت مبارکہ (آیۂ درود و سلام) کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

اَثْنُوْ عَلَيْهِ فِیْ صَلَاتِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمْ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ -

یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثنا کرو۔ اپنی نمازوں میں بھی اور اپنی مسجدوں میں بھی ہر موقع اور ہر جگہ پر" (جلاء الافہام ص۲۹)

غیر مقلدین کے امام علامہ شوکانی اپنی کتاب "تحفۃ الذاکرین" ص۱۳۲ پر درودِ ابراہیمی کے اجراء والی حدیث کی شرح میں واضح طور پر لکھتے ہیں۔

اور اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز میں درود پڑھنا مقید کیا گیا ہے پس یہاں سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ درود ابراہیمی کے الفاظ جو مروی ہیں۔ یہ نماز کے ساتھ خاص ہیں۔ نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہیے۔ جس سے حکم الٰہی "صلّوا علیہ وسلموا تسلیما" کی پوری تعمیل ہو جائے۔" (ترجمہ بلفظہٖ۔ تحفۃ الذاکرین ص۱۳۲)

شیخ الحدیث مولوی محمد ذکریا سہارنپوری نے الفاظ درود شریف کی بحث میں بہت خوب لکھا۔

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف صحابہ کو

مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے

واجب نہ بن جائے۔ نفسِ درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے۔ پس کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ (تبلیغی نصاب ص۷۴، فضائل درود شریف ص۳۶)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَالَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً فِي الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلٰثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يُدْخِلُهٗ عَلَيَّ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا اِنَّ عِلْمِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَعِلْمِيْ فِيْ حَيَاتِيْ ۔ ان دونوں احادیث مبارکہ میں درود وسلام کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن جو لوگ درود وسلام کیلئے وقت، جگہ اور درود وسلام کے الفاظ خاص اور مقید کرتے ہیں۔ وہ قرآن کے مطلق حکم یعنی "اے ایمان والو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو، کو مقید کرتے ہیں۔ حالانکہ مطلق اپنے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔ واطلاق الوصف للاشارۃ الی العموم" یعنی وصف کا مطلق ہونا عموم کی طرف اشارہ کے لیے ہوتا ہے"۔ (روح المعانی ج ۱ ص ۱۴۵) لہٰذا علماء اسلام کا یہی فتویٰ ہے۔ ومستحبہ فی کل اوقات الامکان۔ یعنی تمام اوقاتِ ممکنہ اور اوقاتِ جواز میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۴)

اہلِ زمین کا درود شریف فرشتے بطور ہدیہ و تحفہ بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔

امام بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں اور امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور پر نور نبی کریم رؤف ور حیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً فِي الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يُدْخِلُهٗ عَلَيَّ فِي قَبْرِيْ كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا اِنَّ عِلْمِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَعِلْمِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔

ترجمہ: فرمایا حضور پر نور نبی کریم رؤف ور حیم ﷺ نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جس نے مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو اس درود کے تحفہ کو میری قبر انور میں میرے سامنے اس طرح پیش کرتا ہے جیسے تمہارے سامنے ہدایا اور تحفے پیش کئے جاتے ہیں بے شک میرا علم میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی رہے گا جیسے کہ حیاتِ دنیا میں ہے۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور پر نور نبی کریم رؤف ور حیم ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل فرمایا ہے فرمایا اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَّلَ لِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِيْ فَاِذَا صَلّٰى عَلَيَّ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ قَالَ لِيْ ذَالِكَ الْمَلَكُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ السَّاعَةَ . ترجمہ: فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہے پس جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اسی وقت مجھے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی اسی گھڑی آپ پر درود شریف عرض کیا ہے۔ (حیات الاموات ص ۱۲)

سبحان اللہ فاضلِ بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف حیات الاموات

میں یہ حدیث پاک درج کرنے کے بعد بے اختیار محبت سے درود شریف لکھتے چلے گئے اور پھر بے اختیار یہ شعر لکھ دیا۔

؎ جاں مید ہم در آرزوائے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنیں حرفی گراز ما میرود

قارئین! اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہیں ہمارے حضور پرنور نبی کریم رووف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام ملائکہ و جمیع انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں اور اس پر پوری امتِ مسلمہ کا اتفاق ہے اس میں کوئی دوآراء نہیں ہو سکتیں یہ فرشتہ جو روضہ انور پر ہدیہء درود شریف پیش کرنے کے لئے متعین ہے اس کو اللہ کریم نے جمیع خلائق کی سماع کی قوت عطا فرمائی ہے اور اس پر اوپر درج کردہ احادیث مبارکہ کے علاوہ درج ذیل صریح حدیث مبارکہ بھی موجود ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ان کے علاوہ امام طبرانی و عقیلی و ابن النجار و ابن عساکر و ابو القاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعُ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ فَمَا مِنْ اَحَدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا اُبْلِغْنِیْھَا.

ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ کریم نے تمام جہان کی بات سن لینے کی قوت عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو بھی مجھ پر درود عرض کرتا ہے یہ فرشتہ اسی وقت مجھ پر عرض کرتا ہے:

حضرت علامہ زرقانی شرح مواہب میں اور علامہ عبدالروف مناوی شرح جامع صغیر میں اَعْطَاہُ اَسْمَاعُ الْخَلَائِقِ کی شرح میں یوں فرماتے ہیں اَیْ قُوَّۃٍ یَّقْتَدِرُ بِھَا عَلٰی سَمَاعِ مَا یَنْطِقُ بِہٖ کُلُّ مَخْلُوْقٍ مِنْ اِنْسٍ وَّ جِنٍّ وَّغَیْرِھِمَا فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ.

ترجمہ : یعنی اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی قوت عطا کی ہے کہ انسان اور جن اور ان کے علاوہ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلتا ہے اسے سب سننے کی طاقت ہے خواہ کسی بھی جگہ پر یہ آواز نکلے ہر امتی کے درود پاک کا ہدیہ بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے یہ ہدیہ پیش کرنے والے فرشتے کے علاوہ بھی اللہ کے فرشتے ہیں جن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ پوری روئے زمین پر گھومتے ہیں اور جب بھی کوئی امتی ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ پر سلام عرض کرتا ہے۔ تو وہ فوراً اس کا سلام بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کرتے ہیں اور یہ صحاح ستہ کی کتاب نسائی شریف میں موجود واضح حدیث پاک ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامُ۔

ترجمہ : فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں (نسائی شریف مترجم جلد اول ص ۳۹۳)

جمعہ شریف کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کا حکم۔

ذیل میں جو حدیث مبارکہ ہم درج کر رہے ہیں اسے ابو داؤد ' نسائی ' ابنِ ماجہ اور دارمی نے روایت فرمایا ہے بیہقی نے اسے دعوات الکبیر میں روایت فرمایا مزید یہ کہ اس حدیثِ مبارکہ کو ابنِ حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے۔ حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مبارکہ امام بخاری کی شرط پر بھی صحیح ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کی تمام اسناد صحیح ہیں حدیث مبارک درج ذیل ہے۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ

تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے اور اسی میں آپ کی روح قبض کی گئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوشی ہوگی پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حضرت اوس بن اوس کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ کا جسمِ اطہر ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو آپ ﷺ پر ہمارا درود شریف کیسے پیش کیا جائے گا تو حضور پرنور نبی اکرم نور مجسم شفیعِ معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلدِ اول ص ۱۵۰، نسائی شریف جلدِ اول ص ۱۵۵، ابن ماجہ ص ۱۱۸، دارمی جلد اول ص ۳۰۷، مسندِ احمد جلد ۴ ص ۸)

اس حدیث مبارکہ میں جمعہ شریف کے دن ظاہر حیات طیبہ اور پھر تاقیام قیامت امتِ مسلمہ کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ یعنی صحاح ستہ کی تین کتابوں میں بھی موجود ہے اس میں واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ تمہارا درود پاک میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ جمعہ شریف کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اور درود شریف بھی افضل عبادت ہے لہٰذا ارشاد فرمایا کہ افضل دن میں افضل عبادت کرو فرمایا کہ اس دن کا درود مبارک خصوصی طور پر ہماری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے اور ہم قبول فرماتے ہیں خیال رہے کہ ہمیشہ ہی ہمارا درود شریف حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوتا ہے مگر جمعہ شریف کے دن خصوصی قبولیت کے ساتھ امت مسلمہ کی درود شریف کے ساتھ حاضری قبول ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا کہ جمعہ شریف کو کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر پڑھنے والے کا درود

پاک اس کے درود شریف پڑھنے سے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے یہ حدیث مبارک ابن ماجہ شریف کی ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ (ابن ماجہ شریف عربی ص ۱۱۹)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر خدمت ہوتے ہیں بے شک جب بھی مجھ پر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے حضرت ابو درداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالی نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

مرقات نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد نہایت قوی ہیں اور صحیح ہیں مزید یہ کہ یہ حدیث مبارکہ بہت سی اسناد سے مختلف الفاظ میں منقول ہے اور جمعۃ المبارک میں درود شریف کثرت سے ہمیشہ ہمیشہ پڑھنے پر یہ حدیث مبارکہ ثبوت قطعی ہے

انکارِ حیاتُ النبی کا سلسلہ انکارِ قرآن تک جا پہنچتا ہے۔

ہم نے اس حدیث مبارکہ پر غور کیا تو پتہ چلا کہ درود شریف اور حیات النبی ﷺ لازم و ملزوم ہیں اور درود شریف کے حوالے سے حیات النبی ﷺ کا سوال خود حضور پر نور نبی پاک ﷺ سے بھی کیا گیا پس ہم نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اگلے باب میں خصوصی طور پر ان درج بالا احادیث اور دیگر صحیح احادیث کی روشنی میں حیات النبی ﷺ کو تفصیل سے بیان کیا ہے یہاں سر دست یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ان درج بالا احادیث مبارکہ میں حضور پر نور نبی پاک

ﷺ نے خود حیات النبی ﷺ اس انداز سے بیان کر دی ہے کہ جو اپنی تفسیر آپ ہے پس ان
درج بالا احادیث مبارکہ کی موجودگی میں حیات النبی کا منکر در حقیقت احادیث صحیحہ کا منکر ہے
اور حدیث صحیحہ کا انکار نطق رسول کا انکار ہے جب کہ نطقِ رسول وحیِ خدا ہے پس یہ انکار کا
سلسلہ صرف حیاتُ النبی ﷺ کے انکار تک محدود نہیں رہتا بلکہ انکار قرآن تک جا پہنچتا ہے
اللہ کریم عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (سورہ
نجم) ترجمہ میرا محبوب اپنی خواہش سے گفتگو نہیں کرتا بلکہ ان کی گفتگو بھی وحیِ خدا ہوتی ہے۔
اسی لئیے امت کے نزدیک یہ چیز متفق علیہ ہے کہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔
نمبر ۱ وحیِ جلی: جو قرآن ہے۔
نمبر ۲ وحیِ خفی: جو حدیث مبارک ہے۔
حجیت حدیث میں دیگر کئی آیات کے ساتھ ساتھ یہ آیت مبارکہ بھی ثبوتِ قطعی کے طور پر پیش
کی جاتی ہے یہ مختصر تفصیل اس لئے بیان کی گئی ہے تاکہ ان احادیثِ مبارکہ پر سچے دل سے ایمان لا
کر جمعہ شریف کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے اور نیت یہ رکھی جائے کہ ہمارے آقا
ہمارا درود شریف سن رہے ہیں اور فرشتے ہمارے درود شریف کا نذرانہ حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ
اقدس پیش کر رہے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ فرشتے مومنین کے اعمال اللہ کریم
عزوجل کی بارگاہ اقدس میں بھی پیش کرتے ہیں تو جس طرح اللہ کی بارگاہ میں فرشتوں کے
اعمال پیش کرنے سے خود اللہ عزوجل کے رویتِ اعمالِ مومنین پر کوئی اعتراض وارد نہیں
ہوتا بالکل اسی طرح فرشتوں کا امتیوں کا درود شریف حضورِ اقدس ﷺ میں پیش کرنے سے
حضورِ پُر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے شاہد ہونے اور اعمالِ امت پر حاضر و ناظر ہونے پر
کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا رسول اللہ ﷺ کا تمام کائنات کو ملاحظہ فرمانے پر حدیثِ مبارکہ
ملاحظہ ہو۔
عن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ مَا

هُوَ كَائِنٌ فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ جَلْيَانٌ جَلَاهُ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ ﷺ كَمَا جَلَاهُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ.

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تمام دنیا کو میرے لئے میرے سامنے کر دیا میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح کہ میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے لئے اس کو اس طرح منکشف کر دیا ہے جس طرح کہ اپنے پہلے نبیوں کے لئے منکشف کر دیا تھا۔

(مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۸۷ مطبوعہ بیروت از حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ ہجری)

جمعۃ المبارک کو درود شریف کثرت سے پڑھنے اور اس کی فضیلت پر ہم حضرت مولائے کائنات شہنشاہ ولایت مظہر العجائب والغرائب حضرت مولا علی مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارک درج کر کے اختتام کرتے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھیگا وہ اس طرح آئے گا اور قیامت کے دن اس کے ساتھ اتنا نور ہوگا کہ اگر اس کو تمام مخلوق کے درمیان بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کے لئے کفائیت کر جائے گا (حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۴۷)

درود شریف اولیاء اللہ کے فرامین کی روشنی میں عبادات دو قسم کی ہیں۔ اول جن کے لئے وقت کا تعین ضروری ہے مثال کے طور پر نمازوں کے لئے ان کے اوقات کا موجود ہونا زکوٰۃ کے لئے ایک سال وقت کا گذرنا وغیرہ دوم وہ عبادات جن کے لئے مکان کا تعین ضروری ہے

جیسے حج ہے کہ یہ ایسی عبادت ہے جو صرف مکۃ المکرّمۃ المشرفہ زاداللہ تعظیمہ میں جا کر ہی ادا کیا جا سکتا ہے لیکن درود پاک ایک ایسی عبادت ہے جو وقت اور جگہ اور زمان و مکان کی قید سے پاک ہے یہ ہمہ وقتی عبادت ہے اور ہر وقت کا وظیفہ ہے اللہ کریم نے مطلق حکم صلوا علیہ وسلموا تسلیما فرمایا بالکل ہی وقت اور جگہ کی قید نہ لگائی بڑے اہتمام کے ساتھ اللہ کریم نے اپنے اور اپنے فرشتوں کے فعل صلوۃ یعنی درود شریف کو بیان کرنے کے بعد اہل ایمان کو بارگاہ نبوت ﷺ میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اس آیت کریمہ میں ترویج درود شریف ہے لیکن یاد رہے یہ حکم اہل ایمان کے لئے ہے بے ایمانوں کے لئے ہرگز نہیں اس آیت کریمہ میں وقت کی قید کے بغیر درود و سلام پڑھنے کا حکم تو ضرور موجود ہے۔ درود شریف سے روکنا موجود نہیں جو درود شریف پڑھنے سے روکے یا بہانے بہانے درود و سلام سے منع کرے وہ قرآن پاک کے صریح حکم کا انکار کر رہا ہے پھر فضائل درود شریف میں ہم نے پہلی حدیث پاک ترمذی شریف اور مشکوۃ شریف سے درج کی ہے کہ جس میں حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں کثرت سے جناب پر درود شریف پڑھتا ہوں پھر بھی حکم فرمادیں کہ کتنا وقت مقرر کرلوں تو حکم ہوا جتنا تم چاہو عرض کیا (فرض نمازوں کے بعد جتنا وقت بچے) اس میں سے چوتھا حصہ مقرر کرلوں تو یہ نہیں فرمایا کہ اتنا کافی ہے بلکہ حکم ہوا فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ یعنی اگر اس میں زیادتی کرلے تو یہ تیرے لئے زیادہ بہتر ہے پھر دو حصے پھر تین حصے پھر چار حصے یعنی ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنے کے لئے عرض کر دیا پھر بھی یہی حکم ہوا کہ درود شریف میں اور کثرت کرلے تو یہ تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے تو پھر صحابی نے عرض کیا آقا۔ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا یعنی میں اپنے وظائف کا پورا وقت ہی درود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں اس پر صحابی کو خوشخبری ملی اذا یکفی ھمک و یکفر لک ذنبک فرمایا کہ اس سے تمہاری ہر دنیاوی پریشانی اور غم دور ہو جائے گا صرف پریشانیاں ہی دور نہ ہوں گی بلکہ درود شریف کی کثرت سے اور ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ

سے تیرے گناہ بھی ختم ہو جائیں گے حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اس فرمان مبارک میں بھی کثرت درود شریف، ترویجِ درود شریف، تحریصِ درود شریف اور تبلیغِ درود شریف ہے معلوم ہوا کہ جو شخص درود شریف سے روکتا ہے اور کہے دکھاؤ فلاں وقت پڑھنا کہاں لکھا ہے فلاں جگہ کیوں پڑھتے ہو چاہیئے یہ کہ وہ خود دکھائے کہ دیکھو قرآن کی فلاں آیت میں لکھا ہے یا کم از کم فلاں صحیح حدیث میں لکھا ہے کہ اس جگہ یا اس وقت درود شریف نہ پڑھو اس طرح اگر کوئی آدمی درود و سلام پڑھنے سے روکے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ایمان اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں نہ وہ قرآن کو مانتا ہے اور نہ وہ حدیث کو مانتا ہے سورۃ احزاب کی آیت ۵۶ اور ترمذی شریف کی صرف ایک حدیث پاک جو ہم نے اوپر درج کی ہے اگر صرف اسی پر ایمان لے آئیں تو ان کی روشنی میں ہی اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب کریم ﷺ کی منشا مراد اور مرضی کا پتہ چل جاتا ہے المختصر یہ کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے اے ایمان والو درود و سلام پڑھو میرے نبی پر اور قرآنی فرمان کی نبوی تفسیر یہ ہے کہ ہر وقت درود شریف پڑھو اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے یہ حدیث مبارکہ درود شریف سے پریشانیاں ختم کرنے گناہ دور کرنے کے لئے ثبوتِ قطعی ہے معلوم ہوا قرآن و سنت کا منشا کثرتِ درود شریف، ترویج درود شریف، تحریصِ درود شریف، تبلیغِ درود شریف ترغیب درود شریف، تذکیرِ درود شریف اور بیانِ فضیلتِ درود شریف ہے پھر دیکھیں جنگ و جدال کے موقع پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے اے بہادرو! سخاوت کرنے والوں سے کہا جاتا ہے اے سخیو! اور جہاد کرنے والوں سے کہا جاتا ہے اے مجاہدو! اسی طرح درود شریف پڑھنے والوں سے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے ایمان والو! جس طرح سخی کا کام ہے سخاوت کرنا اور مجاہد کا کام ہے جہاد کرنا اسی طرح ایمان والوں کا کام درود و سلام پڑھنا ہے اور مومن کا یہ کام اللہ عزوجل نے خود قرآن مجید میں بیان فرما دیا ہے معلوم ہوا درود شریف پڑھنا نشانی ہے اور علامت ہے باایمان ہونے کی اور مطلق درود شریف نہ پڑھنا اور پڑھنے سے روکنا نشانی ہے اور دلیل ہے بے ایمان

ہونے کی۔

درود شریف محسنِ اعظم، محسنِ کائنات ﷺ کا حقِ غلامی اور حقِ احسان ادا کرنے کے لئے ضروری ہے جملہ اولیاء اللہ کا راستہ ہی درود شریف پڑھنا اور پڑھانا رہا ہے

(۱) اولیاء کرام میں ہم سب سے پہلے کاشانہ نبوت سے براہ راست فیض یاب۔ ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پینے والے خیر التابعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی درج کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جب ایسا شیخِ کامل اور مرشد اکمل موجود نہ ہو یا نہ ملے جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہیے کہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اسے حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے آداب نبویہ ﷺ سکھا دیتا ہے اور اخلاقِ محمدیہ ﷺ سے مزین کر دیتا ہے۔ (۲) پیران پیر غوث الاعظم دستگیر شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَ كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ

ترجمہ۔ فرمایا مسجدوں اور حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود شریف کو لازم پکڑ لو (فتح ربانی ص ۱۲)

(۳) قطب وقت حضرت عبدالوہاب متقی مہاجر مکی ارشاد فرماتے ہیں

"جب مجھے میرے شیخ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کیلئے رخصت کیا تو فرمایا یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد ادائے فرض کے اور تلاوت کلام پاک کے حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے افضل کوئی عبادت نہیں جب درود شریف پڑھنے کی تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں جتنا ہو سکے پڑھتے رہو اخلاقِ محمدی ﷺ اور سنتِ مصطفوی ﷺ کے رنگ میں رنگ جاؤ"

(۴) حضرت السید عبدالغنی النابلسی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ قضا تین قسم ہے ا۔ قضا

موقوف ۲۔ قضا معلق ۳۔ قضا مبرم آپ فرماتے ہیں کہ حدیث مبارک میں جو آیا ہے کہ
لَا یُرَدُّ الْقَضَآءُ اِلَّا الدُّعَآءَ۔

ترجمہ: تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی بھی چیز نہیں ٹال سکتی

فرمایا اس دعا سے مراد درود پاک ہے کیوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں اس کی قبولیت یقینی ہے

(۵) عارف باللہ حضرت سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ان کی ساری تبلیغی مساعی کا پتہ دیتا ہے۔ آپ وہ ہستی ہیں جن کو حالت بیداری میں حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی پچہتر مرتبہ زیارت نصیب ہوئی اور محبوب پاک ﷺ نے اپنے اس عاشق صادق سے عہد و پیمان بھی لئے۔ وہ کیا عہد و پیمان تھے آپ فرماتے ہیں کہ ہم سے نبی پاک۔ صاحب لولاک حضور پر نور ﷺ کی طرف سے یہ عہد لیا گیا کہ ہم صبح و شام حضور اقدس ﷺ کی ذات با برکات پر درود شریف کی کثرت کیا کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور جملہ مسلمانوں کو حضور اقدس ﷺ کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۱)

نیز فرمایا "اے بھائی اللہ عزوجل تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب ترین راستہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ پر درود شریف پڑھنا ہے اور جو درود شریف کے بغیر اللہ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو یہ محال ہے۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

پھر ارشاد فرمایا "اے میرے عزیز! اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر درود شریف کی وجہ سے سرور دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمال بہت زیادہ ہوں لیکن حضور پُرنور نبی اکرم رؤف ورحیم ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو (افضل الصلوات ص ۳۱)

(۶) امام طریقت شہباز اقلیم ولایت قندیل نورانی امام ربانی حضور سیدی و مولائی حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا' درود شریف عروۃ الوثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصۂ تنویر

القلوب و تسخیر الملوک سے نواز تا ہے نیز فرمایا درود شریف تمام اوصاف باطنیہ کا مجموعہ ہے (تحفۃ الصلوٰۃ ص ۳۵۴)

عصر حاضر میں عالم عرب کے عظیم عالم جناب محمد علوی مالکی مکی ذخائر محمدیہ میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی عبارت درج فرماتے ہیں "اہل علم کی رائے ہے کہ اگر سرکار کی ذات پر دکھاوے کے لئے بھی درود و سلام پڑھا جائے تو وہ بھی مقبول بارگاہ نبوی ﷺ ہے مگر ثواب نہیں ہوتا کیونکہ اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے اور جہاں تک درود و سلام کا بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش ہونے کا مسئلہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چوں کہ سرکار اللہ عزوجل کے محبوب ہیں یوں یہ درود و سلام حضور اقدس ﷺ کے حق میں قبول ہوگا۔"

جناب محمد علوی مالکی مکی لکھتے ہیں کہ "حضور امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام بھیجنا بلاشرط قبول ہوتا ہے" (ذخائر محمدیہ ص ۳۶۵) "درود و سلام کی قبولیت کا معنی یہ ہے کہ بندے کا درود و سلام بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچتا ہے کیوں کہ حضور پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "كُلُّ الْأَعْمَالِ مِنْهَا مَقْبُولٌ وَ مَرْدُودٌ إِلَّا صَلَاةً عَلَيَّ فَإِنَّهَا مَقْبُولٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ" ترجمہ۔ فرمایا جتنے بھی اعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض مقبول ہوتے ہیں بعض مردود ہوتے ہیں لیکن مجھ پر درود و سلام پڑھنا ایسا عمل ہے جو ہر حالت میں مقبول ہوتا ہے۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۶۶)

(۷) شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اخبار الاخیار کے اختتام پر ارشاد فرماتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

"یا اللہ کریم عزوجل! میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو میرے سارے اعمال کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے۔ وہ عمل ہے تیرے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ میں عجز و انکساری نہایت عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے کہ یہ درود

وسلام والا عمل تیری بارگاہ میں ضرور قبول ہوگا۔ کیوں تیری بارگاہ میں جو اس درود و سلام کے راستے آتا ہے اس کے تیری بارگاہ میں رد ہو جانے کا کوئی امکان نہیں ہے کیون کہ وہ تیرے محبوب کے وسیلہ سے آیا ہے (اخبار الاخیار ص ۳۲۶)

(۸) حضرت ابو العباس تیجانی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جواہر المعانی میں نقل کیا گیا ہے

و لا وسیلة عنداللہ اعظم نفعا و ارجی فی استجلاب رضا الرب عن العبد فی حق العامة اکبر من الصلاة علی النبی ﷺ

ترجمہ۔ اللہ کریم کی رضا و خوشی کے حصول میں سب سے زیادہ نافع اور امید افزا چیز اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنا ہے۔

(۹) اولیائے کرام کا درود و سلام کے متعلق یہ سلسلۂ ارشادات بہت طویل ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور سیدی و مولائی حضور شیرِ ربانی شر قپوری قدس سرہ العزیز اور شمس العارفین سراج السالکین حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضور پیرِ کیلانی قدس سرہ العزیز کے سچے روحانی فیض کے امین عمدۃ الواصلین حجۃ الکاملین عالمِ اسلام کے عظیم روحانی پیشوا قیوم العصر حضرت سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی کیلانی مدظلہ العالی سلسلہ عالیہ کے فیضِ روحانیت کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"برخوردار منظور حسین صاحب السلام علیکم آپ کا خط ملا۔ مکتوبات شریف، قصیدہ بردہ شریف، کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور درود تاج شریف پڑھتے رہا کریں۔ آپ نے زیارت کے متعلق لکھا ہے این سعادت بزور بازو نیست۔ درود شریف پڑھنے میں اسے یکسوئی اور آرام سے پڑھنا چاہئے۔ جس بزرگ کی جو بھی کتاب پڑھیں اسے مکتوبات شریف پر پرکھ لیا کریں۔ اگر مکتوبات شریف سے مطابقت ہو تو پڑھا کریں ورنہ خیر۔ قرب قرب ہی ہے اور دوری دوری ہی ہے لیکن اگر نسبت بحال ہو تو پھر دوری بھی قرب بن جاتا ہے۔

قرآن پاک کا حفظ یا ناظرہ پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لیں۔ تصوف کی کتابیں بے شک پڑھا کریں لیکن مکتوبات شریف کی روشنی میں چلنا ہی بہتر ہے۔ اگر کسی بزرگ سے یا کسی دربار شریف کی حاضری سے یا کسی وظائف سے کچھ حاصل ہو تو وہ اپنے ہی سلسلے والے بزرگوں سے سمجھیں۔ حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اتباع کے بغیر کوئی راستہ نصیب نہیں ہوتا اس کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرماویں۔ والسلام۔"

("حضرت کا یہ مکتوب شریف کرنل منظور حسین صاحب کی طرف ہے اور مطبوعہ ہے۔")

سورۂ احزاب کی آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ:

۱۔ جہاں چاہو پڑھو۔

۲۔ جب چاہو پڑھو۔

۳۔ جن الفاظ و صیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو۔

اس پر کوئی پابندی ہی نہیں جب تک کہ کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے۔ خود ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

أَثْنُوْا عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ

"یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثنا کرو (درود و سلام پڑھو) اپنی مسجدوں میں اور ہر موقع و جگہ پر"۔ (جلاء الافہام ص ۲۹۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بلفظہ تنبیہ فرمایا:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام اوقات میں درود و سلام مستحب مستحسن ہے"۔ (مدارج ج ۱ ص ۳۲۴)

فقہ اسلامی کی مشہور و معتبر کتاب درمختار و ردالمحتار (ج ۱ ص ۳۸۲) فرمایا ہے۔ وَمُسْتَحَبَّةٌ فِيْ كُلِّ اَوْقَاتِ الْاِمْكَانِ حَيْثُ لَا مَانِعَ۔ یعنی ان تمام ممکن جائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے۔ جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

ہم نے یہاں ان مواقع کا مع ان کی تقسیم و ترتیب ذکر کیا ہے۔ جہاں صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

(۱) مقامات: مسجد سے گزرتے وقت۔ مساجد کو دیکھتے وقت۔ مساجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت۔ کعبہ کو دیکھتے وقت۔ صفا و مروہ پر چڑھنے کے بعد۔ حجر اسود کو چومنے کے بعد۔ مقام ملتزم پر۔ مسجد خیف پر۔ مدینہ منوّرہ کو دیکھتے وقت۔ آپ کی قبرِ انور کی زیارت کے وقت۔ اور روضۂ رسول سے الوداع ہوتے وقت۔ آپ کے آثار، راستوں اور ٹھہرنے کی جگہوں کو دیکھتے وقت۔ جیسا کہ مقام بدر و اُحد وغیرہ۔ اسی طرح سفر، سواری پر سوار ہوتے وقت۔ بازار کی طرف جاتے وقت۔ گھر میں داخل ہوتے وقت۔

(۲) عبادات: وضو، اور تیمم کے بعد۔ غسلِ جنابت و حیض کے بعد، نماز میں تشہد کے بعد۔ نمازِ تہجد کے وقت۔ مؤذن کو جواب دینے کے بعد۔ خطبۂ جمعہ، عیدین استسقاء، نماز کسوف و خسوف کے خطبے کے بعد۔ تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد۔ دعا کے اوّل و آخر اور وسط میں۔ قرآن کو ختم کرنے کے بعد۔ ہر محفلِ ذکر میں اور گناہ سے توبہ کرتے وقت۔

(۳) عادات: مجلس سے کھڑے ہوتے وقت۔ نسیان کے وقت۔ کسی شئے کو اچھا جاننے کے وقت۔ بیع اور وصیّت لکھتے وقت۔ خطبۂ نکاح کے وقت۔ سوتے وقت۔ کان کے سُن ہونے پر۔ تدریس علم کے وقت۔ حدیث پڑھتے وقت۔ فتویٰ دیتے وقت۔ کوئی خبر دیتے وقت۔ ابتدائے کلام کے وقت۔

(۴) احوالِ مصیبت: طاعون۔ ڈوبتے وقت۔ فقر۔ مشکلات و

مصائب ہیں۔ جنازے کے وقت۔ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت۔

(۵) اوقات: شب و روزِ جمعہ، ہفتہ، اتوار، پیر، منگل۔ شعبان کا مہینہ عرفہ کی رات۔ ہر صبح و شام اور جب بھی آپ کا ذکرِ خیر ہو۔ (ذخائرِ محمدیہ)

سرکار کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے فوائد

سیدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب شعرانی لَوَاقِحُ الْأَنْوَارُ الْقُدُسِیَّة میں فرماتے ہیں۔ یہ چیز میرے لیے باعثِ مسرت ہے کہ میں تمہارے لیے صلوٰۃ وسلام کے بعض فوائد کا ذکر کروں تاکہ تمہیں اس کا شوق ہو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں سرکارِ دو عالم کی خالص محبت عطا فرمائے اور تمہارا اکثر وقت اس کام کی تکمیل میں بسر ہو۔ اور تم اپنے جملہ اعمال کے ثواب کو حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ پیش کرنے لگو۔ جیسا کہ حضرت ابی ابن کعب کی حدیث بتاتی ہے کہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا انی اجعل لك ثواب جمیع اعمالی میں اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ اس پر سرکارِ دو عالم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے غموں کے معاملہ میں تمہیں کفایت کریگا۔

اس میں اہم ترین بات یہ ہے کہ جو شخص سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ سلام بھیجتے ہیں۔

فوائد صلوٰۃ وسلام

۱۔ خطاؤں کا معاف ہونا، تزکیہ اعمال اور رفع درجات نصیب ہوتے ہیں۔

۲۔ گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ خود صلوٰۃ وسلام اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتا ہے۔

۳۔ صلوٰۃ وسلام کے بدلے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط اجر لکھا جاتا ہے۔

۴۔ جو شخص سرکار پر صلوٰۃ وسلام بھیجے اور اس کا ثواب بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دے اس کے دنیاوی و اخروی معاملات اللہ تعالیٰ حل فرما دیتا ہے۔

۵۔ خطاؤں کو مٹایا جاتا ہے اور اس کا ثواب غلام کی آزادی سے بڑھ کر ہے۔

۶۔ تمام ہولناکیوں سے نجات۔ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہادت اور شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کے عذاب سے امن ملتا ہے۔ عرش کے سایہ تلے داخلہ نصیب ہوتا ہے۔

۸۔ اس سے آخرت میں میزان وزنی ہوگا۔ اور حوض کوثر سے جام بھر بھر کر ملیں گے۔ اور پیاس سے امن ہوگا۔

۹۔ صلوٰۃ وسلام کے صدقے جہنم سے آزادی ملے گی اور پل صراط سے اتنا تیز انسان گزرے گا جیسے تیز ترین بجلی اور مرنے سے قبل انسان کو جنت میں اس کا مکان دکھایا جاتا ہے۔

۱۰۔ صلوٰۃ وسلام کے صدقے جنت میں ازواج کی کثرت ہوگی اور مقامِ کریم نصیب ہوگا۔

۱۱۔ یہ زکوٰۃ وطہارت ہے جس کی برکت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ ہر صلوٰۃ وسلام کے صدقے میں پڑھنے والے کی ایک سو بلکہ اس سے بھی زائد حاجات پوری کی جاتی ہیں۔

۱۳۔ یہ ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل ہے۔

۱۴۔ صلوٰۃ وسلام اس چیز کی علامت ہے کہ پڑھنے والا شخص اہل سنت و جماعت ہے۔ یہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے۔

۱۵۔ جب تک کوئی شخص سرکار کی بارگاہ میں درود بھیجتا رہتا ہے، ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۶۔ درود سے مجالس کو مزین کرنا فقر و تنگ دستی کو دور کرتا ہے۔

۱۷۔ اس کے ذریعے نیکی طلب کی جائے گی۔

۱۸۔ درود بھیجنے والا شخص قیامت کے دن سرکار کے سب سے نزدیک ہوگا۔

۱۹۔ اس کے ثواب سے پڑھنے والے اس کی اولاد اور ہر اس شخص کو نفع ہوگا جس کو ایصال ثواب کیا ہوگا۔

۲۰۔ درود پاک اللہ اور اس کے رسول کے تقرب کا ذریعہ بنتا ہے۔

۲۱۔ درود پاک اپنے پڑھنے والے کے لیے قبر، یوم حشر اور پل صراط پر نور بن

کر سامنے آئے گا۔

۲۲۔ درود شریف پڑھنے والا مومنین کی محبت کا مرکز بن جاتا ہے۔ اِسے صرف منافق ہی ناپسند کرتے ہیں۔

۲۳۔ درود پاک دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرتا ہے۔ دل کو نفاق و گندگی سے پاک کرتا ہے۔

۲۴۔ درود پاک کے صدقے میں خواب میں سرکار کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور بعض اوقات حالت بیداری میں بھی۔

۲۵۔ درود پاک اعمال میں متبرک و افضل ترین ہے اور دنیا و آخرت میں زیادہ نفع بخش ہے۔

جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

سات مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۔ جماع کے وقت۔

۲۔ قضاءِ حاجت کے وقت۔

۳۔ سودے کو شہرت دیتے وقت۔

۴۔ ذبح کے وقت۔

۵۔ چھینک لیتے وقت۔

۶۔ تعجب کے وقت۔

۷۔ گرتے وقت۔

ان کے علاوہ علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید کی قراءت

کرتے وقت یا سنتے وقت اگر آپ کا نام ذکر کرے یا سنے یا خطبہ کے دوران بھی درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس وقت خاموش رہنا اور سننا واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے اگر کسی شخص نے قرآن پڑھتے وقت آپ کا نام سنا تو اس پر درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اس نے قراءت سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھا تو مستحسن ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھتے وقت آپ کے اسم مبارک سے گزرا یعنی دوران تلاوت میں آپ کا نام آیا تو اس وقت آپ پر درود شریف پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ قرآن شریف کو اس کی نظم اور ترتیب کے مطابق پڑھتا رہے۔ اگر اس نے قراءت سے فراغت کے بعد آپ پر درود شریف پڑھا تو افضل ہے ورنہ اس سے کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

(رد المحتار جلد ا ص ۴۸۴)

وَسَلِّمُوا تَسۡلِيمًا کی شرح

اللہ کریم نے سورۂ احزاب کی آیت ۵۶ میں امر کے دو صیغے ارشاد فرمائے ہیں۔

(۱) صَلُّوا عَلَيۡهِ : یعنی اے ایمان والو تم میرے نبی پر درود شریف پڑھو یعنی صلوٰۃ پڑھو۔

(۲) وَسَلِّمُوا تَسۡلِيمًا : اور اس طرح سلام پڑھو جیسے کہ سلام پڑھنے کا حق ہے۔

اللہ کریم نے سَلِّمُوا کے بعد تَسۡلِيمًا مفعولِ مطلق بیان فرما کر سلام

پڑھنے میں تاکید پیدا فرمادی کہ سلام ضرور پڑھنا کیونکہ مفعول مطلق کی اصل غرض تاکید ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سلام پڑھنے کے منکرین اور پڑھنے والوں کو روکنے والے پیدا ہوں گے۔ اس لیے ایمان والوں کو تاکیداً حکم فرمادیا کہ ایمان والو! منکر چاہے کچھ بھی کہیں سلام ضرور پڑھنا۔ اور بار بار پڑھنا۔ اور قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۔

اے محبوب تجھ پر اصحابِ یمین کی طرف سے سلام ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ سلام پیش کرنا مومنین صالحین اور اصحاب یمین کا ہی حصہ ہے۔ اصحاب یمین قرآن میں جنتی لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جن کا جنت میں وظیفہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اصحابِ شمال کی طرف سے قرآن میں کہیں نہیں فرمایا گیا بلکہ فرمایا گیا۔ اصحابِ یمین کی طرف سے اے محبوب آپ پر سلام ہے۔

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی سلام اس طرح پڑھو جیسے سلام پڑھنے کا حق ہے۔ سلام کے حق کی ادائیگی میں یہ بھی ہے کہ صیغۂ حاضر سے سلام عرض کیا جائے۔ آئیں! کیوں نہ سلام ادا کرنے کا حق ادا کیا جائے اور پاک نبی، صاحبِ لولاک نبی پر وہ سلام بھیجا جائے۔ جن الفاظ سے خود اللہ کریم نے اپنے محبوب پر سلام بھیجا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ میں كَ ضمیر حاضر مذکر ہے۔ نماز میں ہر نمازی انہی الفاظ سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرتا ہے اور یہ طے شدہ

حقیقت ہے کہ نماز کا ہر لفظ اور ہر جملہ عبادت ہے اور نماز کے بعد بھی نماز کے
تمام الفاظ بطور ورد وظیفہ پڑھے جا سکتے ہیں اور اس پر آج تک کوئی اعتراض
بھی نہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ثناء الٰہی سبحانک اللّٰھم . . . . . لا الہ غیرک
بعد نماز بھی بطور وظیفہ پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح تعوذ۔ تسمیہ۔ سورہ فاتحہ۔ سورہ
اخلاص اور تمام تسبیحات رکوع و سجود بعد نماز بھی بطور ورد وظیفہ علیحدہ علیحدہ
پڑھے جا سکتے ہیں، اور ان پر ثواب عطا ہوتا ہے۔ پھر السلام علیک ایھا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد نماز بطور ورد و وظیفہ پڑھنے میں کیا چیز مانع ہے؟ اور
صیغۂ حاضر سے سلام بحضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرنے سے اگر نماز
میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر تسلیم کر لیا جاتا ہے کیونکہ السلام علیک
ایھا النبی میں کَ ضمیر مذکر حاضر استعمال ہو رہی ہے۔ تو بعد نماز صیغۂ حاضر سے سلام
عرض کر کے آپ کو حاضر و ناظر ماننے میں کیا چیز مانع ہے؟

جب کوئی امتی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہِ
اقدس میں سلام عرض کرتا ہے۔ تو حدیثِ صحیحہ کی روشنی میں سلطان الانبیاء
والمرسلین اس سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں اور سلام بھیجتے ہی جوابِ
سلام کی صورت میں امتیوں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہو
رہا ہے۔

حدیث شریف کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو وہ اس حال میں سلام بھیجتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح میری طرف لوٹائی ہوئی ہوتی ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف جلد ا ص ۲۷۹، مسند احمد، ج ا ص ۲۷)

جب ہم حدیث مبارک کا محبت سے مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ صرف ہم انسان اور اہلِ ایمان ہی نہیں اس بارگاہ میں تو شجر و حجر بھی محبت و عقیدت سے سلام پڑھنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی صیغہ حاضر سے سلام عرض کرتے ہیں۔ صحاح ستہ کی حدیث مبارکہ ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا ھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھا پس ہم مکے کے گرد و نواح میں نکلے تو جو پہاڑ اور جو پتھر بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے آتا وہ آپ پر یوں سلام عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۷۴ مترجم)

جب بے جان چیزیں بھی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام ادا کرنے کا حق ادا کر رہی ہیں۔ اور وہ بھی السلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ سے سلام عرض کرنے میں مصروف ہیں۔ تو ہم غلام کیوں پیچھے رہیں۔ پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ ان الفاظ سے اور صیغہ حاضر سے سلام عرض کرنا حدیث ترمذی سے ثابت ہے۔

درود و سلام کھڑا ہو کر پڑھنے پر کچھ شبہات کا ازالہ

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے اس ہیئت کے ساتھ سلام نہیں پڑھا لہذا بدعت ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر یہی بات ہے کہ جو کام صحابہ کرام نے نہیں کیا وہ بدعت ہے تو جس ہیئت میں آج قرآن کریم ہے مثلاً رنگین چکنے کاغذ، بلاک وغیرہ کی چھپائی، اعراب، ترجمہ، حاشیہ پر تفسیر وغیرہ اور جس ہیئت میں آج کتب احادیث اور ان کی شروح اور کتب فقہ و اصول اور کتب درسیہ وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مدارس دینیہ، طریقہ تعلیم، اوقات تعلیم، امتحانات، اسناد، سالانہ و ماہوار چندے، اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مساجد، تنخواہ دار امام و موذن اور کمیٹیاں ہیں اور جس ہیئت میں آج سفر حج کیا جاتا ہے علےٰ ہذا القیاس کیا یہ سب کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا؟ اور کیا یہ زمانہ صحابہ میں تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو چاہیئے کہ صلوٰۃ و سلام کے منکر ان سب چیزوں اور صورتوں کو بدعت کہیں اور ان کے خلاف تقریریں کریں، پوسٹر چھاپیں اور ہر ممکن ان کو مٹانے کی کوشش کریں۔ وہ صرف میلاد شریف اور سلام و قیام کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے ہیں۔

(یاد رکھیے اگر صحابہ کرام سے یہ ہیئت ثابت ہوتی تو یا واجب ہوتی یا سنت۔ اور ہم اسے نہ واجب کہیں نہ سنت)

ہمارے نزدیک اس ہیئت کے ساتھ سلام پڑھنا مستحب ہے، اور مستحب وہ جس کو مسلمان اچھا سمجھیں جیسا کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ۔

(نسائی شریف)

"جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے"۔

قیامِ تعظیمی کے دلائل

درود وسلام کے وقت کھڑے ہونے میں اگر تعظیم رسالت مقصود ہو تو یہ قیامِ تعظیمی بالاتفاق جائز ہے اور سنت صحابہ سے ثابت ہے۔ مختلف احادیث مبارکہ قیام تعظیمی کے دلائل میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو قریظہ (یہود مدینہ) کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر آمادہ ہو گئے (کیونکہ حضرت سعد ان کے حلیف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ہماری رعایت کرتے ہوئے ہماری خلاصی کی کوشش کریں گے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلا بھیجا۔

فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۰۳)

تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

(بخاری ومسلم ومشکوٰۃ ص۴۰۳)

دیکھئے اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حکم دیا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ منکرین قیام تعظیمی کہتے ہیں کہ حضرت سعد بیمار تھے۔ ان کی پنڈلی میں زخم تھا وہ خود گدھے سے اتر نہیں سکتے تھے اسی لیے آپ نے انکو حکم دیا کہ اٹھو اور ان کو اتارو! مگر ان کا یہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ گدھے سے اتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے۔ ساری قوم کو حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر حدیث کے الفاظ الیٰ سَیِّدِکُمْ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیام محض سرداری کی وجہ سے کرایا گیا تھا نہ کہ بیماری کی وجہ سے اور چونکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کے سردار تھے۔ اسلیے خصوصًا ان کو حکم دیا۔

چنانچہ محی السنۃ امام نووی اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

فِيهِ اِكْرَامُ اَهْلِ الْفَضْلِ وَتَلَقِّيهِمْ وَالْقِيَامُ اِلَيْهِمْ اِذَا اَقْبَلُوْا وَاحْتَجَّ بِهِ الْجُمْهُوْرُ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صہ ۳۴۳)

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی حدیث کے تحت علامہ طیبی سے نقل کرتے ہیں۔

اجماع کردہ اند مشاہیر علما باین حدیث بر اکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بقیام امام محی السنۃ محی الدین نووی گفتہ کہ این قیام مر اہل فضل را وقت قدوم آوردن ایشان مستحب است و احادیث درین باب ورود یافتہ و در نہی ازان صریحًا چیزی صحیح نہ شدہ۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۸)

ترجمہ: اس حدیث سے اہل علم و فضل و شرف کے اکرام اور ان کے لیے قیام کرنے پر جمہور علماء کا اتفاق و اجماع ہے۔ محی السنۃ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل فضل لوگوں کی تشریف آوری کے وقت یہ قیام کرنا مستحب ہے۔

اس کی تائید میں تو احادیث آئی ہیں مگر اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ جب آپ کے پاس تشریف لاتیں تو :۔

قَامَ اِلَیْهَا فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ اِلَیْهِ فَاَخَذَتْ بِیَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۲)

ترجمہ : آپ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کے ہاتھ کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے ہاتھ کو چومتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی بڑا چھوٹے پر شفقت فرماتے ہوئے اور چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہو جائے تو یہ جائز ہے اور یہ حضور سے ثابت ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔

فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِهٖ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۳)

ترجمہ : پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اسوقت تک کھڑے رہتے جب تک آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر داخل نہ ہو جاتے۔

ان روایات سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قیام تعظیمی جائز

ہے۔ لہٰذا آپ کے لیے قیام کرنا کس طرح ناجائز اور شرک و بدعت ہو سکتا ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روضہ انور پر حاضری کے وقت جب سلام پڑھا جائے تو یَقِفُ کَمَا فِی الصَّلٰوۃِ اسی طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ (عالمگیری)

کس قدر ظلم ہے کہ ایسے مبارک فعل کو شرک و بدعت کہا جائے۔ اور مسلمانوں کو خیر کثیر سے روکا جائے۔ تعظیماً دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا در حقیقت سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے، اور آپ کی تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

"ان کی تعظیم و توقیر کرو۔"

قیامِ تعظیمی کے لیے ائمہ، اکابر علماء اور چاروں مذاہب کے مفتیانِ کرام کے فتاویٰ بھی بطورِ سند پیش کیے جا رہے ہیں اصل کتب کی عربی عبارات کا صرف ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کر رہا ہوں۔

(۱) حضرت علامہ سید احمد زین دحلان مکی اپنی کتاب "دررِ سنیہ" میں فرماتے ہیں۔

"شب ولادت میں اظہار فرحت کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

(۲) حضرت علامہ عثمان حسن محدّث دمیاطی اپنے رسالے "اثبات قیام" میں فرماتے ہیں۔

"حضور سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔"

اس کے بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ اُمّتِ محمدیہ کے اہل سنّت وجماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ میری اُمّت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔"

(۳) علامہ سیّد جعفر برزنجی اپنے رسالے "عقد الجواہر" میں فرماتے ہیں۔

"بے شک حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا ہے جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی ہے اس کے لیے جس کا انتہائی مقصود حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات مبارکہ کی تعظیم ہے۔"

(۴) علامہ علی بن برہان الدّین حلبی اپنی کتاب "انساب العیون المعروف بہ سیرت حلبیہ" میں فرماتے ہیں۔

"بلاشبہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسم پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا گیا ہے جو اس وقت امتِ مرحومہ کے عالم اور دین و تقویٰ میں

اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے زمانے کے مشائخِ اسلام نے ان کی متابعت کی ہے"۔

(۵) علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں :-

"ذکر میلاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت قیام کرنے کو جماعتِ سلف نے مستحسن کہا ہے"۔

(۶) علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں :-

"اس قیام کو بہت سے علماء نے مستحسن رکھا اور وہ بہتر ہے۔ کیونکہ ہم پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واجب ہے"۔

(۷) علامہ مولانا محمد بن یحییٰ احنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں۔

"ہاں ذکر ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت قیام ضروری ہے، کیونکہ ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت روحِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے"۔

(۸) امام اجل فقیہ محدث سراج العلماء مولانا عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں :

"یہ قیام بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے اور اسے ائمہ و حکام نے برقرار رکھا ہے اور کسی نے رد و انکار نہ کیا ہے لہذا مستحب ٹھہرا۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کون اتنا زیادہ مستحق تعظیم ہے؟ اور اس کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارکہ کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے"۔

ہم یہاں علماءِ برِصغیر کی آراء بھی درج کر سکتے تھے لیکن ہم نے حرم مکہ شریف اور حرم مدینہ شریف کے علماء و ائمہ کی عبارات لی ہیں جو آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب "اقامۃ القیامہ" میں اور حضرت علامہ مفتی محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب "برکات میلاد شریف" سے دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں آپ دیکھیں کہ مذاہب اربعہ کے مفتیان کرام نے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنے کی بنیاد تعظیم رسالت پر رکھی ہے۔ جو کہ فرض ہے۔ بالکل اسی طرح سلام بحضور اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کرنے میں قیام کرنے کی بنیاد تعظیم رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہی ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا علماء حرم مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ نے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنے اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرمایا ہے۔ اور سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ہے۔ اب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے قیام بوجہ تعظیم و ادب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقرار اور عقیدہ کو جاننے کے باوجود بھی اگر کوئی اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت قرار دے تو مطلب یہ ہوگا انکے نزدیک حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کرنا (نعوذ باللہ من ذالک) شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے اور کیا کہیں ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ادب و عقیدت سے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر ہم برِصغیر کے دو متفقہ بزرگوں کی عبارات بھی درج کرتے ہیں۔

(۹) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ اپنی کتاب "اخبار الاخیار" صـ ۶۲۴ پر اپنی سوز سے بھری ہوئی دعا اللہ کے حضور پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں فساد نیّت موجود ہے۔ البتہ مجھ فقیر حقیر کا ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں۔ اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبّت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود و سلام بھیجتا رہا ہوں"۔

(۱۰) تمام علماء دیوبند کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی جو ایک مسلمہ بزرگ ہستی ہیں کا قیام تعظیمی پر فیصلہ کن بیان ملاحظہ فرمائیں۔

"آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں۔ ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسروں کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز و شرک ہے۔ دوسرے خدا کی نذر اور ثواب بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام میلاد شریف۔ اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس سردار عالم و عالمیان روحی فداہٗ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا"۔

(شمائم امدادیہ صـ ۶۸)

مزید آپ ارشاد فرماتے ہیں :

"قیام کے وقت اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں، کیونکہ عالمِ خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں"۔

(شمائم امدادیہ اردو ترجمہ نفحات مکیہ من مآثر امداد صٓ۵۰ مطبوعہ کتبخانہ شرف الرشید شاہ کوٹ پاکستان)

رد اللہ علی روحی کا مفہوم

ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا :

مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

"جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند صحیح ہے اور ابن حجر کہتے ہیں اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ اور رد اللہ علی روحی کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نطق مجھ پر دوبارہ لوٹا دیتے ہیں جس کے ذریعے میں جواب دیتا ہوں یہ نہیں کہ مجھے زندہ کیا جاتا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ہمیشہ زندہ ہیں اور آپ کی روح کبھی بھی آپ سے جدا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں

ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

"حتیٰ ارد علیہ السلام" یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ہمیشہ زندہ ہیں کیونکہ ایسا وقت آتا ہی نہیں جب آپکی ذات پر سلام نہ بھیجا جا رہا ہو۔

اور اگر کوئی اس بات کا قائل ہے کہ حضور کی روح صرف اسوقت لوٹائی جاتی ہے جب کوئی زیارت کرتا ہے تو اس پر دلیل لانا اسکا فرض ہے۔

ابن ملقن اور دیگر محدثین کی رائے ہے کہ روح سے نطق مجاز کے طور پر مراد لیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کے لوازم میں سے ہے خواہ بالفعل ہو یا بالقوہ۔ آپ احوال ملکوت اور مشاہدات میں مستغرق ہونے کی وجہ سے نطق کی طرف متوجہ نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نطق کی طرف متوجہ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ابن حجر کہتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ روح سے مراد حضورِ فکر لیا جائے۔

قاضی زاہد الحسینی "رحمتِ کائنات ص۲۱۱، ۲۱۲ پر لکھتے ہیں :-

مراد روح بھیجنے سے یہ نہیں کہ روح بدن مبارک میں نہیں اب بھیجتے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت سے افاقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ صلوٰۃ و سلام سنے۔ پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یوں کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھ پر وگرنہ انبیا علیہم السلام زندہ ہیں قبروں میں۔ اب آگے کلام اس میں رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنے والوں ہی کے لیے ہیں یا عام ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنی خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جاکر۔ (مظاہر حق ج ۱ ص ۲۹۹)

علمائے حدیث نے لفظ روح سے مراد نطق (قوت گویائی) بھی لی ہے

ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے قوت گویائی بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (التاج) اس لیے کہ رد روح کا کلمہ حضور نے وہاں فرمایا جہاں توجہ گرامی منعطف کرائی گئی۔ جیسا کہ نیند سے جاگنے پر حضور نے فرمایا۔ رد علی روحی۔ حالانکہ اس وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم زندہ ہی تھے۔ ترمذی میں حضور انور کی یہ دعا موجود ہے کہ جب حضور نیند سے بیدار ہوتے تو یہ فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ۔ (ترمذی جلد ثانی ص۱۷۶)

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی "مراۃ المناجیح اردو ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ ص۱۰۱" پر یوں رقمطراز ہیں:

"یہاں روح سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے اور آپ بحیات دائمی زندہ ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں۔ کسی کے درود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لاکھوں درود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئیگا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ کی روح نکلتی اور داخل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آن میں بے شمار درود خوانوں کی طرف یکساں توجہ رکھتے ہیں۔ سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج ایک وقت سارے عالم پر توجہ کر لیتا ہے ایسے آسمانِ نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کا درود وسلام سن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مظہر ذات کبریا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے۔

درود ابراہیمی

درود ابراہیمی کی وجہِ اجرا اور ابتداء کے متعلق واضح طور پر بخاری شریف ج ا صفحہ ۴۷۷، مسلم شریف ج ا صفحہ ۱۷۵، لنسائی شریف ج ا صفحہ ۱۹۰، دارمی شریف ج ا صفحہ ۲۵۱ اور ابن ماجہ شریف صفحہ ۶۴ پر درج ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عرض کیا کہ ہمیں آپ پر سلام پڑھنا تو اللہ کریم جل جلالہٗ نے سکھا دیا ہے۔ یعنی یا رسول اللہ نماز میں ہم السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ پڑھتے ہیں۔ ہمیں یہ ارشاد فرما دیجئے کہ آپ پر نماز میں درود کیسے پڑھنا ہے تو درود ابراہیمی ارشاد ہوا۔

قرآن پاک کے دونوں احکام پر عمل مقصود ہو تو نماز کے علاوہ درود ابراہیمی کے ساتھ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ضرور پڑھ لینا چاہیے سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۲ پر حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور پر نور رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درود تامہ ہر درود شریف کے اول و آخر ایک ایک بار ضرور پڑھا کرو۔ عرض کرنے پر فرمایا درود تامہ ہے درود ابراہیمی مکمل پڑھنے کے بعد پڑھنا السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی ہر نماز میں درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے آقا کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر خیر کرتا ہے امت مسلمہ کی زبانوں پر ذکر ابراہیمی اس درود شریف کی صورت میں جاری ہے یہ اس لیے بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ (القرآن) اسی دعا کا نتیجہ اور قبولیت کی ایک صورت درود ابراہیمی ہے۔

دوسرا باب

حیات النبی باتصرف الآن کما کان

انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص ہمارے آقا حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔ اسی لیے شب معراج جب سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس پہنچے تو وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔ اگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بعد وفات زندہ نہ ہوتے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے کیسے تشریف فرما ہوتے۔

شہداء اور انبیاء کی حیاتِ مبارکہ بعد از وصال میں فرق

بعد از وصال نبیوں کی زندگی شہیدوں کی بعد از شہادت زندگی کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی زندگی جسمانی حقیقی اور دنیوی ہے۔ شہید کو تو صرف ایک حکمِ شرع پر عمل کرنے سے درجہ شہادت کے بعد قبر میں زندگی ملی۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام دینی احکام و اعمال کے اصل بھی ہیں۔ ان پر عامل بھی ہیں اور پوری شرع کا خلاصہ اور جامع بھی ہیں۔ بلکہ جن کا ہر لفظ شریعت ہے اُن کی زندگی مبارک کا بعد از وصال مبارک کے کیا مقام و مرتبہ ہوگا۔ شہداء اور انبیاء کی بعد از وصال زندگی مبارکہ میں زمین و آسمان بلکہ زمین و لامکان کا

فرق ہے۔ شہداء کی زندگی صرف معنوی اور روحانی ہے۔ جبکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک بعد از وصال حقیقی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ۔

(۱) نبی کی بیویاں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں۔ جبکہ شہید کی بیوی عدت گزارنے کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہے۔

(۲) شہداء کا ترکہ اور ورثہ تقسیم ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کا ترکہ اور ورثہ تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

بعد از وصال حیات النبی بانصرف الآن کما کان کے چند نورانی مناظر

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بعد از وصال متفق علیہ ہے۔ اس وقت ہم بالخصوص اپنے آقا و مولا امام الانبیاء والمرسلین۔ خلاصہ کائنات۔ وجہ تخلیق کائنات، حضور پر نور محبوب خدا سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ بانصرف الآن کما کان پیش نظر رکھتے ہوئے جمیع انبیاء کا ذکر خیر کر رہے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور پر نور نبی کریم رووف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں سنتے ہیں، دیکھتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں۔ ہمارے آقا حضور پر نور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں، اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں، فیض کی خیرات طلب کرنے

والوں کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں، آنکھ والوں نے اُن کے جمال جہاں آراء کی بارہا زیارت کی ہے اور اُن کے انوار سے مستنیر ہوئے ہیں۔ حیاتِ طیبہ علم و ادراک اور سمع و بصر کے ساتھ آج بھی ظاہر حیاتِ طیبہ کی طرح ہے۔ مزید یہ کہ حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں درود شریف بطور ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو بذاتِ خود حیات النبی کی بہت بڑی دلیل ہے۔ حضرت سعید ابن مسیب کا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قبر انور سے آذان اور تکبیر کی آواز میں سننا ابن سعدؒ نے طبقات میں، دارمیؒ نے اپنی مسند میں، ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں اور علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے وفا الوفاء جلد اوّل صـ ۱۳۴ پر صراحت کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بعد از وصال حیات انبیاء اور ایک سے زیادہ جگہوں پر موجود ہونے پر صریح حدیث مسلم شریف

حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَصَلَّيْتُ فِيهِ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ إِمَامًا ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔

ترجمہ: "حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ پھر ہم چلے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے، میں نے وہاں تمام انبیاء و رسولوں کو امام بن کر نماز پڑھائی پھر مجھے پہلے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔" (تفسیر ابن جریر جزء ۵ صـ ۲) مسلم ج ۱ صـ ۹۶

---

[۱] مقالات کاظمی جلد ۲ صـ ۶۔

یہی مضمون ابو یعلےٰ نے ام ہانی سے، مسلم نے ابو سلمہ اور سیدنا ابن مسعود سے، طبرانی نے اوسط میں ابی امامہ سے اور بیہقی نے ابو سعید سے اور امام احمد نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ انبیاء اپنی قبور انور میں بھی تشریف فرما، بیت المقدس میں بھی تشریف فرما اور پھر مختلف آسمانوں پر بھی مختلف انبیاء تشریف فرما تھے۔ آسمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یحیٰی، حضرت عیسیٰ، حضرت یوسف، حضرت ادریس اور حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان سب سے ملاقات فرمائی (بخاری شریف جلد ا ص ۵۴۸، مسلم شریف مطبوعہ اصح المطابع جلد ا ص ۹۳ باب الاسراء باب المعراج برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

معلوم ہوا کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات پا چکے ہیں وہ اپنی قبور مبارکہ کے اندر عالم برزخ میں بھی موجود ہیں جو ایک مستقل جہان ہے اور اس جہان دنیا میں بھی مسجد اقصیٰ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اور جب حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ جسے عالم آخرت کہنا چاہیے تو وہاں بھی اپنے اپنے مقامات پر یہ حضرات موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بیک وقت عالم دنیا، عالم برزخ اور عالم آخرت میں موجود ہیں۔ جب ہر عالم میں ان حضرات انبیاء علیہم السلام کا بیک وقت موجود ہونا ثابت ہے۔ اور حدیث صحیح سے ثابت ہے تو سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور

نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مکان میں موجود ہونا بعد از وصال مبارک کیوں کر ناممکن ہو سکتا ہے۔

حضور اقدس کا قبر انور میں دفن ہونے سے پہلے کلام فرمانا

حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بالخصوص حیات طیبہ قبر انور میں جلوہ گر ہونے کے بعد دفن سے پہلے کلام فرمانے سے صراحت کے ساتھ ثابت ہو جاتی ہے۔ اسے محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوہ شریف میں درج فرمایا ہے۔ مکمل فارسی عبارت بلفظہٖ درج کی جاتی ہے۔

"و بود قثم بن عباس آخر کسے کہ برآمد از قبر و از وے می آرند کہ گفت آخر کسیکہ روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را دید در قبر من بودم۔ نظر کردم در قبر کہ آنحضرت علیہ السلام لب ہائے مبارک خود را می جنبانید۔ پس گوش پیش دہان وے داشتم شنیدم کہ می فرمود "رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ"۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۵۶۸ مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ: حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ قبر انور سے باہر آنے والوں میں سب سے آخر میں تھے۔ ان سے مروی ہے کہ جس نے قبر انور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری دیدار کیا وہ میں تھا میں نے قبرِ انور میں دیکھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب

ہائے اقدس کو متحرک فرما رہے ہیں۔ دہن اقدس کے آگے میں نے
اپنے کان لگا دیے۔ میں نے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"رَبِّ اُمَّتِیْ۔ اُمَّتِیْ" فرما رہے تھے۔
امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ واقعہ
درج کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔
"اس روایت کے بعد کسی مجادل کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہا کہ قبضِ
روح کے بعد ثبوتِ حیات کے لیے خاص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کوئی دلیل موجود نہیں"۔
(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۴۰)

دائمی منصبِ رسالت دائمی حیاتِ طیبہ کی دلیل ہے

حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔
حضور پر نور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منصب کے
اعتبار سے رسول ہیں۔ اور تمام انسانوں اور مخلوق کی طرف اللہ کے رسول
ہیں۔ فرمانِ قرآن کریم۔
قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔
ترجمہ: اے محبوب فرما دیں کہ اے تمام انسانو! میں اللہ کا رسول ہوں
تم سب کی طرف۔
یہ بات طے شدہ ہے کہ رسالت، رسول اور مرسل الیہ کے مابین
ایک علمی اور عملی قسم کا مخصوص رابطہ ہوتا ہے کہ جس کے بغیر رسالت کا کوئی

تصور قائم نہیں ہو سکتا۔ حضرت سیّدنا و مولانا محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تمام جہانوں اور انسانوں کے لیے اسی وقت رسول ہو سکتے ہیں جبکہ ان کا یہ رابطہ تمام جہانوں اور انسانوں کے لیے قائم ہو۔ یہ علمی اور عملی رابطہ "حیات" کا مقتضی ہے۔ اس لیے عموم رسالت کے ساتھ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جامع اور کامل حیات کے ساتھ متصف ہیں جو ہر عالم کے حسب حال ہے۔"

اس علمی بحث کے بعد ایک عامی کے لیے محض کلمہ شریف پڑھنا ہی اپنے نبی کی دائمی حیاتِ طیبہ کی واضح اور بین دلیل ہے۔ کلمہ شریف کے دو جز ہیں۔

۱۔ توحید۔ ۲۔ رسالت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

معنی یہ ہیں: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

معنی یہ ہیں: محمّد (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شریف کے جز دوم یعنی محمّد رسول اللہ کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہنا کہ محمّد اللہ کے رسول تھے کفر صریح ہے۔

حیرت ہے ان لوگوں پر جو پڑھتے ہیں محمّد رسول اللہ۔ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے باوجود آپ کی حیاتِ طیبہ بعد از وصال کا انکار کرتے ہیں۔ اگر بعد از وصال مبارک رسالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو آپ کا رسولِ اقدس ہمیشہ ہمیشہ ہونا ہی آپ کی حیاتِ دائمی کی سب سے بڑی دلیل ٹھہری۔ کیونکہ رسول تب ہی ہے جب اپنے مرسل الیہ کے لیے کامل رابطے

کا مرکز ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ظاہر حیات طیبہ کے بعد آنے والے غلاموں کو کتنے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

(مشکوٰۃ شریف باب حرم المدینہ فصل سوم جلد اوّل صـ۶۰۸ حدیث ۲۶۳۶)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔

دوسری صحیح حدیث مبارکہ جسے (احمد اور امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت کیا ہے کچھ یوں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا ھٰذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جسے استطاعت ہو کہ مدینہ شریف میں آکر فوت ہو تو اسے چاہیے کہ مدینہ شریف میں ہی آکر فوت ہو کیونکہ میں یہاں وصال کرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۶۰۷ ج ۱)

نبئ رحمت کا وصال اقدس بھی اُمت کیلئے باعثِ رحمت ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد دوعالم حضور پُرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی نبی کی اُمت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے نبی علیہ السلام کو ان سے پہلے اپنے پاس بلا لیتے ہیں (یعنی نبی کا وصال ہو جاتا ہے) اور اللہ تعالےٰ اس نبی کو امت کے لیے پیش رو اور پہلے جا کر امت کے لیے بندوبست کرنے والا اور ذخیرۂ نجات بنا دیتے ہیں۔ (مسلم شریف)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال اقدس موت نہیں بلکہ ایسی حیات ہے جس میں آپ اپنے امتیوں کے لیے ہر وقت بخشش کا سامان مہیا فرماتے ہیں۔

موضوعِ کتاب یعنی درود شریف اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی صحیح حدیث مبارکہ

چونکہ ہمارا موضوع درود شریف ہے اور درود شریف بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متحقق ہونے اور اس یقین کامل کے حاصل ہونے کے لیے کہ ہمارا درود پاک آج بھی ظاہر حیات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم قبول فرماتے ہیں اور اسی لیے ہم اس باب میں حیات النبی بالتصرف الآن کما کان کو بیان کر رہے ہیں۔ اس موضوع پر یہ صحیح حدیث مبارک حرفِ آخر ہے۔ جو صحاح کی تین کتابوں ابوداؤد شریف نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف میں موجود ہے۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح مبارک قبض کی گئی اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اسی دن بے ہوشی ہو گی۔ اسی لیے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو۔ اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت اوس بن اوس کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کا جسم اطہر ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا۔ تو حضور پر نور نبی اکرم نور مجسم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

(ابوداؤد شریف (عربی) جلد اوّل ص ۱۵۰ ، نسائی شریف (عربی) ج ۱ ص ۱۵۵ و ابن ماجہ ص ۷۷، ۱۱۹)

اگرچہ یہ حدیث مبارکہ اپنے الفاظ و معانی اور اپنے مدلول اور مقصود میں

اپنی تفسیر آپ ہے۔ اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اقدس کے بعد جس شخص میں ایمان کی رتی بھی موجود ہے۔ اس کے لیے آج بھی کثرت سے درود شریف پڑھنے اور حیات النبی بانصرف الآن کما کان ہونے پر حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن موتِ ابدی کا شکار "مماتی عقیدہ" کے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے اور ان پر اتمامِ حجت کے لیے اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اپنے بڑوں کا ہی کچھ لحاظ کرلیں اور ان کو ہی مان لیں۔ مولوی وحید الزمان غیر مقلد وہابی نے اس حدیث کی شرح میں سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول ص۴۵۶ پر، اور ایک اور وہابی عالم شمس الحق عظیم آبادی نے اس حدیث کی شرح میں عون المعبود شرح ابو داؤد جلد اوّل ص۴۰۵ پر، اور مشہور دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے بذل المجہود جلد دوم ص۱۱۶ پر حیات النبی بانصرف الآن کما کان کو پوری تفصیلات کے ساتھ تسلیم کیا ہے اور متقدمین (اللہ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے) میں سے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے تو اس حدیث مبارکہ کی شرح میں اشعتہ اللمعات جلد اوّل ص۵۷۴ پر حیات النبی حسی دنیاوی اور حقیقی ہونے پر اجماع امت نقل فرمایا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۵۱۴ پر فرمایا کہ اس حدیث کو محدث ابن خزیمہ، ابن حبان اور دار قطنی نے صحیح کہا ہے۔ اور المستدرک مع التلخیص جلد اوّل ص۲۲۸ پر امام حاکم اور حافظ ذہبی کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر بھی صحیح کے درجہ میں ہے۔

دوسری مرفوع حدیث مبارکہ درود پاک اور حیات النبی بالتصرف الآن کما کان کے لازم وملزوم ہونے پر

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّھَا مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ۔

(ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا "کیا موت کے بعد بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔"

اس حدیث مبارک کے رواۃ کی بحث پر جب نظر دوڑائیں تو۔

(۱) حضرت علامہ زرقانی، زرقانی علی المواہب جلد نمبر ۵ ص ۳۳۶ پر فرماتے

ہیں کہ "ابن ماجہ نے یہ مرفوع حدیث ایسے راویوں سے بیان کی ہے جو سب کے سب ثقہ ہیں"۔

(۲) حافظ منذری نے فرمایا کہ "اس حدیث مبارک کو ابن ماجہ نے اسناد جید کے ساتھ روایت فرمایا ہے" (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۰۳)۔

(۳) حافظ ابن حجر نے بھی اس کے رجال کو ثقات لکھا ہے۔
(تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۲۱)

غیر مقلدین وہابیوں کے لیے بہتر ہوگا کہ اپنے بانی قاضی شوکانی کی نیل الاوطار جلد ۳ ص ۲۸۲ اور شمس الحق عظیم آبادی کی عون المعبود شرح ابوداؤد جلد ۱ ص ۴۰۵ کو پڑھ کر تسلی کرلیں کہ انہوں نے بھی اس حدیث مبارک کی اسناد کو جید قرار دیا ہے۔

کچھ لوگوں کی سمجھ میں اس حدیث مبارک کے آخری الفاظ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ نہیں آتے۔ ان کے لیے صرف اتنی گزارش ہے کہ جب شہداء کے لیے نص قطعی بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ (الآیۃ) وارد ہے تو فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ تسلیم کرنے میں کیا تکلیف ہوسکتی ہے؟

۳۔ جوابِ سلام عطا فرمانے پر صحیح حدیث مبارکہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صـ ۱۹۷ ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صـ ۲۷۹، الفتح الربانی ترتیب مسند امام احمد جلد ۱۳ صـ ۳۱۲ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۱۱ صـ ۲۹۱، جلد ۲۷ صـ ۳۲۲)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

کوئی لمحہ کوئی گھڑی قیامت تک درود وسلام سے خالی نہیں ہر سلام پڑھنے والے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب عطا فرمانا اس حدیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عقیدہ حیات النبی چونکہ دین کی بنیاد ہے۔ اس لیے یہاں صرف وہ احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جو صحاح ستہ کی ہیں۔ جنہیں کوئی مائی کا لال چیلنج نہ کر سکے گا۔ مزید یہ کہ ان احادیث مبارکہ پر ائمہ جرح وتعدیل کے علاوہ خود وہابیوں اور دیوبندیوں کے اکابر کے حوالے محض اس نیت اور ارادے سے پیش کر رہا ہوں تاکہ ائمہ دین کی تائید میں انہیں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

(۱) ائمہ جرح وتعدیل میں حافظ ابن حجر نے اس حدیث مبارکہ پر فرمایا رُواتہٗ ثقاتٌ (فتح الباری ج ۶ صـ ۴۸۸) یعنی تمام راوی ثقہ ہیں۔

(۲) امام زرقانی نے زرقانی علی المواہب ج ۸ صـ ۳۰۸ پر ارشاد فرمایا کہ ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث مبارکہ کو روایت فرمایا ہے۔

(۳) حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر جلد سوم صـ ۵۱۴ پر ارشاد فرمایا کہ امام

مشہور دیوبندی شیخ الحدیث مولوی ذکریا سہانپوری "فضائل درود شریف صـ۱۸ پر لکھتے ہیں کہ حاکمؒ نے کہا کہ یہ حدیث مبارکہ صحیح الاسناد ہے۔

۴۔ درود شریف پڑھو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارا درود پہنچ رہا ہے

صحاح ستہ کی کتاب نسائی شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔

(رواہ النسائی)

ترجمہ: "مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود پڑھنا مجھے پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی موجود ہو۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم باب الصلوٰۃ علی النبی وفضلہا دوسری فصل جلد اوّل صـ۱۹۷)

حدیث مبارک موجود ہے جس سے یہ تصریح ملتی ہے کہ حضور سرور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس بغیر فرشتوں کے واسطہ کے ہمارا درود شریف سماعت فرماتے ہیں، یہ حدیث مبارکہ ہم جلیل القدر محدثین کے علاوہ امام الوہابیہ حافظ ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام سے بھی نقل کر رہے ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔

(جلاء الافہام ص۶۵ از امام الوہابیہ ابن قیم)

(الجواہر المنظم ص۲۱ از محدث کبیر ابن حجر، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۳۵)

ترجمہ: "جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی کیوں نہ ہو"۔

یہ میرے آقا کی قولی حدیث مبارکہ بلا واسطہ درود پاک کی سماعت پر ایسی قوی دلیل ہے جس کا کوئی توڑ نہیں۔ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرما رہے ہیں۔ جب کوئی درود شریف پڑھے بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے پھر فرمایا حَیْثُ کَانَ اگرچہ وہ جہاں کہیں بھی موجود ہو۔ اس کی مزید موید اور تشریح کرنے والی حدیث مبارک دلائل الخیرات شریف میں موجود ہے جس میں حضور پُر نور رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود کو تو خود سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں اور غیر محبین کا درود ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالوی نے نزل الابرار ص۱۶۳ پر صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ والی حدیث حافظ طبرانی کی سندوں سے پیش کر کے اس کی توثیق کی ہے۔ لہٰذا اس حدیث مبارک کا انکار غیر مقلدین کے لیے ہرگز ممکن نہیں۔

پھر بھی اگر تسلی نہیں ہوئی تو آئیں جلاء الافہام سے ہی ایک اور صریح حدیث مبارک اس موضوع پر پیش کر دیں۔ یقین واثق ہے اس حدیث مبارک پر عمل کرنے سے ہی نسبت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو جائیگی۔

جلاء الافہام ص۲۳ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ پر درج ذیل حدیث

مبارک علامہ ابن قیم نے درج کی ہے۔ فرمایا:

صَلُّوا عَلَیَّ فِی کُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْجُمُعَۃِ بَعْدَ وَفَاتِی فَاِنِّی اَسْمَعُ صَلٰوتَکُمْ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔

ترجمہ: فرمایا ہر جمعہ اور پیر کو میرے وصال کے بعد زیادہ درود شریف پڑھا کرو، کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔

یہی حدیث مبارک حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب مبارک انیس الجلیس ص ۲۲۲ پر درج فرمائی ہے۔ دو حفاظ یہ حدیث مبارک روایت کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اصطلاحِ اصول حدیث میں حافظ اسے کہتے ہیں جسے ایک لاکھ حدیث متن اور سند سمیت زبانی یاد ہو۔ حدیث صحیحہ ۵

اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْھَہٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ۔

(مستدرک مع تلخیص ج ۴ ص ۵۱۵، مسند امام احمد ج ۵ ص ۴۲۲، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۵)

ترجمہ: ایک دن مروان آیا۔ اس نے حضور پُر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر ایک شخص کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا، مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑ کر کہا تمہیں کچھ معلوم بھی ہے کہ کیا کر رہے ہو اس شخص نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ جب اس شخص نے چہرہ اٹھایا تو وہ مشہور صحابی رسول ابو ایوب انصاری نکلے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا

ہوں۔ کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

اس حدیث کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

حافظ ذہبیؒ اس حدیث کو تلخیص میں نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں صحیحؒ
(مستدرک مع التلخیص جلد ۴ ص ۵۱۵)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

لَمْ يُضَعِّفْهُ اَحَدٌ

(مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۵)

ترجمہ "کسی نے بھی اس حدیث کی تضعیف نہیں فرمائی"۔

دیوبندی عالم علامہ ظفر احمد عثمانی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"پس ثابت ہوا کہ آیت مبارکہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا ...... الخ کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد بھی باقی ہے پس جو شخص بھی اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرے۔ اور قبر انور کے پاس اللہ سے بخشش طلب کرے۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے سفارش فرمائیں۔
(اعلاء السنن جلد ۱۰ ص ۴۹۴)

بانی دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے آب حیات ص ۴۰ پر بالکل یہی درج بالا اپنا عقیدہ درج کیا ہے۔ حسین احمد مدنی لکھتے ہیں۔

"ابن تیمیہ کا مسلک حضوریٔ مدینہ منورہ کے بارے میں مرجوح بلکہ غلط مسلک ہے۔ مدینہ منورہ کی حاضری محض جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت کی غرض سے اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیے۔ آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین شہداء کو حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیے۔ محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعہ سے اور وسیلہ سے ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہیے اور آپ کے توسل سے نعمتِ قبولیتِ حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ اولیٰ یہی ہے کہ صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت کی جائے تاکہ لَا یُعْمِلُہُ اِلَّا زِیَارَتِیْ والی حدیث پر عمل ہو جائے۔"

(مکتوباتِ شیخ الاسلام جلد اوّل ص ۱۲۹۔۱۳۰ رحمت کائنات ص ۲۳۴)

عقیدۂ حیاتِ نبوی پر اعمالِ صحابہ کے چند نظائر

۱۔ حضرت مولا علی مشکل کشا شیرِ خدا مظہر العجائب والغرائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان کے دروازوں کی چوکھٹ بنانے کے لیے حرم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے تاکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل نہ ہو اور حرم شریف کی بے ادبی

نہ ہو۔ (دفع الشبہ ص ۸ از ابوبکر الحنفی الدمشقی م ۸۲۹ ھجری)

۲۔ امہات المومنین ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین نے روضۂ انور کے اردگرد کے مکانات میں میخیں گاڑنے سے لوگوں کو منع فرما دیا تھا تاکہ اس سے سرکار کو ایذا نہ ہو۔ (دفع الشبہ ص ۸)

جمیع انبیاء علیہم السلام کی بعد از وصال حیات کا قرآن مجید میں بیان

۱۔ قرآن عزیز نے امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔

وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

(الزخرف ۴۵)

توجمہ: اور آپ پوچھیں ان رسولوں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمٰن کے بغیر اور معبود بنائے جن کی عبادت کی جائے۔

اس آیت کی تفسیر میں علماء تفسیر نے انبیاء علیہم السلام کی حیات پر استدلال کیا ہے کیونکہ جو لوگ مر گئے ہیں ان سے کسی بات کا پوچھنا یا پوچھنے کا حکم دینا یہ درست نہیں ہو سکتا۔ تمام مفسرین قرآن حکیم نے یہی تفسیر اور ترجمہ فرمایا ہے۔

چند تفاسیر کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

۱۔ تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۱۶ ۲۔ تفسیر روح المعانی جلد ۲ ص ۸۹
۳۔ تفسیر جمل علی الجلالین جلد ۴ ص ۸۸ ۴۔ شیخ زادہ حنفی حاشیہ بیضاوی جلد ۳ ص ۲۹۸ ۵۔ علامہ خفاجی مصری حاشیہ بیضاوی جلد نمبر ۷ ص ۴۴۴۔

(۲) حضرت عزیر علیہ السّلام کا واقعہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۹ میں مذکور ہے۔ کہ اذاقت موت کے بعد نہ صرف حضرت عزیر علیہ السّلام کا جسم سو سال تک صحیح سالم رہا بلکہ لطف والی بات یہ ہے کہ وہ کھانا بھی جو دورانِ سفر آپ کے ساتھ تھا۔ اور ابھی آپ کا جزوِ بدن بننا تھا وہ بھی سو سال تک صحیح و سالم رہا۔ اس میں نہ تو بُو پیدا ہوئی اور نہ ہی کسی چیز نے اس کو چھوا۔ جب نبی کے کھانے کا یہ حال ہے تو انبیاء علیہم السّلام کے اجسادِ منور کو کون سی چیز نعوذ باللہ کھا سکتی ہے؟

(۳) تفسیر خازن میں حضرت جرجیس علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے کہ انکی بدنصیب قوم نے ان کو پکایا اور پھر جلایا۔ مگر وہ اپنے نورانی جسم کے ساتھ صحیح و سالم اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

(۴) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تو آپ بالکل زندہ سلامت رہے جب اللہ کریم نے آگ کو فرمایا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی بن جا۔ اسی خدا کے ذوالجلال کے محبوب کریم رؤف و رحیم صلّی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلّم نے حدیث صحیحہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کے تمام نبیوں کے اجسام کو کھانا اللہ نے زمین پر حرام کر دیا

ہے۔ اور تمام نبی قبور میں زندہ ہوتے ہیں۔

۵۔ اللہ کریم نے سورہ آلِ عمران آیت ۸۱ میں اپنے محبوب کریم حضور پُرنور سلطان الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کے اظہار کے لیے جمیع انبیاء علیہم السلام سے بڑی تاکید سے دو چیزوں کا وعدہ لینے کا ذکر کیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

ترجمہ: تم ضرور بالضرور میرے نبی پر ایمان بھی لانا اور ضرور بالضرور ان کی مدد بھی کرنا۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ اور سلطان الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے آخر میں تشریف لائے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے زمانی تقدم حاصل ہے۔ لیکن تمام نبیوں کا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور پھر آپ کی مدد کر کے تاکیدی عہد کا عملی اظہار چونکہ لازمی ہونا تھا۔ لہٰذا شبِ معراج جمیع انبیاء علیہم السلام نے حضور پرنور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور عملی اطاعت سے ایمان و نصرت کا میثاق پورا کیا۔ پھر اس سے بڑی زندہ حقیقت اور کیا ہے کہ معراج میں نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد سے اور بار بار عرض کرنے سے پانچ رہ گئیں۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ظاہر زمانے کے لحاظ سے ہمارے آقا حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آنا لیکن

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بعد آپ پر ایمان لانا، شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرنا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نمازیں کم کرنے میں مدد دینا۔ یہ سارے امور جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی "حیاتِ طیبہ" کے روشن دلائل ہیں۔ ہمارے اسی موقف کو صدر مدرس وشیخ الحدیث دیوبند مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری نے اپنی کتاب "عقیدۃ الاسلام طبع اوّل ص ۱۵ تا ص ۱۷ پر خوب بیان کیا ہے اور جمیع انبیاء کی حیاتِ طیبہ کا اقرار کیا ہے۔

ضروری گذارش

آخر پر تمام قارئین کے لیے ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ سب عقائد کا تعلق سمعیات سے ہے یعنی ہم نے سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر قبول ہے۔ ہمارے اپنے عقل اور فہم و فرست کو اس میں دخل نہیں یہی حکمت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو سمعیات کے ساتھ تعبیر فرماتے ہوئے اہل ایمان کی صفت بیان فرمائی سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنی ہم نے سُنا اور فوراً مان لیا۔

اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ کو صرف اپنے عقلی دلائل سے مانتا ہوں تو وہ مسلمان نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اُس تعلیم اور ارشاد پر عمل کرتے ہوئے جو نبی کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے

" فرمانِ مجدد پاک ہے۔ من آں خدا لئے را پرستادم کہ رب محمد است

یہی وجہ ہے کہ علم عقائد کی ہر کتاب میں عقائد نسفی سے لے کر تمام کتب میں عقائد کو السمعیات کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی جو عقیدہ سید دو عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو ماننا ضروری ہے۔ اپنے ناقص علم اور تجزیے اور مشاہدہ کو ایمان کی بنیاد نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض لوگوں نے حیاتِ مسیح علیہ السلام اور ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا انکار کر دیا ہے کہ یہ بات انکی سمجھ اور ناقص علم میں نہیں آتی کہ انسان کس طرح تقریبًا دو ہزار سال سے نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس کو آسمان پر اٹھایا گیا ہے حالانکہ قرآن حکیم کی واضح اور روشن آیات، احادیث متواترہ اور علماء امت کا اجماع اور اولیاء ملت کا اس عقیدہ پر آج تک اتفاق ہے۔ بالکل اسی طرح حیاۃِ انبیاء علیہم السلام۔ قرآن۔ اور نبی کے فرمان سے ثابت ہے اور اس پر اجماعِ امت ہے۔

لیجئے اس مسئلہ پر اجماعِ امت اور آئمہ متقدمین بلکہ معترضین تک کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

حیات انبیاء علیہم السلام پر ائمہ کے اقوال

(۱) حیات النبی بالتصرف الآن کما کان پر اجماع اُمت ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔

یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، دارمی، بیہقی، ابن ماجہ سب نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۰ پر یہ حدیث مبارک موجود ہے۔ اس کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی انبیاء کرام کی حیاتِ حقیقی پر امت کا اجماع نقل فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"حیاتِ انبیاء متفق علیہ است، ہیچ کس را دروے خلافے نیست حیاتِ جسمانی دنیاوی حقیقی نہ حیاتِ معنوی وروحانی چنانکہ شہداء راست۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص ۵۷۴)

ترجمہ: "انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی متفق علیہ ہے۔ کسی کو بھی آج تک اس میں اختلاف نہیں ہے۔ اُن کی زندگی جسمانی حقیقی اور دنیاوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف روحانی اور معنوی نہیں ہے۔"

(۲) **حضرت علامہ یوسف نبہانی**

صاحب جواہر البحار علامہ یوسف نبہانی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں۔

وَالْاَحَادِیْثُ فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ

ترجمہ: اور احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم اور روح دونوں کے ساتھ زندہ ہیں۔

(جواہر البحار جلد دوم ص ۴۸۳)

۳۔ مشکوٰۃ کی مشہور اور مستند شرح مظاہر میں ہے کہ:

"اس حدیث کا اصل یہ ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، یہ مسئلہ متفقٌ علیہ ہے۔ کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ کہ ان کی وہاں حیات حقیقی جسمانی دنیاوی کی طرح ہے۔ نہ کہ حیات معنوی اور روحانی۔ جیسا کہ شہداء کو ہے۔ اور سلام اور کلام بھی عرض ہوتے ہیں۔"

(مظاہر حق جلد اوّل ص ۳۴۳)

۴۔ ملا علی قاری نور اللہ مرقدہٗ نے ایک مدلل اور مبسوط بحث کے بعد فرمایا:

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَمَا اَفَادَهٗ مِنْ ثُبُوْتِ حَيٰوةِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَيٰوةً بِهَا يَتَعَبَّدُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ۔

(مرقاۃ ص ۲۰۹)

ترجمہ: ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

اسی طرح مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص ۲۸۴ پر ہے۔

اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ وَ

وَيُسْتَمَدُّ مِنْهُ الْمَدَدُ الْمُطْلَقُ۔

ترجمہ: یعنی بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں انہیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

۵۔ تیسیر القاری شرح بخاری: علامہ نور الحق دہلوی غیر مقلد)

"پوشیدہ نماند کہ دیدن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء را بہ تکلم آنہا چنانچہ حدیث مذکور بوضوح پیوستہ ناظر در آنست کہ آن ہارا با اشخاص و با جساد دیدہ و قول مختار و مقرر جمہور ہمیں است کہ انبیاء بعد اذاقت موت زندہ اند و بہ حیات دنیوی"۔

ترجمہ: یہ بات مخفی نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھنا اور ان کے ساتھ کلام فرماتا رہا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کرام کو ان کی ذات اور جسموں کے ساتھ دیکھا ہے۔ اور یہ عقیدہ مختار اور تمام علماء کے نزدیک مقرر اور طے شدہ ہے کہ انبیاء کرام موت چکھ لینے کے بعد اسی دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں۔

(بحوالہ رحمت کائنات (دیوبندی) ص ۲۱)

۶۔ نسیم الریاض کی عبارات

۱۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر انبیاء کرام کو بحالت بیداری

زمین پر دیکھا جیساکہ شب معراج بیت المقدس میں ان کی امامت فرمائی اور آسمانوں پر بھی ان سے ملاقات فرمائی، جیساکہ متعدد روایات سے ثابت ہے۔ اس لیے یہ بات کہ انبیاء کرام زندہ ہیں درست ہے۔
(نسیم الریاض جلد ۴ ص ۱۴۹، رحمت کائنات (دیوبندی) ص ۲۱۷)

(۲)۔ اسی طرح مزید لکھتے ہیں:

اَلْاَنْبِیَآءُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ حَیَاۃً حَقِیْقَۃً۔

ترجمہ: یعنی انبیاء کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد اول ص ۱۹۶)

۷۔ امام زرقانی و امام بیہقی:

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث "لا یترکون فی قبورھم بعد اربعین لیلۃ" کے متعلق امام بیہقی سے نقل کیا ہے۔

قَالَ الْبَیْہَقِیُّ اِنْ صَحَّ فَالْمُرَادُ اَنَّہُمْ لَا یُتْرَکُوْنَ یُصَلُّوْنَ اِلَّا ھٰذَا الْمِقْدَارَ وَ یَکُوْنُوْنَ مُصَلِّیْنَ۔ (زرقانی جلد پنجم ص ۳۳۵)

ترجمہ: بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کی مراد یہ ہے کہ انبیاء

علیہم السلام اس عرصہ معینہ کے بعد نماز پڑھنے کے لیے نہیں چھوڑے جاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص میں نماز پڑھتے ہیں"۔

۸۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ انباہ الاذکیا ءص۔ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلنَّظَرُ فِیْ اَعْمَالِ اُمَّتِہٖ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ مِّنَ السَّیِّئَاتِ وَالدُّعَآءُ بِکَشْفِ الْبَلَآءِ عَنْھُمْ وَالتَّرَدُّدُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالْبَرَکَۃِ فِیْھَا وَحُضُوْرُ جَنَازَۃِ مَنْ صَالِحِ اُمَّتِہٖ فَاِنَّ ھٰذِہٖ الْاُمُوْرُ مِنْ اَشْغَالِہٖ کَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِکَ الْحَدِیْثِ وَالْاٰثَارُ۔

ترجمہ: اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا، ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا۔ ان سے دفع بلا کی دعا فرمانا۔ اطراف زمین میں جانا۔ اس میں برکت عطا فرمانا۔ اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مرجاوے تو اُسکے جنازے میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا معمول ہیں جیسے کہ اس پر احادیث اور آثار وارد ہوئے ہیں"۔

یہی حضرت امام جلال الدین سیوطی "شرح الصدور" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنْ إِعْتَقَدَ النَّاسُ أَنَّ رُوْحَهٗ وَمِثَالَهٗ فِيْ وَقْتِ الْقِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ وَخَتْمِ رَمَضَانَ وَقِرَاءَةِ الْقَصَائِدِ يَحْضُرُ جَائِزٌ۔

ترجمہ: اگر لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک اور آپ کا وجود مثالی مولود شریف پڑھتے وقت اور ختم رمضان اور نعت خوانی کے موقع پر موجود اور تشریف فرما ہوتے ہیں تو یہ بالکل جائز ہے۔"

۹۔ امام قسطلانی کا عقیدہ

وَقَدْ قَالَ عُلَمَاءُنَا لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِأُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ جَلِيٌّ عِنْدَهٗ لَا خَفَاءَ بِهٖ

ترجمہ: ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں۔ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور انکے حالات اور نیتوں کو اور ان کے ارادوں اور ان کے دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔ یہ چیزیں آپ کے لیے بالکل ظاہر ہوتی ہیں اس میں کوئی پوشیدگی

نہیں ہوتی۔ (المواہب لدنیہ جلد دوم ص ۳۸۷ فصل ثانی زیارۃ قبرہ الشریف)

۱۰۔ غیر مقلدین کے اپنوں کا حیات النبی پر واضح موقف

غیر مقلدین کے بانی قاضی شوکانی لکھتے ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَاِنَّہٗ لیسر بِطَاعَاتِ اُمَّتِہٖ۔

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ۔ اپنی امت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں۔ (نیل الاوطار ج ۴ ص ۸۳ ا مطبوعہ مکتبہ الکلیات الازہر مصر)

۱۱۔ شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۹ ہجری عون المعبود جلد اول ص ۴۰۵ پر بالکل درج بالا عبارت سے ہی حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم کرتے ہیں۔

۱۲۔ ابن ماجہ مترجمہ علامہ وحید الزمان سے حیات النبی پر اقتباس

علامہ وحید الزمان غیر مقلدین کے مایۂ ناز فرد ہیں۔ ان کی ترجمہ شدہ ابن ماجہ شریف انجاح الحاجہ ترجمہ ابن ماجہ جلد اوّل ص ۴۵۶، ص ۵۷۲، ص ۶۳۹،

اور صلا ۳۹۱ پر جا بجا حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح اقرار موجود ہے
صرف ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

"کل پیغمبروں کے جسم زمین کے اندر صحیح وسالم ہیں اور روح تو
سب کی سلامت ہے۔ پس آنحضرت مع جسم صحیح وسالم ہیں اور قبر شریف
میں زندہ ہیں۔ اہلحدیث کا یہی اعتقاد ہے۔ اگرچہ یہ زندگی دنیا کی سی زندگی
نہیں جس میں کھانے پینے کی احتیاج ہو لیکن جو باتیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دنیاوی حیات کی حالت میں عرض کر سکتے ہیں وہ اب
بھی عرض کر سکتے ہیں اور جو فیوض وبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پہلے ہوتے تھے وہ اب بھی ہوتے ہیں۔"

(انجاح الحاجہ ترجمہ وشرح ابن ماجہ جلد اول صلا ۴۵۶)

تیسرا باب

درود شریف پڑھتے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضری کی نیت ہو

درود شریف پڑھتے وقت حضور پُر نور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا ارادہ اور نیّت کرنا مقبول بارگاہِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہونے کے لیے ضروری ہے۔ درحقیقت درود شریف نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صحبت مبارک سے فیضیاب ہونے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے یوں تو سرکار کے کروڑوں اربوں اُمتی ہیں لیکن ارشاد نبوی ہے کہ میرے امتیوں کا درود پاک پڑھنا میری بارگاہ میں ان کے قرب اور اعلیٰ پہچان کا ذریعہ ہے جب کوئی حضور پُر نور نبی کریم رؤف ورحیم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود شریف پڑھے تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حاضر وناظر ہونے کا تصوّر از حد ضروری ہے کیونکہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اعمالِ امت پر حاضر وناظر ہیں جس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۱

۱۔ تمام نمازی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے آپ پر سلام بھیجتے ہیں۔ اس سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔

(۱) **حیات النبی کا ثبوت:** ہر نمازی عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ حضور زندہ ہیں تو آپ پر ہر نماز میں ہر نمازی سلام عرض کرتا ہے، ورنہ چہ معنی دارد؟

۲۔ حضور اقدس کو حاضر ناظر نہ ماننے والی کی نماز نہیں ہوتی۔ بعض کہتے ہیں کہ نماز کی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی کہنا ایسا سلام ہے جو بطور حکایت کے ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ حقیقت کے طور پر نہیں ہوتا۔ یہ بات صریحًا قرآن پاک کی نص کے خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (سورہ نساء)

ترجمہ: اے ایمان والو! اس وقت تک نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک تم سُکر (بے ہوشی) کی حالت میں ہوتے ہو۔ اور اُس وقت نماز کے قریب جاؤ یہاں تک کہ تم اُن الفاظ کو خوب جان لو۔ جو تم زبان سے ادا کرو۔"

اس آیت مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے بولے گئے الفاظِ نماز کا ذہن وشعور سے مکمل طور پر ادراک نہ ہو اور دل کی وسعتوں میں اُن بولے گئے الفاظ کے مطالب پر مکمل ایمان نہ ہو۔ اگر السلام علیک ایھا النبی کے الفاظ نمازی بولے۔ لیکن یہ معنی سمجھنے کے باوجود کہ "اے نبی تم پر سلام ہو" پھر بھی ان الفاظِ سلام کو حکایت پر ہی محمول کرے تو قرآن پاک سورہ نساء کی مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے مطابق حتّٰی تعلموا ما تقولون کی شرط پوری نہ کرتے ہوئے اس نے اس سلام کو حقیقتًا نہ جانا لہٰذا نماز نہ ہوئی۔

۳۔ **حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کا بیّن ثبوت**۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ التحیات میں پڑھنے سے لازم آیا کہ حضور پُرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہر نمازی کے سامنے حاضر ہوتے ہیں کیونکہ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر کی ہے اور اَیُّ حرف ندا ہے جس کے ساتھ قریب کو ندا کی جاتی ہے اور چونکہ پوری کائنات میں نمازی یہی پڑھ رہے ہیں السلام علیك ایھا النبیُّ کہ اے نبی تم پر سلام ہو لہٰذا پوری کائنات میں سرکار اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم حاضر و ناظر ہیں اور امت کا مشاہدۂ اعمال فرما رہے ہیں۔

۴۔ **نورانیت مصطفےٰ کا ثبوت**: ہر مذہب ومسلک کے نزدیک یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ دوران نماز کسی بھی بشر سے سلام لیا جائے، خواہ اشارے سے ہی کیوں نہ ہو۔ نماز فوراً ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن دوران نماز "التحیات آخری" رکن نماز ہے۔ فرض ہے۔ درمیان والی التحیات واجب ہے۔ کوئی بھی رکن نماز رہ جائے نماز ہرگز نہیں ہو گی۔ لہٰذا کسی نمازی کی نماز اس وقت قبول ہو ہی نہیں سکتی جب تک نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں بحالت التحیات صیغۂ حاضر سے یہ عرض نہ کرے السلام علیک ایھا النبی۔ کہ اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام عرض نہ کرنے سے نماز نہیں ہو گی۔

معلوم ہوا کسی بھی بشر سے نماز میں سلام لینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ حضور اقدس کو سلام عرض نہ کرنے سے نماز ہوتی ہی نہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سرکار اقدس کو صرف "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" ماننا کفر ہے۔ حضور عام بشر نہیں بلکہ آپ کی حقیقت نور ہے۔ بلکہ تمام نوریوں سے بھی افضل ہیں۔ اس لیے

نماز میں آپ کو سلام عرض کرنا اور وہ بھی صیغۂ حاضر اور حرف ندا سے لازمی ٹھہرایا گیا تاکہ ہر کسی کو پتہ چل جائے کہ آپکی حقیقت نوری ہے۔ ورنہ نماز میں "بشرِ محض" سے سلام و کلام کرنے سے تو نماز مطلقاً ہوتی ہی نہیں۔

دلیل نمبر ۲

حضورِ اقدس کے اعمالِ امت پر حاضر و ناظر ہونے پر اجماعِ امت ہے اور اجماع امت کے خلاف چلنا گمراہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اُمت کے اندر مختلف مسائل پر مختلف علمی انداز میں اختلاف موجود رہا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں یہ اجماعی عقیدہ ہے۔ اور جس چیز پر اجماع امت ہو یعنی ساری حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت متفق ہو اس کے خلاف جو آدمی چلے وہ قرآن و حدیث کی رو سے صریحاً گمراہی پر ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی دیوبند سے جو کتاب چھپی ہے اس کی عبارت ملاحظہ کریں۔

"با چندیں اختلاف و کثرتِ مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم و تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر۔ و مر طالبانِ حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی"۔

(مکتوب سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید المرسل مع اخبار الاخیار

مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱)

ترجمہ: "یعنی علمائے امت میں اتنے اختلافات وکثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں آج تک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیاتِ دنیوی کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہیں۔ اس حیاتِ نبوی میں کسی شبہ کسی مجاز، کسی وہم اور کسی تاویل کا کوئی عمل دخل نہیں اور آپ رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں، نیز طالبانِ حقیقت کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی جانب توجہ رکھتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو فیض بخشنے والے اور ان کی تربیت کرنے والے ہیں۔"

مقامِ غور:۔ ذرا یہ اجماع امت ملاحظہ کریں کہ گیارہویں صدی تک کسی مذہب کے کسی عالم کو اس میں شک نہ تھا سب مانتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں۔ آپ کی حیاتِ طیبہ حقیقی ہے اور جو بھی آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں متوجہ ہوتا ہے۔ حضور اقدس نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو فیض پہنچاتے ہیں۔ اس اجماعِ امت کے ساتھ ذرا صحاح ستہ کی درج ذیل احادیث بھی ملا کر پڑھیں۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ

وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا کہ اُمتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے (اور فرمایا) جو جماعت سے الگ ہوگیا وہ اکیلا ہی آگ میں ڈالا جائیگا۔ (ترمذی شریف)

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "سوادِ اعظم یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ اور بے شک جس نے سوادِ اعظم کو چھوڑا وہ تنہا دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ (ابن ماجہ شریف)

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔ (رواہ احمد والوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت مسلمین سے ایک بالشت بھی ہٹا۔ تو اس نے اسلام کا پٹا اپنی گردن سے اتار پھینکا۔

۴۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَ الشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان انسانوں کے لیے اس بکری کے بھیڑیے کی طرح ہے۔ جو گلے سے بچھڑ جائے اور گلے سے دور ہونے والی ہو۔ کیونکہ بھیڑیا گلے کے کنارہ والی بکری کو آسانی سے پکڑ لیتا ہے۔ لہٰذا تم گروہ بندیوں سے بچو۔ اور تم پر لازم ہے کہ جماعت اور عام امت محمدیہ کے ساتھ رہو"۔

(یہ تمام احادیث مبارکہ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل سوم سے ہم نے نقل کی ہیں۔

اہل سنت و جماعت کی صداقت کے لیے چھ امور جو ان احادیث سے واضح ہوئے۔

ان درج بالا احادیث مبارکہ سے درج ذیل چھ امور روز روشن کی طرح

واضح ہو گئے۔

(۱) امت محمدیہ قیامت تک کسی دور میں بھی گمراہی پر جمع نہ ہو گی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(۳) جو مسلمانوں کے کسی بھی متفقہ اور اجماعی عقیدہ سے جدا ہو گیا وہ آگ میں گیا۔

(۴) فرمایا سوادِ اعظم یعنی میری امت کی بڑی جماعت کی پیروی کرو۔

(۵) فرمایا گلے اور ریوڑ سے بچھڑنے والی بکری اور دور رہنے والی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے لہذا ایسی غلطی کہ ساری امت سے الگ الگ فرقہ بنانا۔ یہ غلطی کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ جماعت اور اجماعِ امت کے دامن میں رہو۔

(۶) فرمایا جو ایک بالشت بھر بھی جماعت سے ہٹا تو حقیقت میں اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

ان احادیث مبارکہ میں ذرا غور و فکر کریں اور اب پوری امت کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس بات پر اجماع امت نقل فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آج تک باوجود کثرت مذاہب کے کسی ایک عالم نے بھی مسئلہ مذکور میں اختلاف نہیں کیا۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں۔ آج کے وہابی یا جو بھی اپنے اعمال پر حضور اقدس کو حاضر ناظر نہیں سمجھتے انہیں محولہ بالا احادیث مبارکہ پکار پکار کر دعوتِ عمل دے رہی ہیں اور امت کا اجماع کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمالِ اُمت پر حاضر و ناظر ہیں دعوتِ ایمان دے

رہا ہے۔

اے عزیز! سوچنا چاہیے کہ ساری امت اور وہ بھی مسلسل گیارہ صدیاں تک تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتی۔ ذرا اپنی طرف دھیان کرنا چاہیے۔ کہیں تیرے ساتھ ہی شیطانی معاملہ تو نہیں ہے۔ آج وقت ہے۔ آقا کی بارگاہ اقدس میں گنبد خضریٰ کا تصور جما کر، یوں سمجھ کہ میں آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی نیت سے درود شریف پڑھ اور آپ کا لطف و کرم مانگ۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے فیض عطا کریں گے۔ اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

دلیل نمبر ۳

اعمالِ امت پر حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کیلئے مشکوٰۃ شریف کی صریح حدیث مبارکہ۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں خصوصیت سے یہ ثابت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال پر ہر وقت حاضر و ناظر ہیں خواہ کوئی امتی چھپ کر عمل کرے یا دور بیٹھ کر کرے یا دور کھڑا ہو کر کرے وہ نگاہِ نبوت سے پوشیدہ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخِّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ

اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اَنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ۔

(مشکوٰۃ شریف باب صفۃ الصلوٰۃ مترجم جلد اول ص ۱۷۴، ص ۱۷۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی امامت کرائی، سب صفوں سے پچھلی صف میں ایک شخص نے غلط طریقہ سے نماز ادا کی، سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ اے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے تم نہیں دیکھتے کہ تو کس طرح نماز ادا کرتا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح آگے دیکھتا ہوں۔"

(مشکوٰۃ شریف ج اول ص ۱۷۴، ۱۷۵)

اس حدیث مبارک سے چند امور ثابت ہوئے۔

۱۔ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو صحیح اور مرفوع حدیثیں روایت کرتے ہیں کیونکہ انہیں حفظ کی دولت میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لپ بھر کر چادر میں عطا کی۔ (بخاری شریف) مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث مبارک موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے قبول فرمائی ہے۔ اس حدیث مبارک پر محدثین کی قطعاً کوئی جرح درج نہ ہے۔ اس طرح یہ غیر مجروح حدیث ہے۔ اور اس مضمون کی مؤید احادیث بخاری و مسلم میں بھی موجود ہیں۔

۲۔ ظہر کی نماز میں فی مؤخر الصفوف رجلٌ فاساء الصلوٰۃ سب سے آخری صف میں ایک آدمی تھا اس نے نماز میں کوئی غلطی کی صفوف

صف کی جمع ہے اور عربی کا قانون یہ ہے کہ کم از کم تین یا تین سے زیادہ پر جمع کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ و ملجا حضور پرُنور نبی کریم رؤف و رحیم کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہیں۔ پتہ نہیں کتنے ہزار صحابہ اس جماعت میں موجود تھے۔ کیونکہ صفوف جمع کا لفظ آیا ہے۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ جس صحابی نے نماز میں کوئی غلطی کی وہ فی موخر الصفوف آخری صفوں میں تھا اور اس کی نماز میں غلطی کو حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مشاہدہ فرما رہے ہیں حالانکہ آپ خود جماعت کرا رہے تھے۔

۳۔ حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے نماز کے بعد صرف اس ایک شخص کو ہی آواز دی۔ اس اکیلے سے ہی مخاطب ہوئے۔ سارے صحابہ کے مجمع پر سکوت طاری ہے۔ امام الانبیاء والمرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مبارک زبان ہلتی ہے۔ اس صحابی کو تنبیہہ فرماتے ہیں کہ تو نے نماز میں یہ غلطی کی جبریل وحی نہیں لے کر آیا۔ بلکہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنی قوتِ مشاہدہ اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہونے کی خود ہی تصریح فرمائی۔ فرمایا۔

ا۔ تمہیں خوف خدا نہیں کہ نماز غلط طریقے سے ادا کرتے ہو"۔

اَتُرَوْنَ اَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ۔

ترجمہ: کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے"

جو لوگ اعمالِ امت پر نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے انہیں یہ الفاظ مبارک بار بار دہرانے چاہئیں اور اپنے نفس امارہ پر لعنت برساتے ہوئے حضور اقدس کے حاضر و ناظر ہونے کے

عقیدہ کا قائل ہو جانا چاہیے یعنی حضور اقدس اپنے امتیوں کو جمع کے صیغے سے کل امت کو فرما رہے ہیں کہ "کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔"

(۱) پھر فرمایا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ مشاہدہ جبریل کے بتانے سے نہیں بلکہ بارگاہ الٰہی سے آپ کو جو اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا بنا کر بھیجا گیا اس کے مطابق ہے، آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں آگے کی طرف دیکھتا ہوں خدا کی قسم اسی طرح میں پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہی الفاظ مسلم شریف میں بھی موجود ہیں۔

(۱۷) حدیث مبارک میں اَنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ میں شئی نکرہ ہے جو عموم کے لیے آتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ امتی دنیا کے کسی کونے پر کتنا چھوٹے سے چھوٹا عمل ہی کیوں نہ کرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ "تمہارا وہ عمل بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس حدیث مبارک پر عقیدہ و عمل رکھنے کی توفیق فرمائے۔

دلیل نمبر ۴

وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا کی تفسیر مبارکہ

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"یعنی باشد رسول شما بر شما گواه زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابیکہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا، لہٰذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است۔ (تفسیر عزیزی جلد اول ص ۵۸۶)

ترجمہ: یعنی تمہارے رسول تم پر گواہ ہیں اس لیے کہ آپ نور نبوت کے ساتھ اپنے دین کے ہر دین دار کے رتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین میں کون کس درجہ پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس حجاب کی وجہ سے وہ ترقی سے محجوب ہو گیا ہے وہ کونسا ہے پس آپ پہچانتے ہیں۔ تمہارے گناہوں اور تمہارے ایمان کے درجوں کو اور تمہارے اچھے اور برے اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو۔ اس لیے آپ کی شہادت دنیا میں شرع کے حکم سے اُمت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

دلیل نمبر ۵

روحِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر گھر میں موجود ہے

شفا شریف کی شرح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنْ لَّمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ

اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ لِاَنَّ رُوْحَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاضِرٌ

فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ: یعنی اگر کسی مسلمان کی ملاقات کو جاؤ وہ گھر میں موجود نہ ہو تو کہو کہ میرا اسلام و رحمت، و برکت ہو۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر۔ حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی روح مبارک ہر اہل اسلام کے گھر میں حاضر رہتی ہے۔ (شرح شفا، ملا علی قاری جلد دوم ص ۱۱۷)

دلیل نمبر ۶

مساجد میں حضورِ اقدس پر سلام کرنے کی وجہ

مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں حضرت ملا علی قاری مساجد میں داخلہ کے وقت حضور پر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود و سلام عرض کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ الْغَزَالِیْ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَخَلْتَ فِی الْمَسَاجِدِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَحْضُرُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

ترجمہ: امام غزالی فرماتے ہیں کہ جب مسجدوں میں جاؤ تو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سلام عرض کرو۔ کیونکہ آپ مسجدوں میں موجود ہوتے ہیں۔

دلیل نمبر ۷

حدیث تَنَامُ عَیُنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلُبِیُ کی شرح

از مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوباتِ امام ربانی دفتر اوّل مکتوب نمبر ۹۹ حدیث شریف تَنَامُ عَیُنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلُبِیُ کے تحت بیان فرماتے ہیں۔

"تَنَامُ عَیُنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلُبِیُ کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت احوال خویش و امت خویش لہذا نوم در حق آن سرور ناقضِ طہارت نگشت۔ وچون نبی در رنگ شبانست در محافظت است خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد۔"

ترجمہ: حدیث مبارکہ یعنی "میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا" جو لکھی ہوئی ہے اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وضو کو توڑنے والی نہ ہوئی اور جبکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کی محافظت میں محافظ کی طرح ہیں تو پھر غفلت منصبِ نبوت کے مناسب اور نہ شایانِ شان ہی نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۸

قرآن پاک سے حضور کے حاضر و ناظر ہونیکی صراحت

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا

یَاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے نبی بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا۔

چونکہ آپ ہیں ہی شاہد لہذا درود شریف پڑھتے حضور پرنور رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے امتی کو مشاہدہ فرمانا ایک بدیہی امر ہے۔

ا۔ شاھد بمعنی حاضر مختلف نظائر سے ثابت ہے مثلاً ہم نماز جنازہ میں پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

ترجمہ: اے اللہ ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے۔"

یہاں حاضر غائب کے مقابلے پر استعمال ہوا ہے۔ اور یہی شاہد بمعنی حاضر ہونے کی اصل ہے اور جو حاضر ہو وہ ناظر بھی ہوتا ہے یعنی دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کو تمام جہانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ سب کے لیئے شاہد ہیں ویکون الرسول علیکم شہید کی تفسیر آپ تفسیر عزیزی سے اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

دلیل نمبر ۹
شاہد کا معنی حاضر بخاری شریف سے

خطبہ حجۃ الوداع میں آخر پر حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَآئِبَ

(بخاری شریف حدیث نمبر ۶۹۹۳)

ترجمہ: خبردار ہر حاضر، غائب کو میری یہ باتیں پہنچا دے۔
(مشکوٰۃ مترجم جلد ا ص ۶۰۲)

دلیل نمبر ۱۰
اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا کی تفسیر روح البیان سے

علامہ سید اسماعیل حقی اپنی تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ سورہ فتح تحت آیت اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا میں فرماتے ہیں۔ قَالَ بَعْضُ الْکَبَائِرِ اِنَّ مَعَ کُلِّ سَعِیْدٍ رَقِیْقَہٗ مِنْ رُوْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھِیَ الرَّقِیْبُ الْعَتِیْدُ عَلَیْہِ ...... الخ

ترجمہ"بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر نیک بخت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ ہر وقت موجود رہتی ہے اور رقیب و عتید سے یہی مراد ہے۔"

دلیل نمبر ۱۱

سلسلہ سہروردیہ کے بانی کا عقیدہ مبارکہ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں
"پس باید کہ بندہ ہمچنان کہ حق سبحانہٗ را پیوستہ بر جمیع احوال خود ظاہراً و باطناً واقف و مطلع بیند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را نیز ظاہر و باطن داند"۔

ترجمہ: یعنی چاہیے کہ جس طرح حق تعالیٰ کو ہر حال میں ظاہر و باطن طور پر واقف جانے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ظاہر و باطن میں حاضر و ناظر جانے"۔
(مصباح الہدایت ترجمہ عوارف المعارف ص ۱۶۵)

دلیل نمبر ۱۲

حدیث بخاری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ (صحیح بخاری جلد اول ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف تمہارے سامنے

دیکھتا ہوں۔ قسم ہے بخدا نہ مجھ پر تمہاری نماز کی ظاہری حالت پوشیدہ ہوتی ہے اور نہ باطنی خضوع و خشوع۔ بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ سے پیچھے بھی دیکھتا ہوں

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قرب وبعد کا کوئی فرق نہیں ہے

دلیل نمبر ۱۳

حضور اقدس مدینہ شریف میں تشریف فرما لیکن ہاتھ جنت میں

حضور پُرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت و روحانیت پوری کائنات کے ذرہ ذرہ کے لیے ثابت ہے۔ روحِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات میں اور تمام جہانوں میں اپنے جمالِ جہاں آراء اور نورانی تابش کے ساتھ ہر جگہ جلوہ فرما ہے۔ اس لحاظ سے محبوب اقدس کے لیے قریب و بعید اور دور و نزدیک کی کوئی حیثیت اور اہمیت ہی نہیں۔ روح اقدس کے ساتھ جسم اطہر بھی اتنا لطیف اور نورٌ علیٰ نور بلکہ سراپا سراجاً منیراً ہے کہ وہاں بھی قرب و بعد سب برابر ہیں۔

ہمارے اس مدعا پر یہ صحیح حدیث مبارکہ شاہد و عادل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھے۔ دورانِ نماز ہی دست مبارک آگے بڑھایا جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی دیکھا بعد میں عرض کیا یارسول اللہ

(صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) آپ نے دست مبارک کیوں بڑھایا، ارشاد فرمایا:
میں نے جنت کو دیکھا۔ پھر میں نے جنت کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا، اگر
میں اس خوشے کو توڑ لیتا تو رہتی دنیا تک تم اس کو کھاتے رہتے۔
(بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا آپ ہیں مدینہ منورہ شریف میں لیکن
دستِ مبارک جنت میں پہنچ گیا جو سات آسمانوں سے اوپر ہے۔ پھر درود
شریف پڑھنے والے تک فاصلہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟

دلیل نمبر ۱۴

صحیح مسلم شریف و ترمذی کی حدیث کہ "اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے۔

یہ سچ ہے کہ اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے اس کے مشرق و مغرب
میں بہت زیادہ فاصلہ ہے لیکن جب کسی چیز کو سمیٹا جائے تو بُعد قرب
میں بدل جاتا ہے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین حضور پرنور
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لیے قرب و بعید کی کوئی حیثیت نہیں جس کے
دلائل میں سے ایک بہت بڑی دلیل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
صحیح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں وہ قولی حدیث مبارکہ ہے جس
میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے صراحتاً ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے
میرے لیے زمین سمیٹ کر رکھ دی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ مَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا۔

(رواہ مسلم) (ترمذی شریف مترجم ج ۲ ص ۳۷)

مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ فصل اول جلد سوم مترجم ص ۱۱۱

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے تو میں نے اس کے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کو دیکھ لیا ہے اور عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے سمیٹی گئی ہے۔

(اسے مسلم نے فرمایا) (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم ص ۱۲۱)

اس حدیث مبارک کی تائید اور تفصیل میں ایک اور حدیث صحیح کچھ اس طرح ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

(کنز العمال بحوالہ مقالات کاظمی ج ۳ ص ۱۱، شرح مواہب الدنیہ للزرقانی بحوالہ جاء الحق حصہ اول ص ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری دنیا کے حجابات اٹھا دیے ہیں اور اسے

میرے سامنے پیش فرما دیا ہے۔ پس میں اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھ رہا ہوں۔

اس حدیث مبارک کی موجودگی میں درود شریف پڑھنے والا پوری روئے زمین پر بظاہر کتنی دور ہو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ فاصلہ کیا حیثیت رکھتا ہے جبکہ امتی کا درود شریف پڑھنا اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک بلا واسطہ رابطہ ہے جو پوری امت کے نزدیک مسلمہ ہے۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

دلیل نمبر ۱۵

بخاری و مسلم کی صریح حدیث سے حضور اقدس کے لیے قرب و بعد برابر ہونے کا ثبوت۔

حضرت عقبہ بن عامر اس حدیث مبارک کے راوی ہیں موضوع سے متعلقہ متفق علیہ حدیث مبارک کی عبارت مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے۔

فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ وَ اَنَا عَلَیْکُمْ شَہِیْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ وَ اَنَا فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے آگے چل کر بندوبست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور بے شک تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے اور بے شک میں اس جگہ کھڑے اب اس کو دیکھ رہا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف (مترجم) جلد سوم صـ ۲۰۴)

مشکوٰۃ شریف اسی باب میں آگے ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ اس سے بھی زیادہ ہمارے موضوع کو روز روشن کی طرح ثابت کر رہے ہیں

قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِیْ ھٰذَا۔

ترجمہ: فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں حوض کوثر اس جگہ سے کھڑے ہو کر دیکھ رہا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم صـ ۲۰۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ میں اَنْظُرُ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال دونوں کو شامل ہے اور اس بات پر دلالت ہے کہ دوامی طور پر حضور اقدس کے لیے مدینہ شریف بیٹھ کر حوض کوثر دیکھنا ثابت ہے اسطرح سات آسمانوں سے اوپر جنت اور حوض کوثر تک کا فاصلہ سرکار مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔

دلیل نمبر ۱۶

حدیث صحیح بخاری، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنگ کے تفصیلی حالات مدینہ منورہ بیٹھ کر بیان کرتے ہیں

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا

وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبَرُھُمْ

فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ الرَّایَۃَ جَعْفَرٌ

فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ الرَّایَۃَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ

تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ

یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جنگ موتہ) میں حضرت زید، حضرت جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر اسی وقت ہی عطا فرمادی جبکہ ان کی طرف سے ابھی کوئی خبر (مدینہ شریف) نہ آئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا کہ لو جھنڈا زید نے اٹھایا اور وہ شہید کر دیے گئے۔ پھر فرمایا اب جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ پھر فرمایا، اب جھنڈا ابن رواحہ نے لیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیے گئے ہیں اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر فرمایا حتیٰ کہ اب جھنڈا سیف من سیف اللہ یعنی اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ میں ہے یہاں

تک کہ اللہ نے اہل اسلام کو دشمنوں پر فتح عطا فرمادی ہے۔ (اسے بخاری نے روایت کیا) (مشکوٰۃ شریف جلد سوم ص۱۷۲)

دلیل نمبر ۱۷

نجاشی کے وصال کی خبر مدینہ منورہ بیٹھ کر بیان فرمادی

بخاری و مسلم و دیگر کتب احادیث و تفاسیر اور سیرت و تاریخ کی کتب میں یہ واقعہ موجود ہے کہ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی کے دنیا سے جانے کا اس روز ذکر کیا جس روز ان کی وفات ہوئی اور آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرو۔

دلیل نمبر ۱۸

حضور اقدس بلا واسطہ بھی درود و سلام سنتے ہیں

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حضور اقدس اعمال اُمت پر حاضر و ناظر ہیں لہٰذا درود شریف پڑھتے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضری کی نیت ہو۔ حضرت شاہ عبدالحق دہلوی مدارج النبوت جلد دوم ص۱۰۲ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خوب ذکر کرو اور آپ پر درود و سلام بھیجو اور آپ کے ذکر کی حالت میں ایسے بن جاؤ گویا کہ حضور پر نور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمہیں ملاحظہ فرمارہے ہیں اور تمہارا کلام سُن رہے ہیں۔

اور تم حضور اقدس حضور پر نور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلال و عظمت اور حیا و ادب کے ساتھ دیکھ رہے ہو"

چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے قریب اور بعید میں کوئی فرق ہی نہیں۔ لہٰذا جب بھی ہم درود و سلام پڑھیں ہمارا رابطہ مدینہ پاک میں ہو جاتا ہے۔ اس پر حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جنہیں ہم دو دیگر جلیل القدر محدثین کے علاوہ امام الوہابیہ علامہ ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام سے بھی نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ کسی وہابی کو بھی اس کی تصدیق میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور پر نور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ۔

(جلاء الافہام ص ۶۵ از امام الوہابیہ ابن قیم، الجواہر المنظم ص ۲۱ از محدث کبیر ابن حجر، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱۳)

ترجمہ: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی موجود ہو۔

دلیل وہ جو چمکتے سورج سے زیادہ روشن ہو۔ بعد از وصال بلا واسطہ درود و سلام سننے پر جلاء الافہام ص ۷۳ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ اور انیس الجلیس مصنفہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی ص ۲۲۲ پر یہ صریح حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بَعْدَ وَفَاتِي فَاِنِّي اَسْمَعُ صَلٰوتَكُمْ بِلَا وَاسِطَه۔

ترجمہ: فرمایا ہر جمعہ و پیر کو مجھ پر میری وفات کے بعد زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔

دلیل نمبر ۱۹

نگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت

علم تدریس کا ایک بنیادی اصول ہے آسان سے مشکل کی طرف جب عام مضامین جیسے فزکس ریاضی یا دیگر علوم میں آسان اور عام فہم کلیات کی پہلے سمجھ ہو تو پھر بڑے کلیات اور حقائق سمجھ میں آسکتے ہیں تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ کئی بدبخت براہ راست حضور اقدس کے تصرفات کا انکار کرتے ہیں۔ کاش وہ اس بارگاہ کی بات کرنے سے پہلے اولیاء پھر صحابہ پھر جملہ انبیاء کے مقامات کو دیکھتے اور پھر اپنے آقا کی وسعت ملاحظہ کر لیتے تو شاید کبھی انکار کی جراءت نہ ہو سکتی۔ آئیں اس مسئلہ مشاہدہ اعمال امت، حاضر و ناظر اور تصرف مصطفےٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی تدریجی طریقے سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

(۱) قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی اللہ حضرت آصف بن برخیا کے تصرف اور وسعت نگاہِ ولایت کا واقعہ موجود ہے۔ کہ آپ نے آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے دربار میں حاضر کر دیا۔

یہ خواب کا نہیں بلکہ سرِ دربار دن دہاڑے دیکھتی آنکھوں کے سامنے واقعہ ہوا۔
جو قرآن مجید میں ہمیشہ تلاوت کیا جاتا رہے گا۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینۃ المنورہ میں جمعہ شریف کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں لیکن روحانی قوت کا یہ عالم ہے کہ ہزاروں میل دور سے حضرت ساریہ کو آواز دی کہ پہاڑ کے پیچھے دیکھ اور پھر حضرت ساریہ نے یہ آواز سن بھی لی۔ یہ واقعہ مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

(۳) قرآن سورہ نمل میں فرماتا ہے کہ تین میل کے فاصلے سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز سن لی اور مسکرا دیے۔

(۴) حضرت آصف بن برخیا حضرت عمر فاروق، حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے پاس کوئی ہزاروں میل سے بھی آتا تو آپ اسے فرماتے:۔
وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون۔ یعنی میں تجھے بتاتا ہوں کہ تم کیا کھا کر آئے ہو، اور کیا گھر میں باقی چھوڑ کر آئے ہو۔

(۵) ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک قوم یا علاقے کی طرف نبی نہیں بن کر آئے بلکہ جمیع انسانیت کے لیے نبی اور تمام جہانوں کے لیے رحمۃ اللعالمین ہیں لہٰذا تمام جہان ہر وقت آپکی نگاہ میں اور آپکے تصرف میں ہیں۔ اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دلیل نمبر ۲۰

حدیث معراج سے انبیاء کا امکنہ متعددہ میں حاضر ناظر ہونے کی صراحت

مسلم شریف جلد ۱ ص ۹۶ مطبع انصاری دہلی باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر کتب حدیث میں واقعہ معراج تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ جس میں سرکار اقدس نور مجسم، رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ

ترجمہ: میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے ہوا تو میں نے دیکھا آپ وہاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔

پھر فرمایا:

۲۔ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَلَّیْتُ فِیْهِ بِالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا ثُمَّ عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا۔

ترجمہ: فرمایا پھر ہم چلے یہاں تک کہ بیت المقدس میں پہنچے میں نے وہاں تمام نبیوں اور رسولوں کو امام بن کر نماز پڑھائی پھر مجھے پہلے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔

(مواہب اللدنیہ جزو ۲ ص ۱۶،۱۷ مطبوعہ مصر، صحیح مسلم جلد ا ص ۹۶ مطبع انصاری دہلی، تفسیر ابن جریر جزو ۵ ص ۳)

۳۔ بیت المقدس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھا کر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں مختلف آسمانوں پر حضرت آدم، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یوسف، حضرت ادریس، حضرت ہارون، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسّلام کو دیکھا اور ان سب سے ملاقات ہوئی۔ (دیکھئے بخاری شریف جلد ا ص ۵۴۹،۵۴۸) باب المعراج، مسلم شریف جلد ا ص ۹۳ باب الاسراء)

یہاں انبیاء علیہم السّلام جن کا وصال ہو چکا ہے ان کا اپنی قبروں میں موجود ہونا، بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پیچھے نماز پڑھنا، کیونکہ ارواح انبیاء نے نماز نہیں پڑھی بلکہ واضح الفاظ ہیں فَصَلَّیْتُ فِیْہِ بِالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا، کہ میں نے نبیوں اور رسولوں کی امامت کرائی۔ اور پھر مختلف انبیاء کا آسمانوں پر بیک وقت موجود ہونا صراحت سے ثابت ہے۔ پھر یہ بھی امر واقعہ ہے کہ معراج شریف میں پچاس نمازوں کا تحفہ ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار عرض کرنے پر حضور اقدس واپس تشریف لے جاتے رہے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی مدد سے پانچ رہ گئیں یعنی بار بار حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کرنا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واپس جانا اور نتیجہ یہ ہونا کہ پچاس سے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

اب جو آدمی ان احادیث صحیحہ پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے۔

(۱) کہ حیات الانبیاء بعد از وصال کا اقرار کرے کیونکہ احادیث صحیحہ میں حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں فَصَلَّیْتُ فِیْہِ بِالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِمَامًا۔ ان الفاظ میں کہیں ارواح انبیاء کے نماز پڑھنے یا اُن کے اجسام کے متشکل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ صراحتاً نبیوں اور رسولوں کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

۲۔ بیک وقت مختلف جگہوں بلکہ مختلف جہانوں میں حاضر و ناظر ہونے اور تصرّف کرنے کی انبیاء کی قوت ماننا پڑے گی یا واقعہ معراج کا انکار کرنا پڑے گا جو کہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔

۳۔ بعد از وفات استمداد یعنی وفات کے بعد مدد کر سکنا کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ پچاس سے پانچ نمازیں حضرت موسیٰ کی مدد و نصرت سے ہوئیں جو کہ قبل ازیں وفات پا چکے تھے۔ اگر کوئی آدمی استمداد بعد از وصال کا منکر رہے تو اسے پچاس نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ پانچ تو فوت شدہ کی مدد سے پچاس سے کم ہو کر ہوئیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ حیات النبی، حاضر و ناظر اور فوت شدہ کی مدد کے انکار سے احادیثِ صحیحہ کا انکار۔ واقعہ معراج کا انکار اور پانچ کی بجائے پچاس نمازیں پڑھنا لازم آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقائد اہلسنت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دلیل نمبر ۲۱

التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے

اولیاء کاملین۔ محدثین۔ فقہاء اور خود وہابی دیوبندی

علماء کا اس سے نبی پاک کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کرنا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر کے لیے ہے۔ التحیات میں ہر نمازی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھتا ہے۔ اولیاء کاملین اسلاف اکابر حفاظ محدثین اور ہر مسلک کے جلیل القدر فقہاءِ کرام التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کے الفاظ سے حضور پُرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا مراد لیتے ہیں۔ ہم غزالیٔ زماں حضرت سید احمد سعید کاظمی کی تحقیق کو فخر سے پیش کرتے ہوئے ذیل میں اٹھارہ کتب اور ان کے مصنفین کا ذکر کر رہے ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ التحیات میں جب آدمی اللہ کریم کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہوتا ہے اور ہر قسم کی عبادت کا تحفہ اللہ کی بارگاہِ بے نیاز میں پیش کرتا ہے تو کوئی ایسا لمحہ نہیں ہوتا جب حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں اللہ کریم کی بارگاہ میں تشریف فرما نہ ہوں۔ پس حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حرم حبیب میں حاضر موجود ہوتے ہیں تو اللہ کی بارگاہ میں التحیات پیش کرنے کے بعد ہر نمازی انشاء کے طریق پر اور بالمشافہ سمجھ کر بلاواسطہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ سلام پیش کرتا ہے۔ فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضرٌ یعنی نمازی کے نماز پڑھتے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حرم حبیب میں حاضر و موجود ہوتے ہیں۔ التحیات کی تشریح میں یہ الفاظ فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر، محدثین عظام قطب ربانی غوث صمدانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی۔ حضرت امام بدر الدین عینی۔ حضرت امام

قسطلانی، حضرت امام زرقانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت علامہ جلال الدین محقق دوانی کے علاوہ مولانا عبدالحی لکھنوی اور مخالفین کے پیشواؤں جیسے مولانا شبیر احمد عثمانی، نواب صدیق حسن بھوپالوی اور صاحب عون المعبود اور صاحب تیسیر القاری شرح بخاری نے بھی بعینہٖ فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر" کے الفاظ التحیات کی شرح میں ذکر کیے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل کتابوں کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

(۱) قطب ربانی، غوث صمدانی حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانیؒ کی مبارک تصنیف کتاب المیزان ص ۱۴۵ مطبوعہ مصر۔

(۲) فتح الباری جلد ۲ ص ۲۵۰ مطبوعہ مصر حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۶ ص ۱۱۱ حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴) مواہب اللدنیہ ج ۲ ص ۲۳ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۷ ص ۳۲۹ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) زرقانی شرح موطا امام مالک جلد نمبر ۱ ص ۱۷ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) اشعۃ اللمعات جلد نمبر ۱ ص ۴۰۱ مطبوعہ نولکشور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۸) اخلاق جلالی ص ۲۵۷-۲۵۶ مطبوعہ نولکشور حضرت علامہ جلال الدین محقق دوانی رحمۃ اللہ علیہ۔

چند جید فقہاءِ کرام جنہوں نے التحیات میں مجرد حکایت واخبار کے قول کو رد فرما کر انشاءِ سلام کے قصد کو متعین فرما دیا ہے۔

(۹) شامی جلد اوّل ص۳۷۷ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰) عالمگیری جلد اول ص۳۷ مطبوعہ مجیدی کانپور۔

(۱۱) در مختار جلد ۱ ص۳۷۷ مطبوعہ مصر۔

(۱۲) الدر المنتقی فی شرح الملتقی جلد اوّل ص۱۰۰ میں لکھا ہے لَا بُدَّ اَنْ یَقْصِدَ بِاَلْفَاظِ التَّشَہُّدِ الْاِنْشَاء۔ ضروری ہے کہ نمازی تشہد میں ان الفاظ سے انشاء سلام کا قصد کرے۔

(۱۳) مراقی الفلاح ص۱۵۵۔

اب مخالفین کی چند کتب ملاحظہ فرمائیں جن میں فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضرؐ کے الفاظ ان کو بھی چارو ناچار درج کرنے پڑے۔

(۱۴) سعایہ جلد دوم ص۲۲۷ از مولانا عبدالحی لکھنوی۔

(۱۵) فتح الملہم شرح مسلم ج ۲ ص۱۴۳ از مولانا شبیر احمد عثمانی

(۱۶) اوجز المسالک جلد ۱ ص۲۶۵۔

(۱۷) تیسیر القاری شرح صحیح بخاری جلد اوّل ص۲۸۱ مطبع علوی لکھنؤ از علامہ نور الحق دہلوی۔

(۱۸) عون المعبود جلد اوّل ص۳۶۵ از شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد۔

(۱۹) مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۴۴ نواب صدیق حسن بھوپالوی۔

جملہ محولہ بالا محدثین عظام کی عبارات کا جامع مضمون محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص۴۰۱ پر درج فرمایا ہے۔ اصل عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالتِ عبادت

ہیں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت اور انکشاف کا وجود اس مقام میں
بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور عرفاء نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب
اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام موجودات
کے ذرات اور افراد ممکنات میں جاری وساری ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نمازیوں کی ذوات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں۔ لہذا نمازی کو چاہیے
کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہونے
سے غافل نہ ہو تاکہ انوارِ قرب اور اسرارِ معرفت سے روشن اور فیضیاب ہو۔"
تقریباً یہی عبارت تیسیر القاری شرح بخاری ج ۱ ص ۱۷۳،۱۷۲ میں موجود ہے۔
اور لطف والی بات یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۴۴ پر نواب
صدیق حسن غیر مقلد بھوپالوی نے بھی یہی عبارت اشعۃ اللمعات سے نقل کر کے
آگے ایک شعر بھی لکھا ہے۔ جو یہ ہے ؎

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

عالمگیری جلد نمبر ۱ ص ۳۷ مطبوعہ مجیدی کانپور کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔
"نمازی کے لیے الفاظ تشہد کے معانی موضوعہ کا اپنی طرف سے بطور انشأ
مراد لینا اور ان کا قصد کرنا ضروری ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو تحفے پیش کر رہا ہے
اور حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کر رہا ہے۔"
فقہاء کی تمام عبارات کا تجزیہ کرتے ہوئے دیوبندیوں کے مقتداء صاحبِ
اوجز المسالک جلد اول ص ۲۶۵ پر رقمطراز ہیں۔ اصل عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔
"اس توجیہہ کاف خطاب "ک" حکایت کو اس کی اصل پر باقی رکھنے کے
لیے ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اس وقت نمازی ان الفاظ سے انشاء سلام کا

قصد کرے مجرد حکایت کا ارادہ ہرگز نہ ہو۔ علامہ شامی نے کہا کہ نمازی
الفاظ تشہد سے ان کے مرادی معنے کا انشاء کے طریقے پر قصد کرے
گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحفے پیش کر رہا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
سلام عرض کر رہا ہے اور اس واقعہ کی نقل و حکایت کا بالکل ارادہ نہ کرے
جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراج میں واقعہ ہوا تھا۔"

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم جلد اول باب چہارم
فصل سوم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاحْضُرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشَخْصِهِ الْكَرِيمِ
وَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

ترجمہ: اور اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور آپ کی ذات مبارک کو حاضر
جانو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

دلیل نمبر ۲۲

ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہونے پر واضح

حدیث نبوی

بظاہر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جناب
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں آرام فرما ہیں تو یہ کس طرح
درست ہو سکتا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے بغیر بھی
کبھی کبھی دوسری جگہ جلوہ افروز ہو سکتے ہیں؟ اس کا قدرے تفصیلاً جواب

اسی باب میں دلیل نمبر ۲۰ میں ہم صراحت کے ساتھ حدیث معراج سے دے چکے ہیں کہ جس میں یہ امر واقع انبیاء کے لیے اس حدیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کے لیے یہ طاقت ثابت اور امر واقعہ ہے کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ اپنی قبر انور میں بھی تھے، بیت المقدس میں بھی تھے اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بھی نماز ادا کی۔ اور پھر بھی حضرت موسیٰ آسمانوں پر بھی تشریف فرما تھے اور آپ آسمانوں پر ہی تھے اور نمازیں کم کرنے لیے حضور پر نور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بار بار عرض کرتے رہے، یہاں تک کہ نمازیں پچاس سے کم ہو کر پانچ رہ گئیں۔

ہم یہاں امام احمد بن حنبل کی روایت کردہ حدیث صحیحہ جو کہ مسند احمد کے علاوہ مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں جس میں جنتی بچے کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنے والدین کا بیک وقت جنت کے آٹھ دروازوں پر استقبال کرے گا۔ حدیث مبارک کچھ یوں ہے۔

حضرت قرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ حاضر ہوا کرتا تھا آگے حدیث مبارک کے الفاظ یوں ہیں۔

فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَّہٗ یَنْتَظِرُکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ خَاصَّۃً اَمْ لِکُلِّنَا قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ۔

ترجمہ: "پس وہ بچہ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند دن نہ دیکھا تو آپ نے پوچھا وہ بچہ کیوں نہیں آتا۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ وہ تو فوت ہو چکا ہے۔ تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسکے باپ کو) فرمایا کہ جنت کے جس دروازے سے بھی تو آئے تو اس بچے کو اپنے استقبال کے لیے وہاں انتظار کرنے والا پائے گا۔ یہ بشارت سن کر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ بشارت صرف اسی کے لیے خاص ہے۔ یا سب امت کے لیے ہے؟ فرمایا نہیں تم سب کے لیے ہے"۔

(مشکوٰۃ شریف باب البکاء علی المیت، مسند احمد بن حنبل)

اس حدیث کی شرح دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک فاضل مصنف و عالم علامہ قاضی زاہد الحسینی سے پیش خدمت ہے وہ لکھتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اس روایت میں مندرجہ ذیل امور واضح ہیں۔

(۱) مسلمان کی نابالغ اولاد اسکی شفاعت کرے گی جیسا کہ دوسری روایات میں بھی ہے

(۲) اس بچے کے استقبال کی شہادت خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔

(۳) وہ بچہ جنت کے ہر دروازے پر اپنے باپ کا استقبال کرے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

جیسا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب (مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم) تو بیک وقت نابالغ

اولاد اپنے والدین کا انتظار جنت کے آٹھوں دروازوں پر کرے گی، یہ بات اس امر کی کلی دلیل ہے کہ وجود مثالی متعدد ہو سکتے ہیں اور ان کا وہی حکم ہے جو وجودِ حقیقی کا ہے۔

(۴) قیامت کے دن اسی دنیاوی بدن کے ساتھ وہ اٹھایا جائیگا۔

شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

وَفِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی خَرْقِ الْعَادَۃِ مِنْ تَعَدُّدِ الْاَجْسَادِ الْمُکْتَسَبَۃِ حَیْثُ اِنَّ الْوَلَدَ مَوْجُوْدٌ فِیْ کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ۔ (مرقاۃ ج ۴ صـ۱۰۹)

(رحمتِ کائنات صـ۲۳۵ از علامہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی)

ترجمہ: اور اس میں ایک جسم کے متعدد اجسام میں متشکل ہونے کے خرق عادت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ بے شک وہ بچہ جنت کے تمام دروازوں میں سے ہر دروازے پر موجود ہوگا۔

اندازہ فرمائیے! جب ایک بچہ اس حدیث صحیحہ کی روشنی میں بیک وقت جنت کے آٹھ دروازوں پر موجود ہو سکتا ہے تو امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایسا ماننا تو بدرجہ اولیٰ صحیح بلکہ صحیح ترین ہے۔

دلیل نمبر ۲۳

وجودِ مثالی کی بحث اور تصرفِ مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی وسعت

انبیاء کرام کے بیک وقت کئی مقامات پر موجود ہونے کی حدیث صریح اور دوسرے دلائل کی تاویل میں بعض ناسمجھ صرف یہ کہہ کر بھولے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصلی وجود تو ایک ہی ہے باقی انبیاء کرام کے مثالی وجود ہیں۔ مثالی وجود سے ایسے کم بخت خیالی وجود مراد لیتے ہیں ہم یہاں اس دھوکے کی قلعی کھولنا چاہتے ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ وجود مثالی ہے کیا؟ وجود مثالی کی وسعت و تعدد اپنی نورانیت وروحانیت کی بناء پر ہوا کرتا ہے۔ لیکن تصرف۔ فیض اور شرعی حکم کے اعتبار سے وجود حقیقی حسی اور وجود مثالی میں ذرہ برابر فرق نہیں۔ وجود حقیقی حسی اور وجود مثالی بس دو اصطلاحیں ہیں لیکن تصرف فیض۔ اور شرعی حکم کے اعتبار سے ان دونوں میں بالکل کوئی فرق نہیں۔ بالخصوص جب بات امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین جناب سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات بابرکات کے متعلقہ ہو گی تو ہوش کے ناخن لینا ہوں گے اور بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا ہو گا۔ کیونکہ حضور پُر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجودِ مثالی درحقیقت تصرف فیض اور شرعی حکم کے اعتبار سے حضور پُر نور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود مبارک ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کی مثل بن کر آنا تو خواب میں بھی ممکن نہیں۔ اور اس پر متفق علیہ حدیث مبارک موجود ہے۔ جس کا انکار آج تک کسی مسلمان نے نہیں کیا۔ امام بخاری، اور امام مسلم صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پر نور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰی حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ، مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطٰنُ بِیْ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثالی شکل خواب میں بھی نہیں بن سکتا اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا اور شیطان میری مثالی شکل بھی نہیں بن سکتا۔"

میرے آقا حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ اور حضور اپنے ان گنت محبوبوں اور پیار والوں کو شرف زیارت بخشتے ہیں اور متفق علیہ حدیث مبارک میں فرمادیا جسے خواب میں میں ملتا ہوں وہ میں ہی ہوتا ہوں، جو کچھ خواب میں حضور اقدس فرمائیں وہ حضور ہی فرماتے ہیں۔ آئیں اس پر دیوبند کے استاذ المحدثین مولانا سید انور شاہ کشمیری کی گفتگو بھی ملاحظہ فرمالیں۔

وَقَدْ تَکُوْنُ رُوْحُہُ الْمُبَارَکَۃُ بِنَفْسِہَا مَعَ الْبَدَنِ الْمِثَالِیْ ثُمَّ قَدْ تَکُوْنُ یَقْظَۃً اَیْضًا کَمَا اَنَّہَا قَدْ تَکُوْنُ مَنَامًا وَیُمْکِنُ عِنْدِیْ رُؤْیَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَزَقَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ یقظۃ کَمَا نُقِلَ عَنِ السُّیُوْطِیْ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْنَیْنِ وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَّسَاَلَہٗ عَنْ اَحَادِیْثَ ثُمَّ صَحَّحَہَا بَعْدَ تَصْحِیْحِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّعْرَانِیُّ اَیْضًا کَتَبَ اَنَّہٗ رَاٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَءَ عَلَیْہِ

البخاری فی ثمانیۃ رفقۃ معہ ثم سماھم فکان واحد منھم حنفیا وکتب الدعاء الذی قرأہ عند ختمہ (فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴)

ترجمہ: اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ اپنے مثالی بدن کے ساتھ ظاہر ہوا کرتی ہے اور یہ زیارت کبھی بیداری میں بھی ہو جاتی ہے بالکل اسی طرح جیسا کہ نیند میں ہوتی ہے اور میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری میں دیکھنا ہو سکتا ہے جس کے نصیب میں اللہ کریم کر دے۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی کے متعلق پایا جاتا ہے کہ آپ نے بائیس مرتبہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت بیداری دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند احادیث کے بارے میں پوچھا اور پھر آپ نے ان کی تصحیح بھی فرمائی۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی نے بھی لکھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں زیارت کی اور آپ کے سامنے بخاری شریف پڑھی۔ حضرت امام شعرانی کے ساتھ آپ کے آٹھ ساتھی بھی تھے جن کے نام تک امام شعرانی نے بتائے ہیں۔ ان دوستوں میں سے ایک حنفی بھی تھا۔ امام شعرانی نے وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو بخاری شریف ختم کرنے پر کی تھی۔"

مولانا سید انور شاہ کاشمیری شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند اب آگے واضح الفاظ میں اپنا فیصلہ لکھتے ہیں۔

فرؤیتہ یقظۃ متحققۃ وانکارھا جھل ثم عند مسلم فی لفظ اخر فسیرانی فی الیقظۃ۔

ترجمہ: پس حالت بیداری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہونا تحقیق

شدہ بات ہے۔ اور اس کا انکار محض جہالت ہے۔ پھر اس کی بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ بخاری و مسلم کی حدیث کے آخری الفاظ بھی یہی ہیں۔

فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ

"کہ عنقریب میرا امتی مجھے حالتِ بیداری میں دیکھ لے گا"۔

(۲) مولانا محمد ذکریا بانی تبلیغی جماعت

صوفیاء کا قول ہے کہ دونوں طرح زیارت ہوتی ہے بعض لوگوں کو بعینہٖ ذات اقدس کی زیارت ہوتی ہے۔

(خصائل صـ ۲۶۰ ، رحمت کائنات صـ ۲۴۰)

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں "حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ اپنے روح کو اپنے بدن مبارک میں ظاہر فرما سکتے ہیں۔

(فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صـ ۳۲)

قرآن پاک سے وجود مثالی کا ثبوت

وجودِ مثالی شرعاً معتبر ہے دین میں اس کو خیالی تصور نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ فیض۔ تصرف اور شرعی حکم کے اعتبار سے حقیقی خیال کیا جاتا ہے حضرت جبریل علیہ السّلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس مثالی صورت میں تشریف لائے ارشاد قرآنی ہے۔

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (مریم: ۱۷)

ترجمہ: پھر بھیجا ہم نے اس کے پاس فرشتے کو، پھر بن گیا۔ اس کے سامنے آدمی پورا۔ (فرشتے کا یہ انسانی وجود مثالی تھا) اس آیت کریمہ میں فَتَمَثَّلَ لَهَا سے حضرت جبریل کا لباس بشری میں مثالی وجود ثابت ہو رہا ہے۔

(۲) قرآن کریم فرقانِ حمید حضرت جبریل علیہ السلام اپنے مثالی وجود کے ساتھ لے کر آتے رہے تقریباً چوبیس ہزار مرتبہ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جبریل امین حاضر ہوئے۔ جن میں صرف دو مرتبہ اپنی ملکوتی صورت میں تشریف لائے۔

(۳) مشکوٰۃ شریف کی پہلی حدیث پاک جسے حدیث جبریل بھی کہتے ہیں۔ اس میں حضرت جبریل علیہ السلام ایک اجنبی انسان کی صورت میں تشریف لائے۔ اور ایمان اسلام اور احسان کے بارے میں بڑے باادب ہو کر سوالات عرض کیے۔ آقا نے جواب دیے جب چلے گئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔ یہ حضرت جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ان تینوں دلائل سے ثابت ہوا کہ وجود مثالی شرعاً معتبر ہے۔

اب ملاحظہ کیجئے رحمت کائنات صفحہ ۲۳۴ از قاضی زاہد الحسینی۔

"وجود مثالی کا متعدد مکانات میں ایک وقت میں ظہور کر دینا بھی جائز اور ممکن ہے۔ جیسا کہ ایک انسان کے اردگرد مثلاً دس آئینے رکھ دیے جائیں تو بیک وقت دس آئینوں میں نظر آئیگا۔ اور آج کی جدید ترقیات نے تو اس کو ممکن ہی نہیں بلکہ امرِ واقع بھی بنا دیا ہے۔"

عصر حاضر میں عالم عرب کے عظیم مفکر الشیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی ساکن مکۃ المکرمہ (جن کے

تفصیلی حالات "در رسول کی حاضری کے مقدمہ" میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ اپنی بے مثل کتاب "الذخائر المحمدیہ" جس کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت ہر جگہ موجود ہے۔ پس آپکی روح طیبہ مجالس ذکر وفکر اور خیر میں حاضر رہتی ہے۔"

ذخائر محمدیہ صفحہ ۱۵۵ پر ارشاد فرماتے ہیں :۔

"علماء امت نے بیان کیا ہے کہ تمام اہل زمین کے لیے ایک ہی رات میں حضور کا دیدار ممکن ہے کیونکہ تمام عالم آئینہ کی مانند ہے اور حضور علیہ السلام کی حیثیت ایک سورج کی طرح ہے۔ اور جب یہ سورج چمکتا ہے تو ہر ایک آئینے کی مقدار کے مطابق اس میں سورج کی صورت نظر آتی ہے۔ اب یہ آئینے پر منحصر ہے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا، صاف ہے یا گندا۔ لطیف ہے یا کثیف، پس جس طرح کا شیشہ ہوگا سورج بھی اسی لحاظ سے اس میں چمکے گا۔" آگے مزید لکھتے ہیں۔ کہ

"خواب میں زیارت نبوی کی احادیث مبارکہ بخاری ومسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ مسند احمد اور ابن ماجہ سب میں موجود ہیں۔ مذکورہ بالا تمام کی تمام احادیث صحیح ہیں اور اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ جس حدیث پر امام بخاری ومسلم اتفاق کرلیں وہ متواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر زیارتِ نبوی کی احادیث تو ان دونوں کے ساتھ امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابو داؤد نے بھی نقل کی ہیں۔ یوں یہ احادیث مبارکہ صحت کے درجے سے ترقی کر کے متواتر کے مقام پر فائز ہو جائیں گی" صفحہ ۱۵۴

"بعض اوقات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو یا دو سے زیادہ مقامات پر دیکھے جاتے ہیں، تو یہ دکھائی دینے والی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات

مبارک ہو گی، کیونکہ احادیث زیارت نبوی در خواب کے ہر باب میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے کہ شیطان خواب میں بھی آپ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا. جو مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ان الشیطان لا یتمثل بی، لا یتکوننی لا یتخیل بی۔ اندازہ کریں تمثیل کے لیے جتنے الفاظ مستعمل تھے ان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بھی باقی نہیں چھوڑا۔ لہٰذا شیطان کی عدم مماثلت کے بارے میں کوئی شبہ نہ رہا۔ نہ بیداری میں اور نہ ہی خواب میں"۔ ص ۱۵۴ ذخائر محمدیہ۔

ہم اس بحث کو حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی اس نورانی عبارت پر سمیٹتے ہیں، جس میں آپ نے ان درج بالا تمام دلائل کا احاطہ کر دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"بعد ازاں گوید کہ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتے و قدرتے بخشیدہ است کہ در ہر مکانے کہ خواہد تشریف بخشندہ خواہ بعینہ خواہ بمثال خواہ بر آسمان و خواہ بر زمین خواہ در قبر"۔

ترجمہ: اس کے بعد یوں کہیں کہ رب تعالیٰ نے حضور پر نور نبی کریم رءوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پاک کو ایسی حالت و قدرت بخشی ہے کہ جس مکان میں چاہیں تشریف لے جائیں خواہ بعینہ اس جسم سے خواہ جسم مثالی سے خواہ آسمان پر خواہ قبر میں تو درست ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۵۰)

باب نمبر ۴

درود خوانوں کو دیدارِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نظارے

قرآن و حدیث کی روشنی میں فضائل درود شریف اور حیات النبی باتصرف الآن کما کان اور ہر آن مشاہدۂ اعمالِ امت کی حقیقت کے ساتھ درود شریف کا بیان روشن دلائل کے ساتھ پچھلے ابواب میں گزر چکا ہے۔ لیکن عقل تقاضا کرتی ہے کہ درود خوان کی محبتوں کو صدا ملے۔ جس کے ذکر میں محو ہوں۔ اس جانِ کائنات کو تو خبر ہے ہی۔ لیکن امتی کو بھی تو دیدارِ بے حجاب نصیب ہو۔ جس طرح کہ تیسرے باب میں متفق علیہ حدیث مبارک بیان کی گئی ہے، کہ جان جان و جانِ عالمیان حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملیں۔ تو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ملتے ہیں۔ کوئی اور آپ کی مثل خواب میں بھی ممکن نہیں۔

ان گنت خوش نصیب ایسے ہیں کہ جب سوتے ہیں تو قسمت بیدار ہو جاتی ہے۔ درود و سلام کا صلہ ملتا ہے۔ اور عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اختیار و باتصرف ہونے کا اور ہمارے جمیع اعمال پر سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے شاہد اور حاضر و ناظر ہونے کا عملی ثبوت ذیل میں چند واقعات انتہائی معتبر کتب سے نقل کیے جا رہے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر بے اختیار آنکھیں تر ہو جاتی ہیں اور درود و سلام پڑھنے میں ایک نیا ولولہ اور ذوق پیدا ہوتا ہے۔

حضرت علامہ نورالدین سمہودی کی کتاب "الوفا" سے مقربین مصطفےٰ کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرکار مدینہ کا زیارت کرانا اور کرم فرمانے کے چار واقعات

(۱) ابن الجلاء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ آیا اور سخت بھوک لگی تو قبر انور کے پاس آکر درخواست کی کہ حضرت شہنشاہ کونین کا مہمان حاضر ہے اتنے میں مجھ کو نیند آگئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضور پرنور نبی کریم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ایک چپاتی عنایت فرمائی ہے۔ جو میں نے کھانی شروع کی ابھی آدھی کھا چکا تھا کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ جب میں جاگا تو اپنے ہاتھ میں آدھی روٹی کو موجود پایا۔

(۲) ابو الخیر اقطع کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ گیا پانچ دن تک بھوکا رہا آخر پانچ یوم کے بعد دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھ کر کہا کہ حضرت میں تو جناب کا مہمان ہوں۔ یہ کہہ کر قبر انور کے پیچھے سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ دائیں حضرت ابوبکر اور بائیں حضرت عمر اور آپ کے آگے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے۔ انہوں نے مجھے ہلاتے ہوئے فرمایا کہ اُٹھ جناب سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ میں اٹھا۔ اور اپنے رحیم و کریم آقا حضور پرنور۔ نور الانوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک چپاتی دی جو میں نے کھا لی، ابھی آدھی کھائی تھی کہ جاگ پڑا اٹھا تو میرے ہاتھ میں باقی چپاتی موجود تھی۔

(۳) محمد ابن ابی زرعہ شیرازی کا بیان ہے کہ میں اپنے باپ اور عبد اللہ بن حنیف کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ ہم سخت مفلس و قلاش ہو گئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے اپنے والد ماجد سے بھوک کی شکایت کی، چونکہ میں ابھی بچہ تھا اس لیے میری بھوک سے سخت بے تابی دیکھ کر میرے

والد ماجد حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں روضہ شریف پر مراقب ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ علیک وسلّم یاحبیب اللہ ہم سب آپ کے مہمان ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے باپ نے جو مراقبے سے سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ میرے والد ہنس رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مالک ومختار آقا نبی مکرم نور مجسم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میرے ہاتھ میں کچھ نقدی دی ہے۔ یہ کہہ کر جو والد صاحب نے مٹھی کھولی تو ان کے ہاتھ میں روپے موجود تھے۔ اللہ کریم نے ان میں اس قدر برکت ڈالی کہ جب ہم شیراز واپس لوٹے تو وہی ہمارا سرمایہ رہا۔

(۴) علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب "الوفا" فرماتے ہیں کہ میں نے خود شیخ محمد ابن ابی امان سے سُنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں محراب فاطمہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ شریف مکہ بعد زیارت روضۂ اطہر سے واپس لوٹ کر آیا اور بڑا ہشاش بشاش تھا۔ روضۂ اطہر کے خادم شمس الدین صواب نے اس سے پوچھا کہ کیوں ہنس رہے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دربار سیّد دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں اپنی بھوک کی شکایت کی تو رحیم وکریم آقا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھ کو دودھ کا ایک پیالہ پلایا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اور وہ ابھی تک میرے منہ میں موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہتھیلی پر تھوک ڈالا تو وہ دودھ تھا۔

(۵) "اے یحییٰ ابن معین" ہمارا قرب چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو"

حضرت یحییٰ ابن معین محدث جنہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ

احادیث لکھیں، ۲۲۳ھ کو مدینہ منورہ کی حاضری کے بعد مکہ مکرمہ جانے لگے تو پہلی ہی منزل پر جانِ رحمت حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ فرمایا: "ہمارے قرب کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو"۔ واپس مدینہ لوٹ آئے۔ تین دن کے بعد رحلت فرما گئے اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ روز قیامت مدینہ منورہ سے ہی اٹھیں گے زہے نصیب و قسمت اور کرم کی انتہا۔

(۶) دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے مجھ پہ یہ بھی احسان اور انعام ہے کہ اپنے آقا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عالی شان کا حاضر باش ہوں۔ اکثر اوقات یوں ہوتا ہے کہ میرے درمیان اور روضۂ اقدس کے درمیان فاصلہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ میں اپنے ہاتھ کو روضۂ اقدس پر پاتا ہوں اور اس طرح محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرتا ہوں جس طرح اپنے پاس بیٹھے ہوئے سے بات کی جاتی ہے۔

(المنن الکبریٰ مطبوعہ مصر ص ۱۴۲)

(۷) تیونس کے عالم کو حکم "تو نے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کر لیا"

تیونس کے ایک عالم باعمل جن کا نام امین ابوالبرکات بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد (چودہ پشت کے اجداد کا نام محمد ہی تھا) نے مدینہ منورہ میں کافی زمانہ گزارا۔ جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا: "تو نے کس طرح ہماری

جدائی کو پسند کر لیا" چنانچہ مدینہ منورہ سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور اپنا نام عاشق النبی رکھا۔ ۷۴۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہی وصال فرمایا۔ (درر کامنہ ج ۱ ص ۴۳۱)

یہ واقعہ بانی وہابیہ شوکانی نے بھی لکھا ہے اور مزید لکھا ہے کہ تیونس کے والی نے آپ سے وطن آنے کی درخواست کی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر مجھے مشرق و مغرب کی حکومت بھی دی جائے تو سید دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا قرب نہ چھوڑ دوں گا۔ (البدر الطالع ج ۱ ص ۱۶۰)

۸۔ مصر کی عظیم مسجد کے قبلہ کا تعین سرکار اقدس نے خود کر دیا۔

تیسری صدی ہجری میں والی مصر احمد بن طولون نے جب جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو خواب میں سلطان الانبیاء والمرسلین رحیم و کریم آقا حضور پر نور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ تو حضور پر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مسجد کا خط اپنے دست مبارک سے کھینچ کر متعین فرما دیا اور حکم فرما دیا کہ اسی پر قبلہ کا رُخ رکھا جائے۔ صبح کو احمد بن طولون بیدار ہوتے ہی جب اس جگہ پہنچے تو زمین پر اسی طرح خط کشیدہ پایا۔ اسی پر عمارت بنائی جس پر اس زمانے میں ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ آئے اور وہ مصر کی عظیم مسجد ہے۔

(حسن المحاضرہ فی اخبار مصر و قاہرہ صـــ۱۸۱)

۹۔ امام نافع کے مُنہ سے وقتِ قرات خوشبو آنے کی وجہ۔

امام نافع مدنی بھی ہیں۔ حضرت امام نافع ہیں تو اصفہانی الاصل لیکن ساری عمر مدینہ منورہ شریف میں رہے۔ آپ تابعی ہیں۔ صحابہؓ میں سے ابو الطفیل و ابن ابی انس رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔ آپ امام جلیل، ثقہ۔ عابد۔ قاری مقری اور سید الفقرأ

والفقہاء ہیں۔ کیا کہنے کہ روایت کرتے ہیں حضرت فاطمہ بنت علی ابن ابی طالب وزید بن اسلم اور ربیعہ جیسی ہستیوں سے۔ اور قرأت پڑھی ابو میمونہ مولی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نیز ان کے علاوہ ستر تابعین سے قرأت پڑھی۔ جگہ کی تنگی پیش نظر ہے۔ ورنہ جی کرتا ہے کہ دل کھول کر ان عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھا جائے جو علماء آپ کے احوال تفصیل سے پڑھنا چاہتے ہوں، ان کی سہولت کے لیے گزارش ہے کہ یہ کتب ملاحظہ فرمائیں کتاب المعارف ص ۵۸۲ وتہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۰۷، مراۃ الجنان ص ۳۶۸ ج ۱ شذرات ج ۱ ص ۲۷، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۲۴۲، عبرالذہبی ج ۱ ص ۲۵۷، غایۃ النہایہ ج ۲ ص ۳۳۵ ابن خلقان لکھتے ہیں کہ آپ صحابہ کے بعد طبقہ ثالثہ سے ہیں اور امام اہل مدینہ ہیں۔ سب آپکی بارگاہ میں رجوع کرتے الوفیات ج ۵ ص ۳۶۸ آپ فنا فی اللہ وفنا فی الرسول تھے۔ بوقت وصال بیٹوں نے وصیت کی درخواست کی تو تقویٰ اور اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم فرمایا۔ وہ جب تلاوت فرمایا کرتے تھے تو اُن کے منہ سے خوشبو آیا کرتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام الانبیاء حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اُن کے مُنہ میں قرأت فرمائی تھی۔ علامہ شاطبیؒ نے یوں فرمایا ؎

فَاَمَّا الْکَرِیْمُ السِّرِّ فِی الطِّیْبِ نَافِعٌ
فَذَاكَ الَّذِیْ اخْتَارَ الْمَدِیْنَةَ مَنْزِلًا۔

۱۰۔ مشارق الانوار کی حدیثوں کے متعلق حکم

ہندوستان کے جلیل القدر عالم شیخ شمس الدین خواجگی کو حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اقدس کا خواب میں شرف حاصل ہوا، تو آپ نے مشارق الانوار کی احادیث مبارکہ کے متعلق پوچھا تو سرکار نے فرمایا۔ احادیث

مشارق کلھا صحیحۃ مشارق کی سب احادیث صحیح ہیں۔

(نزہۃ الخواطر ج ۳ ص ۶۵)

۱۱۔ حضرت امام احمد بن حنبل کو خوشخبری

ایک دفعہ حضرت امام شافعی نے خواب دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ " اس نوجوان احمد بن حنبل کو خوشخبری دو کہ عنقریب اسے اللہ کے دین کے بارے میں آزمائشوں سے گزرنا ہو گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق کہو پھر اس کے انکار پر اُسے سخت سزائیں دی جائیں گی اور اِن ہی سزاؤں کی جزا میں اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے ذکر کو عام کر دے گا۔

حضرت سیدنا امام شافعی نے مصر سے یہ خواب لکھ کر اپنے شاگرد رشید ربیع کو دے کر امام ابن حنبل کے پاس بغداد بھیجا۔ اس بشارت کو پڑھ کر حضرت امام بن حنبلؒ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنے بدن سے ایک کپڑا اتار کر ربیع کو بطور انعام کے دے دیا۔ (طبقات سبکی ج ۱ ص ۲۰۵)

۱۲۔ حضرت امام مالک کو روزانہ زیارت

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ۔ مدینہ منورہ والوں کے امام عاشق رسول ہیں اگر آداب مدینہ سیکھنا ہوں اور عشق مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا درس لینا ہو تو کوئی آپ کے قدموں میں بیٹھے نہیں تو کم از کم آپ کی حیاتِ طیبہ کا ہی مطالعہ کر لیں۔ آپ کے مقام کو دیکھیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ حضور والا شان آئمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ اگر آپ نے علم حدیث کا سماع کیا تو حضرت

نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت محمد بن المنکدرؒ اور حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی ہستیوں سے اور آپ سے جو آئمہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن جریج واوزاعی وثوری، وابن عینیہ وشعبہ وابن المبارک اور حضرت امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) جیسی پاکیزہ اور نادرِ روزگار ہستیاں ہیں۔ حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں وہ عاشق رسول ہیں۔ وہ امام اہل مدینہ ہیں او دیارِ محبوب کے وہ عظیم المرتبت مودب ہیں اور ہر وقت خاموش رہنے والے حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے پیارے ہیں کہ محبوب کریم نبی رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی پیدائش مبارک سے پہلے ہی اپنے اس پیارے کی شان وعظمت بیان کر دی تھی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسَ اَكْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کو سرپٹ دوڑائیں گے لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (جامع ترمذی جلد دوم ص ۲۴۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

علماء ومجتہدین فنِ حدیث وآئمہ مذاہب کہتے ہیں کہ اس صحیح حدیث مبارک کے مصداق حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت سیدنا امام ترمذی صاحب جامع ترمذی نے حضرت امام بخاری کے استاذ فی الحدیث حضرت امام

عبدالرزاق کا قول درج فرمایا۔ مزید یہ کہ حضرت ابن عیینہ کا قول درج فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امام مالک ہیں۔ کتاب تزیین الممالک بمناقب مالک صہ ۶ پر حضرت حافظ سیوطی قدس سرہٗ نے اس حدیث مبارک کے درج کرنے کے بعد ابن جریج کا قول درج فرماتے ہیں کہ وہ ہستی حضرت امام مالک ہی ہیں۔ امام نووی تہذیب الاسماء ج ۲ صہ ۷۶ پر بھی آئمہ حدیث کی رو سے اس سے مراد حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی لیتے ہیں۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ لیکن علمت ما فی السموٰت و ما فی الارض[۱] کی شان والے نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے ہی ارشاد فرمادیا۔ اس ہستی کی کیا شان کہ جس کے علم کی شان فخریہ پیشگوئی کے طور پر حضورِ پُرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود فرمادیں کہ ان سے بڑا عالم روئے زمین پر کوئی نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس حدیث مبارک سے حضور اقدس کا علم ما فی الارحام، پھر امام مالک کی پیدائش کا علم پھر جوانی کا علم پھر امام مالک کے علم حاصل کرنے کا علم اور پھر مسند مسجد نبوی پر بیٹھنے والے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے جمیع احوال کا علم تقریباً سو سال پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے تسلیم کرنا پڑے گا۔

ابن مہدی کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری امام فی الحدیث ہیں امام فی السنۃ نہیں۔ حضرت اوزاعی امام فی السنۃ ہیں لیکن امام فی الحدیث نہیں۔ قربان جائیں حضرت امام مالک بن انس کہ حدیث و سنت کے جامع امام ہیں۔

آپ کے علم کا مقام و شان کیا بیان کریں۔ ایک اور عاشق صادق محمد بن رمح کہتے ہیں کہ

---

[۱] حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ہر چیز کا مجھے علم ہوگیا۔" (ترمذی، مشکوٰۃ)

میری زندگی کی چالیسویں بہار تھی میں سویا تو قسمت بیدار ہو گئی حضور پُر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال جہاں آراء کی زیارت ہوئی میں نے ایک مسئلے کے بارے میں عرض کیا جو کہ امام مالک اور حضرت لیث کے درمیان مختلف فیہ تھا۔ اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حق کدھر ہے؟

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالِكٌ مَالِكٌ وَرِثَ جَدِّیْ یَعْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے مالک۔ مالک اور مالک کی طرف حق ہے جو میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وارث ہے۔

(اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل ص۱۷۱)

اللہ! اللہ! یہ وہ ہستیاں ہیں کہ آج ہمیں جن کے علم کی روش اپنانا ہو گی۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں آیا کہ میں نے علم حاصل کرنا ہے۔ فرمایا تعلم الادب قبل ان تتعلم العلم یعنی فرمایا علم حاصل کرنے سے پہلے ادب سیکھو میرے استاد محترم جناب غلام حسین واصف کنجاہی مرحوم ومغفور مدفون حضرت کیلیانوالہ شریف در قدمین اعلحضرت قدس سرہٗ تاجدار حضرت کیلیانوالہ شریف نے اسی فرمان کی کیا خوب ترجمانی کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

نبیؐ کی محبت کی ہر درس گاہ میں

سکھاتے ہیں پہلے ادب کا قرینہ

لیکن افسوس صد افسوس! آج جو درس وتدریس کے شعبے کی حالت ہے اس میں انگریزی طرز تعلیم کی تباہی میں تو پہلے ہی شبہ نہ ہے۔ بلکہ اس کے موجدین نے تو خود اس تعلیم کی تباہی کا منظر کھینچا ہے۔ جارج برنارڈ شا اپنے ایک ڈرامہ BACK

TO MATHUSALEH کے پیش لفظ میں لکھتا ہے۔

"ہماری تعلیم سکولوں اور کالجوں میں جلیل القدر فاتحوں۔ قزاقوں۔ سرمایہ داروں اور کامیاب تاجروں کو اس شکل میں پیش کرتی ہے کہ گویا وہ قابل تقلید ہیں"۔

ایک اور مغربی مفکر ALDOUS HUXLEY اپنی کتاب AND SANDMANS میں مغربی تعلیم کے بارے میں لکھتا ہے۔ (یاد رہے یہ کتاب دوسری جنگ عظیم سے پہلے لکھی گئی)

"اس تعلیم سے مختلف اقوام پہلے سے زیادہ مستعدی اور کوشش کے ساتھ منظم طور پر قتل و خونریزی کے لیے تیار ہو رہی ہیں۔ انسانیت کا جذبہ حیوانیت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ظالموں اور جابروں اور آہن دستوں کی پرستش کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ بین الاقوامی سیاسیات میں زندگی عدم دیانت اور آدمیت سوز اخلاق کے نمونے نظر آرہے ہیں۔ اور یہ ہماری تعلیم کے اثرات ہیں"۔

موجودہ حیا سوز تعلیم کا منظر تو مغربی مفکرین کے اپنے قلم سے آشکار ہو چکا لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ملکی سطح پر دینی تعلیمی اداروں کی کیا صورتحال ہے وہاں بھی نور علم پھیلانے کی بجائے عالم و مناظر اور مباحث تیار کرنے پر ہی کام ہو رہا ہے جو حرص و ہوا اور فخر و تکبر کے مجسمے ہوتے ہیں۔ میرے آقا و مولا حضور شمس العارفین، سراج السالکین، غوث الاغیاث مراد حضور شیر ربانی رضی اللہ عنہ اعلیٰ حضرت پیر کیلانی حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت پیر سیدنا نور الحسن شاہ صاحب بخاری تاجدار آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ارشاد فرماتے ہیں:

"ہیہات، آجکل تو معاملہ الٹ ہو رہا ہے۔ عمل صالح تو در کنار، علم کے حصول میں نیت ہی درست نہیں ہوتی۔ عالم اور مناظر و مباحث بننے، فخر اور تکبر کی دستار باندھنے، حصول دنیا کا ذریعہ بنانے کے لیے عمر ضائع کر بیٹھتے ہیں اور فقط اسی بافت و یاب کو معراج کمال سمجھ لیتے ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ صرف اسی پر ہی بس نہیں ہے۔

اولیاء اللہ اور انبیائے کرام کے علم کو بھی اسی پر حصر کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو ان سے اکمل و افضل جانتے ہیں[1] اور اپنے زعمی مراتب کی وجہ سے جہالت کے دریا میں ایسے مستغرق ہوئے ہیں کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ سے سر نکالنا ناممکن ہو گیا ہے۔ (الامان)

(کتاب مبارک "الانسان فی القرآن" صا۱۴۱)

کاش! کہ ہمیں عالمِ مدینہ، مصداق حدیث ترمذی فلا یجدون احداً اَعْلَمُ مِنْ عالِمِ المدینۃ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی علم کی روش نصیب ہو۔ کہ آپ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنے سے پہلے ادب سیکھو۔ ایک اور مقام پر ابن وہب کی روایت سے حضرت امام مالک کا قول نقل کیا گیا ہے۔ قال مالک اَلْعِلْمُ نُوْرٌ یَجْعَلُہُ اللّٰہُ حَیْثُ یَشَآءُ لَیْسَ بِکَثْرَۃِ الرِّوَایَۃِ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علم ایک نور ہے۔ اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے اسے رکھتا ہے اور یہ علم محض کثرتِ روایت سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔"

تکبر و رعونت سے بھرے ہوئے علماءِ سو کے لیے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ اپنے دور کی اعلم یعنی سب سے زیادہ عالم شخصیت کے تقویٰ اور احتیاط کا عالم یہ ہے کہ ہیثم بن جمیل کہتے ہیں میں امام مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے اڑتالیس ۴۸ مسئلے پوچھے ان میں بتیس مسئلے وہ تھے جن پر حضرت امام مالک نے فرمایا لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا۔

یہ عجز اس عاشق صادق میں محبتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے پیدا ہوا۔ اور درود و سلام کا وظیفہ نورانیت ازلی کا سبب بنا۔ محبتِ مدینہ منورہ کا یہ عالم کہ پوری زندگی سوائے ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف کے مدینہ

---

[1] یاد رہے آپکی یہ گفتگو علماء سوء کے بارے میں ہے ...

منورہ سے جدائی گوارا نہ کی۔ پوری زندگی مدینہ منورہ کی گلیوں کے درمیان نہ چلے کہ کہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لگے ہوئے قدم مبارک کوں پر میرا قدم نہ آجائے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ آپ ظاہر دورِ نبوت کی ایک بوسیدہ، شکستہ کچی دیوار سے اپنے سینے مبارک کو رگڑ رہے ہیں۔ سوال کرنے پر فرمایا اس دیوار کی خوش قسمتی ہے کہ اس پر پیارے مصطفےٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوے پڑے۔ نورانیت مصطفےٰ کے اثرات اس میں تاابد روشن رہیں گے۔ ان انوار و برکات سے اپنے جسم خاکی میں تمسک و تبرک حاصل کر رہا ہوں۔ اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا تو تشریف لاتے۔ اگر سائل نے مسئلہ پوچھنا ہوتا تو فوراً جواب ارشاد فرما دیتے لیکن اگر وہ سماع حدیث مبارک کے لیے آتا تو فرماتے ساتھ والے کمرے میں تشریف رکھو۔ پھر آپ غسل فرماتے۔ اعلیٰ کپڑے زیب تن فرماتے، خوشبو لگاتے۔ آپ کے لیے ایک خوشبو بھرا منبر بچھایا جاتا۔ اور اس ذوق و عشق سے حدیث مبارک کا درس مبارک شروع کرتے کہ جو بیان سے باہر ہے۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ قرأتِ حدیث مبارک شروع کی۔ کہ ایک سُرخ بچھو نے آپ کی پشت مبارک پر ڈنگ لگایا۔ آپ کا رنگ متغیر ہوا۔ شدتِ درد کا احساس چہرے سے نمایاں ہو رہا تھا۔ لیکن آپ نے حدیث مبارک منقطع نہیں کی۔ بچھو نے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ سولہ ڈنگ لگائے۔ قریب تھا کہ جان جانِ آفرین کے سپرد کر دیتے لیکن ادب و تعظیم مصطفےٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ حدیث حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وبارک وسلم کا مبارک کلام ہے اس کو منقطع نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ درسِ حدیث مبارک ختم ہوا۔ نشست گاہ سے اٹھے۔ کپڑے کو جھاڑا۔ بچھو باہر نکلا جسم مبارک پر سولہ ڈنگ گنے جا سکتے تھے۔ اللہ! اللہ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ کی سرزمین۔ قرب مصطفےٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب اور امام موصوف کے

لبوں پر ہر وقت درود و سلام جاری رہتا، یا مصطفٰے یا مصطفٰے کہتے ہوئے سونے والوں کو کریم آقا پھر کیوں نہ شرفِ دیدار عطا فرمائیں۔

رَوٰی اَبُوْنُعَیْمٍ بِاِسْنَادِہٖ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ مَا بِتُّ لَیْلَۃً اِلَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: حافظ ابونعیم اپنی اسناد سے مثنیٰ ابن سعد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سنا فرماتے تھے۔ کوئی رات ایسی نہیں گذرتی کہ جس رات مجھے حضور پُر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوتی ہو (اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل ص ۱۷۱، تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۳۷)

۱۰۔ حضرتِ امیر معاویہ کے بارے معمولی لغزش پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنبیہ فرمانا

اس دورِ پُر فتن میں دیگر کئی فتنوں کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کا فتنہ بھی سر اٹھا رہا ہے میرے شیخ کامل مرشد برحق حضور قبلہ عالم الحاج حضرت پیر السید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف اکثر یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے معمولی لغزش پر خود بنفس نفیس خواب میں تنبیہ فرمائی۔ اکثر کتابوں میں یہ واقعہ چھپ چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اکثر لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی اور گستاخی
کے دروازہ سے بدعت رفض میں داخل ہوتے ہیں۔ ہاں۔ جس پر خدا تعالیٰ
رحم و کرم فرمادے تو اس کو تنبیہہ ہو جاتی ہے اور توبہ کی توفیق نصیب
ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قبلۂ عالم حضور والد ماجد صاحب عرس رحمۃ اللہ علیہ کے
وصال مبارک کے چند ماہ بعد کی بات ہے۔ کہ ایک بیلی نے جنگ صفین
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے
جنگ کرنے کا ذکر کیا تو میں نے بھی نسبی حمیت کے جذبہ کے تحت حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ ناپسندیدگی کے الفاظ کا اظہار کیا
منہ سے الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ یک لخت طبیعت منقبض ہوگئی اور باطن
کا سرور اور کیف بے کیفی اور بے لذتی کے ساتھ تبدیل ہوگیا اور اسی
پریشانی کے عالم میں توبہ اور استغفار کرنا شروع کیا۔ رات کو جب نیند
آئی تو عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور قبلۂ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی
بیٹھک شریف میں بیٹھا ہوں۔ تو رحمتِ عالم نور مجسم سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف
فرما ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گلے میں تلوار لٹک رہی ہے۔ حضرت
علی رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے
گزر کر میرے پاس تشریف لائے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی
طرف اشارہ کر کے مجھے فرمایا کہ ان کے متعلق تو نے ایسے الفاظ کیوں
کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

تو نے یہ لفظ کیوں کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ غلطی ہو گئی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے توبہ استغفار کرنی شروع کی۔ چنانچہ اسی دوران حضور قبلۂ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی کئی بار زیارت بھی نصیب ہوئی۔ تاہم طبیعت کی بے چینی دور نہ ہوئی۔ انہی ایام میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مرشد حقانی حضرت قبلہ شیر ربانی سرکار اعلیٰحضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ میں بھی حاضر ہوں۔ چند اور بیلی بھی آپ کے پاس حاضر ہیں۔ سامنے دریا ہے جو کہ کناروں تک بھرا ہوا ہے۔ حضور قبلہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریا کس طرح پار کریں گے۔ میں نے عرض کیا حضور میں تیرنا جانتا ہوں آپ میرے کندھے پر سوار رہیں میں تیر کر دریا پار کر لوں گا۔ چنانچہ جناب نے میری درخواست منظور کر لی، اور دریا میں اُترنے کے لیے جو گزرگاہ بنی ہوئی ہے میں اس میں بیٹھ گیا اور حضرت شیر ربانی سرکار شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ پر سوار اس طرح ہوئے کہ جناب کا دایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے دائیں حصہ پر اور جناب کا بایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے بائیں حصے پر اور میں نے اپنے ایک ہاتھ سے جناب کو تھاما ہوا ہے اور دوسرے ہاتھ سے تیر رہا ہوں۔ اور جناب نے میرا سر پکڑا ہوا ہے۔ جب نصف دریا کے قریب ہم پہنچے تو حضور قبلہ عالم شیر ربانی نے فرمایا لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی تجھ پر ہی ہے۔ میں نے عرض کیا جناب کی دعا کی ضرورت ہے۔ پھر کوئی فکر نہیں۔ چنانچہ اسی حال میں دریا عبور کیا۔ ان تمام زیارتوں

اور بشارتوں کے باوجود دل میں ایک بات بیٹھ گئی تھی کہ تنبیہہ کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لائے تھے۔ لہٰذا یقینی معافی اس وقت ہوگی جب سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے جمال باکمال سے نواز دیں گے۔ چنانچہ ایک رات سویا تو قسمت جاگ اٹھی مکۃ المکرمہ میں حرم کعبہ شریف میں حضور پُرنور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آغوشِ مبارک میں لیے کمال رحیمی کریمی سے بغل گیر رہے۔ اور پھر اسی حالت میں سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے مجھے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفقت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا آؤ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں۔ عصر کی جماعت تیار تھی۔ اس طریقے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرفِ زیارت سے نوازا۔

اور بے سکون دل کو سکون اور قرار کی دولت سے مالا مال کیا۔ تب جا کر مجھے اطمینان ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں جو معمولی سی نامناسب بات میں نے کی تھی آج اس کی معافی ہوگئی ہے۔

باب پنجم

درود شریف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے دلائل

صحابہ کا منقول درود وسلام الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہے۔

دلیل نمبر ا - یہ درود شریف پڑھنا جمیع صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابہ کرام جب بھی اپنے محبوب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوتے تو انہی الفاظ سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی ظن، خیال اور محض عقلی قیاس سے ثابت نہیں بلکہ نقل سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہی درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے تھے۔

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ، نسیم الریاض شرح شفا میں درج فرما

رہے ہیں۔

وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَحِيَّتِهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اور منقول ہے کہ (تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں سلام اس طرح عرض کرتے۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ۔

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ج ۳ ص ۴۵۴)

دلیل نمبر ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک اور صلوٰۃ وسلام بھی یہی ہے۔

وہابیوں نجدیوں کا ماہنامہ "حرمین" جہلم جنوری ۱۹۹۲ء صفحہ نمبر ۲۰ پر جلی سرخی "قبر پر کھڑا ہو کر کیا پڑھا جائے" کے تحت رقمطراز ہے۔

"حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ وہ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کرتے تھے۔"

دلیل نمبر ۳

ابن تیمیہ کے نزدیک اس درود پر اجماعِ صحابہ ہے

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی اپنی کتاب رحمتِ کائنات ص ۳۰۵ پر لکھتے

ہیں "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ دور سے کہتے ہیں کوئی حرج نہیں بلکہ عبداللہ بن عمر جیسے صحابی بھی سفر سے واپس آتے تو روضہ انور پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ کام دیکھا مگر انکار نہ کیا اس لیے اس امر پر اجماع صحابہ کرام ہو گیا ص۳۰۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طریقہ صلوٰۃ سلام صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ سب صحابہ کا تھا اور ابن تیمیہ نے وضاحت کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ صلوٰۃ وسلام لکھنے کے بعد لکھا وَھٰکَذَا کَانَ الصَّحَابَةُ یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ" اور اسی طرح جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا کرتے۔

درسائل ابن تیمیہ ج۱۶ ص۳۹۰ مطبوعہ مصر، رحمت کائنات ص۲۱۳)

محدثین کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھنا۔

دلیل ۴ ! یہ وہ درود شریف ہے جسے محدث نبہانی نے سعادۃ الدارین ص۲۶۰ مطبوعہ بیروت پر تو مختلف صیغوں میں بیان فرمایا ہے۔ مزید یہ کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نے افضل الصلوٰۃ ص۱۴۲،۱۴۳،۱۸۲ پر بھی مختلف صیغوں سے اسے درج فرمایا ہے۔

دلیل ۵ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ وہ درود شریف ہے جو مفسر قرآن علامہ سید اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح البیان ج۷ ص۲۳۶ پر چالیس مختلف صیغوں سے درج فرمایا ہے۔

دلیل نمبر ۶ محدث ابن جوزی لکھتے ہیں :

"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وہ درود شریف ہے جو بارگاہِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے لیے بہترین

انتخاب ہے (مولد العروس ص۴۷)

دلیل نمبر ۷ : علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں۔

" قرون اولیٰ اور اس کے بعد بھی " الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا کوئی منکر نہ تھا۔ (فتح القدیر جلد اول ص۸۲)

دلیل نمبر ۸ : شارح جلالین شریف امام سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ متوفی ۱۲۰۴ھ

جن کی کنیت ابو داؤد اور اسمِ گرامی سلیمان بن عمر بن منصور ہے۔ مصر کے مشہور مفسر فقیہہ اور علامہ ہیں (معجم المؤلفین ج ۴ ص۲۷۱) آپ کے اس مختصر تعارف کے ساتھ آپ کی ایمان افروز عبارت ملاحظہ ہو۔

" حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ مبارکہ میں اذان کے بعد اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ التزام کے ساتھ اور خاص اہتمام کے ساتھ کہا جاتا تھا۔ جو ہمیشہ سے اب تک چلا آرہا ہے۔" (فتوحات الوہاب ج ۱ ص۳۱)

یاد رہے کہ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ مبارکہ میں اذان کے بعد التزام سے درود شریف پڑھنا کوئی بدعت سیئہ نہ تھی بلکہ صحیح مسلم شریف کی اس صریح حدیث مبارک پر اہتمام کے ساتھ عمل تھا جس میں حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ ...... حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ: جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہے وہی تم بھی کہتے جاؤ۔ اذان

کے بعد پھر مجھ پر درود شریف پڑھو، اور پھر اس کے بعد میرے مقام وسیلہ کے لیے دعا مانگو (یعنی اللّٰھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ.... الخ جس نے ایسا کیا اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کا مختصر تعارف دیوبندیوں کی زبانی

دیوبندی محقق علامہ ابوالحسن ندوی اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت" جلد اوّل میں جابجا حضرت سلطان موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں رطب اللسان ہیں :-

"سلطان صلاح الدین ایوبی کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستقل معجزہ اور اسلام کی صداقت و ہدایت کی روشن دلیل ہے" ص ۲۴۱

پھر لکھتے ہیں :

"سلطان نہایت صحیح العقیدہ اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھے آپ کے دور ہی میں مصر سے شیعیت اور رفض کے ختم ہونے سے سنت کو فروغ حاصل ہوا۔ اور جابجا مدارس اسلامیہ قائم ہوئے جہاں علمائے سنت علوم دینیہ کی تعلیم دیتے تھے۔ (تاریخ دعوت وعزیمت جلد اول ص ۲۵۴، ۲۶۴"

دلیل نمبر ۹ : علامہ شامی فرماتے ہیں :-

"دمشق میں باقی نمازوں کی اذانوں کے بعد اور جمعہ کے دن جمعہ کی اذان سے قبل حضور پُرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ جسے یہاں کی اصطلاح میں "تذکیر" کہا جاتا ہے (یعنی یاد دلانا کہ غافل دلو! اپنے آقا پر درود شریف پڑھو) (فتاویٰ شامی جلد دوم ص ۳۹)

دلیل نمبر ۱۰

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمہ جلد اوّل ص ۸۷

موذن مصر میں روافض کی حکومت کے دوران اذان کے بعد خلیفہ اور اسکے وزیروں پر سلام پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ فوت ہوا۔ اور اس کی بہن تخت نشین ہوئی تو موذن اس حکمران عورت اور اس کے وزیروں پر سلام بھیجتے تھے۔ جب ملک عادل سلطان صلاح الدین ایوبی نے عنان حکومت سنبھالی تو اس بدعت کی بجائے موذنوں کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ و سلام الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کریں اور شہریوں اور دیہاتیوں کے نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین"۔

دلیل نمبر ۱۱

محدث حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بعینہٖ حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ پاک میں اذان کے بعد درود و سلام کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔

"اذان کے بعد الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کے متعلق درست قول یہ ہے کہ یہ اچھا کام ہے اور اس کے کرنے والے کو حسنِ نیّت کی بناء پر ثواب ملے گا" (القول البدیع ص ۱۹۳ مطبوعہ مدینہ منورہ شریف)

دلیل نمبر ۱۲

حضرت امام فخر الدین رازی نے حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل

الخلق بعد از انبیاء کے جنازہ مبارکہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روضۂ انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کا منظر یوں بیان فرمایا ہے۔

"صحابہ کرام نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ یہ ابوبکر دروازے پر حاضر ہیں۔ فوراً دروازہ کھل گیا اور آواز آئی دوست کو دوست سے ملا دو"۔

(تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۵)

دلیل نمبر ۱۳

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے سے چودہ سو اولیاء کی ولایت سے حصہ ملتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۲۴ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہے اگر اس کی کیفیت درج ذیل ہو جائے۔ بلفظہ

"ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آں مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد کی نصیب یابد"۔

ترجمہ: فرمایا کہ جو خشوع و خضوع کے ساتھ اس درود شریف کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے تو اس کی برکت و صفائی کا وہ خود مشاہدہ کرلے گا اور چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ پالے گا۔

آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید علی کبیر ہمدانی قدس سرہٗ العزیز بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں حضور پُر نور نبی کریم رؤف و رحیم رحمۃ اللعالمین سلطان الانبیاء والمرسلین باعثِ تخلیقِ آدم و بنی آدم صلّی اللہ علیہ حبیبہ محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلّم نے اپنے جمال جہاں آراء سے راحت بخشی اور

خواب میں زیارتِ اقدس ہوئی تو آپ نے حکم فرمایا کہ اورادِ فتحیہ پڑھا کرو۔

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ تمام سلاسل کے اولیاء اللہ بالخصوص ہمارے آقا و مولا حضور اعلیحضرت شیرِ ربانی شرقپوری قدس سرہٗ العزیز کے وظائف میں ہمیشہ سے اورادِ فتحیہ شامل رہے ہیں اور اورادِ فتحیہ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کئی صیغوں سے درج ہے۔

اس درود شریف پر معترضین (دیوبندیوں ۔ وہابیوں کے کچھ حوالے

دلیل نمبر ۱۴

تمام دیوبندیوں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ضیاء القلوب صد ۸۳ پر فرماتے ہیں۔

"جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ عشاء کی نماز کے بعد پاک وصاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہ الٰہی میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات و وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں۔ اور دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ اور دل پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہو گا۔" بلفظہٖ

دلیل نمبر ۱۵

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ہی فیصلہ ہفت مسئلہ صد ۱۳ پر بھی درود شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بطور وظیفہ لکھا ہے۔

دلیل نمبر ۱۶

مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بصیغہ خطاب۔ میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔ (امداد المشتاق ص ۵۹)

اشرف علی تھانوی نے ہی اپنی کتاب شکر النعمۃ میں لکھا۔

"یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص ۱۸)

دلیل نمبر ۱۷

مولانا حسین احمد کی تحریر

"وہابیہ عرب کی زبان۔ سے بارہا سنا گیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب سے پیش کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ ندا ہی کیوں نہ ہوں کو مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۵)

دلیل نمبر ۱۸

مولانا محمد ذکریا سہارنپوری اپنے تبلیغی نصاب کی کتاب فضائل درود شریف

ص۲۸ پر لکھتے ہیں" بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یارسول اللہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی اللہ اور اسی طرح آخر تک۔ السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

دلیل نمبر ۱۹

غلام اللہ خان آف راولپنڈی کی تحریر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اگر بطور درود شریف پڑھے اور عقیدہ درست رکھے تو جائز ہے (تعلیم القرآن ستمبر ۱۹۶۰ء)

دلیل نمبر ۲۰

غلام اللہ پنڈی والے کے استاد مولوی حسین واں بھچروی کی تحریر

مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی کا استاد مولوی حسین علی واں بھچروی اپنے پیر کے مبشرات میں ذکر کرتا ہے کہ: "انہوں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ سے بارگاہِ محبوبی میں سلام عرض کیا۔ (مبشرات بلغتہ الحیران ص۸)

نوٹ: ان درج بالا حوالہ جات نمبر ۱۴ تا نمبر ۲۰ کو پڑھ کر تمام دیوبندی مکتبہ فکر سے ہماری مخلصانہ گزارش ہے کہ دیوبندی اکابر کی یہ تحریریں اپنی تفسیر آپ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا ابہام نہیں۔ اپنی عبارت اور اپنی مراد میں ہر لحاظ سے واضح ہیں۔ لہذا ان عبارات کو پڑھنے والا خود بھی اور دوسرے ہم مکتب فکر بھائیوں کو بھی دعوت عمل دے۔ کہ وہ کثرت سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا کریں تاکہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت نصیب

ہو۔ اور جن کی قسمت میں حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش ہی نہیں ہمارا انکی طرف روئے سخن ہے ہی نہیں، ہمارا کام تو تبلیغ و ترویج درود شریف مخالفین کی اپنی کتب سے کرنے سے مقصود صرف اتمام حجت کرنا ہے۔

دلیل نمبر ۲۱

اگرچہ یہ حوالہ پہلے بھی درج ہو چکا ہے لیکن غیر مقلدین کے لیے اسے دوبارہ درج کر رہے ہیں۔

سرخیل وہابیہ ماہنامہ "حرمین جہلم جنوری ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۰ پر رقمطراز ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا کرتے"۔

دلیل نمبر ۲۲

وہابی جو پاکستان میں سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے خود کو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے عوام یا کم علم نیم حکیم یا یک چشم جہلاء کا نہیں بلکہ اس فرقے کے جو علماء ہیں ان کا تو اب اس بات پر اتفاق اور تقریباً اجماع ہو چکا ہے کہ الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ درود شریف ہی ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وہابی اہل حدیثوں کے عظیم عالم اور فقیہہ مولوی ابو الحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامع سعیدیہ خانیوال نے کئی جلدوں میں "فتاویٰ علماء اہلحدیث" مرتب کیا ہے جس کے ورق اول پر پاکستان بھر کے ایک سو چھتیس وہابی علماء نے اس کی تصدیق و تائید کی ہے۔ اس فتاویٰ علماء اہلحدیث" جلد ۹ صفحہ ۱۵ پر پہلے ہی سوال کے جواب میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود شریف لکھا گیا ہے اور ان الفاظ سے انہوں نے روضۂ انور حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام

عرض کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔"

اس عبارت سے تین باتیں ثابت ہوئیں:۔

(۱) یہ کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ کو وہابی علماء نے درود تسلیم کرلیا۔ تب ہی لکھا۔ کہ "روضے پر اس طرح درود پڑھنے میں ..... الخ

(۲) روضۂ انور خاص مقامِ قرب پر حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کی وہابی علماء نے اپنے ماننے والوں کو "کوئی حرج نہیں" کے الفاظ کے ساتھ اجازت عام دی۔

(۳) اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کی عبارت سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا فی نفسہٖ درود ہونا اور پڑھنا ثابت ہوگیا تو بدعت اور نیا درود ہونے کا الزام خود بخود ختم ہوگیا۔

اندازہ کریں کہ یہ وہ عبارت ہے کہ جس پر ملک کے نامور ایک سو چھپن علماء اہل حدیث متفق ہیں اور یہ اُن کی زبانی نہیں بلکہ سوچی سمجھی اور تحریری رائے ہے جو انہوں نے اہل حدیثوں کے لیے لکھی ہے۔ لہذا قارئین سے میری گذارش ہے کہ وہ اہل حدیث کہلانے والوں کو حرمین جنوری ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۰، اور فتاویٰ علماء اہلحدیث جلد ۹ ص ۱۵ والے یہ دو حوالے ضرور دکھائیں اور اگر کوئی اہل حدیث کہلانے والا یہ حوالے پڑھے تو آج کے بعد اس درود مبارک جو کہ صحابہ والا درود ہے پر زبان طعن دراز نہ کرے ورنہ حجت تمام ہونے کے بعد حق قبول نہ کرنے والا روزِ قیامت خود جواب دہ ہوگا۔

اذان کے بعد درود وسلام کا ثبوت

اذان کے فوراً بعد درود وسلام پڑھنے پر صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک موجود ہے جسمیں اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر پھر مروجہ دعا اللّٰھم ربّ ھٰذہ الدعوۃ .....الخ پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کے بعد اس پر اعتراض کی گنجائش ہرگز ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ جمیع اہل اسلام کا قبل و بعد اذان درود وسلام پڑھنا اپنے آقا سے محبت کی دلیل ہے۔ آیئے اس کا تاریخی نقطہ نظر سے بھی جائزہ لیں تاکہ اس درود وسلام پر بدعت کا لیبل چسپاں کرنے والوں کو کم از کم معلوم ہو جائے کہ ان کے فتویٰ کی زد میں کتنے اہل سلام آتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس تاریخی جائزے کے بعد ہم خود مودودی اور دیوبندی علماء کی بدعت کے متعلق گفتگو درج کریں گے جس سے پتہ چلے گا کہ اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں (یاد رہے علامہ سخاوی نے ۹۰۲ھ میں وصال فرمایا)

"مؤذنوں نے جمعہ اور مغرب کے علاوہ فرائض کی تمام اذانوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ وہ ان نمازوں میں صلوٰۃ وسلام کو اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں صلوٰۃ وسلام بالکل نہیں پڑھتے کیونکہ اس کا وقت تنگ ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء سلطان ناصر الدین ابو المظفر یوسف بن ایوب کے زمانہ میں ہوئی۔ اس سے پہلے جب حاکم ابن العزیز کو قتل کیا گیا تھا تو ابن العزیز کی بہن جو بادشاہ کی بیٹی تھی اس نے حکم دیا کہ اذان کے بعد اس کے بیٹے ظاہر پر سلام پڑھا جائے جس کی یہ صورت تھی "السّلام علی الامام الظاھر" پھر اس کے بعد یہ طریقہ اس کے خلفاء میں جاری رہا تا آنکہ سلطان صلاح الدین نے اس کو ختم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے گا۔ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے

ہیں اب سوال یہ ہے کہ یہ مستحب ہے؟ مکروہ ہے؟ بدعت ہے؟ یا جائز ہے، تو اس کے استحباب پر اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا گیا ہے۔

(ترجمہ: "نیکی کے کام کرو۔" اور یہ بات واضح ہے کہ صلوٰۃ وسلام عبادت کے قصد سے پڑھا جاتا ہے، خصوصاً جب اس کی ترغیب میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ علاوہ ازیں اذان کے بعد دعا کرنے اور تہائی رات کے اخیر میں دعا کرنے کی فضیلت میں بھی احادیث ہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور اس کے فاعل کو حسنِ نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔

(القول البدیع ص ۱۹۲، ص ۱۹۳ از حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی)

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے: حضرت امام سخاوی متوفی ۹۰۲ ہجری نے آج سے پانچ سو سال قبل اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام کو بدعتِ حسنہ قرار دیا ہے۔ ہم بدعتِ حسنہ کی تائید خود معترضین کی عبارات سے پیش کر رہے ہیں۔

بدعت اور بدعتِ حسنہ کا تجزیہ مودودی کے قلم سے

غلافِ کعبہ کی نمائش کے سلسلے میں مودودی موصوف بانی امیر جماعتِ اسلامی (جو درحقیقت جماعت مودودی ہے کیونکہ اس جماعت کے نزدیک اسلام کی ہر وہ تعبیر ہی درست ہے جو ان کے بانی مودودی نے کی ہے) پر اعتراض کیا گیا کہ غلافِ کعبہ کی نمائش و زیارت اور اسے جلوس کے ساتھ روانہ کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ حضور پرنور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافتِ راشدہ کے دور میں کبھی ایسا نہیں کیا گیا۔ حالانکہ غلاف اس زمانے میں بھی چڑھایا جاتا تھا۔ تو مودودی اس کا جواب یوں لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ایشیا لاہور جلد ۲ شمارہ نمبر ۱۸، ۴ رمئی ۱۹۸۰ء

"کسی فعل کو بدعتِ مذمومہ قرار دینے کے لیے صرف یہی بات کافی نہیں ہے

کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا تھا۔ لغت کے اعتبار سے تو ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لیے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو جو شریعت کے کسی حکم یا قاعدے سے متصادم ہو۔ جس سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنا یا کوئی ایسی مضرت دفع کرنا مقصود نہ ہو جس کا شریعت میں اعتبار کیا گیا ہے جس کا نکالنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادعا کے ساتھ لازم کرے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے۔ یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بنا پر کہ فلاں کام حضور کے زمانے میں نہیں ہوا۔ اسے "بدعت" یعنی ضلالت نہیں کہا جا سکتا۔ بخاری نے کتاب الجمعہ میں چار حدیثیں نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ عہدِ رسالت اور عہدِ شیخین میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی تھی۔ حضرت عثمان نے اپنے دور میں ایک اذان کا اور اضافہ کر دیا لیکن اسے بدعت ضلالت کسی نے بھی قرار نہیں دیا بلکہ تمام امت نے اسی نئی بات کو قبول کر لیا۔ بخلاف اس کے انہی حضرت عثمان نے منیٰ میں قصر کرنے کی بجائے پوری نماز پڑھی تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر صلوٰۃ ضحیٰ (نماز چاشت) کے لیے خود بدعت اور احداث کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اَحْسَنَ مَا اَحْدَثُوْا (یہ ان بہترین نئے کاموں میں سے ہے جو لوگوں نے نکال لیے ہیں۔ بِدْعَۃٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَۃ۔ یعنی بدعت ہے اور اچھی بدعت ہے۔ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْھَا یعنی لوگوں نے کوئی ایسا نیا کام نہیں کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ پسند ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کے بارے میں وہ طریقہ جاری کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نہ تھا۔ وہ خود اسے نیا کام کہتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ یہ اچھا نیا کام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجرد نیا کام ہونے

سے کوئی فعل بدعت مذمومہ نہیں بن جاتا بلکہ اسے بدعت مذمومہ بنانے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ امام نووی شرح مسلم کتاب الجمعہ میں کل بدعۃ ضلالۃ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ بدعت (یعنی باعتبار لغت نئے کام) کی پانچ قسمیں ہیں۔ ایک بدعت واجب ہے دوسری بدعت مندوب ہے (یعنی پسندیدہ) ہے جسے کرنا شریعت میں مطلوب ہے۔ تیسری بدعت حرام ہے، چوتھی مکروہ ہے اور پانچویں مباح ہے۔ اور ہمارے اس قول کی تائید حضرت عمر کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے نماز تراویح کے بارے میں فرمایا۔

علامہ عینی عمدۃ القاری (کتاب الجمعہ) میں عبد بن حمید کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ "جب مدینہ شریف کی آبادی بڑھ گئی اور دور دور مکان بن گئے تو حضرت عثمان نے دوسری اذان کا یعنی جو اب جمعہ کے روز سب سے پہلی دی جاتی ہے کا حکم دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا مگر منیٰ میں پوری نماز پڑھنے پر اعتراض کیا گیا۔

علامہ ابن حجر فتح الباری کتاب التراویح میں حضرت عمر کے قول نعمت البدعۃ ھذہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں"۔ بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو کسی مثال سابق کے بغیر کیا گیا ہو۔ مگر شریعت میں یہ لفظ سنت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے اور اس بنا پر بدعت کو مذموم کہا گیا ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ جو نیا کام شرعاً مستحسن کی تعریف میں آتا ہو وہ اچھا ہے اور جو شرعاً برے کام کی تعریف میں آتا ہو، وہ برا۔ ورنہ پھر مباح کی قسم سے ہے"۔

(ایشیا لاہور جلد ۲۷، شمارہ ۱۸، ۴ مئی ۱۹۸۰ء مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۰ ہجری)

دیوبندیوں کے پیشواؤں کی عبارات

فتاویٰ رشیدیہ میں دلچسپ سوال و جواب

مولانا رشید احمد گنگوہی کی تصنیف فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل کتاب البدعات ص ۸۲ سے یہ دلچسپ سوال و جواب ملاحظہ ہو جو بدعت حسنہ پر ہمارے موقف کی پرزور تائید ہے۔

سوال: کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرونِ ثلٰثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں"۔

الجواب: قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کیونکہ ذکرِ خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کی اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں (فقط رشید احمد عفی عنہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ بخاری شریف کے ختم کا ثبوت گو قرونِ ثلٰثہ میں نہیں ملتا۔ مگر اس کا ختم درست ہے کیونکہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اور ذکر خیر کے بعد دعا کا قبول ہونا شرع سے ثابت ہے۔

اسی طرح تمام اختلافی مسائل آن واحد میں حل ہو سکتے ہیں، مثلاً گیارھویں شریف ختم ایصال ثواب، بزرگان دین کے عرس کی محافل درود و سلام اور قبل و بعد اذان صلوٰۃ و سلام کا موجودہ ہیئت سے ثبوت گو قرونِ ثلاثہ میں نہیں ملتا، مگر ان کا انعقاد درست ہے کیونکہ ان سب کی اصل ذکرِ خیر ہے جو عند الشرع مطلوب ہے بلکہ گنگوہی کے نزدیک تو یہ بدعت بھی نہیں کیونکہ ان کی اصل ذکر خیر ہے جو شرع سے ثابت ہے۔

اشرف علی تھانوی کی واشگاف تحریر

جو دیوبندی بضد ہوں کہ ہر بدعت گمراہی ہے بدعت کی کوئی قسم نہیں اور کوئی بدعت اچھی نہیں ہوتی تو وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی آخری تالیف "بوادر النوادر" ص۷۷۰ ملاحظہ کریں۔ جہاں اشرف علی تھانوی سنت کی اقسام بیان کرتے ہوئے بدعت حسنہ کو بھی سنت کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ حدیث رسول بھی ہے۔ مَنْ سَنَّ سُنَّةً الْحَسَنَةَ ...... الخ یعنی جس نے کوئی نیا اچھا کام جاری کیا یعنی سنت حسنہ جاری کی جب تک وہ کام کیا جاتا رہے گا اُسے اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

مولانا عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی کے فتوے

مولانا عبدالرحمٰن سالہا سال سے روزنامہ جنگ لاہور میں دینی مسائل کے کالم میں دینی سوالوں کے جواب لکھتے ہیں۔ دیکھئے ختم و درود، رسم قل و رسم چہلم کے جائز ہونے کا فتویٰ۔

(۱) روزنامہ جنگ لاہور (میگزین)، ۷ تا ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء

س: ہم لوگ ختم اور درود کی مجالس کرواکر مرحومین کو ایصالِ ثواب بخشتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا یہ ثواب ان کو پہنچتا ہے؟

الجواب: میت کو ثواب پہنچتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ رسم قل، رسم چہلم وغیرہ اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات اور سنت نبوی کے ہوتے ہوئے ان رسومات کو مذہب اسلام میں کیا اہمیت حاصل ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بھی یہ رسومات ادا کی جاتی تھیں؟

الجواب: اگر ان کو شریعت میں ضروری نہ سمجھا جائے بلکہ انتظام کے طور پر آسانی سے لوگوں کو جمع کرنے کے لیے دنوں کو مقرر کر لیا گیا تو اس میں گنجائش ہے اس لیے انکو رسم کہا جاتا ہے سنت نہیں کہا جاتا اس میں تو شک نہیں کہ قرآن پاک پڑھ کر یا ذکر کر کے یا کلمہ کا ثواب میت کو پہنچانا باعث ثواب ہے اگر یہ سمجھا جائے کہ بغیر تیسرے دن کے ثواب ہی نہیں پہنچتا تو نا جائز ہوگا۔ مگر ایسا کوئی مسلمان کبھی نہیں سمجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں وسعت پیدا فرمائے۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

باب ششم تمام دکھوں، بیماریوں، پریشانیوں کا درود شریف سے علاج

ہر جائز مقصد کیلئے "درودِ فتح" کا استعمال

تفسیر روح البیان ایک معرکہ آرا، تفسیر قرآن مجید ہے۔ یہ شمس الائمہ۔ زبدۃ المحققین حضرت علامہ سید اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔

صاحب روح البیان نے اپنی تفسیر مبارک ج ۷ ص ۲۳۶ جزء ۲۲ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ والا درود شریف چالیس مختلف صیغوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ درود فتح ہے۔

ہر جائز مقصد کے لیے اس درود فتح یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا طریقۂ استعمال بھی آپ نے درج فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"علماء نے لکھا ہے کہ یہ درود شریف حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سامنے تشریف فرما سمجھ کر اور خود کو آپکی بارگاہ اقدس میں حاضر سمجھ کر نہایت ادب و احترام سے پیش کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی جائز مقصد کے لیے فرض نماز کے بعد چالیس مرتبہ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھ کر دعا

کرے تو انشاء اللہ مراد حاصل ہو گی۔ (تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۳۶ جز ۲۲)

امام الانبیاء جس درود پر خوش ہو گئے

حافظ ابن تیمیہ کا شاگرد ابن قیم جوزی جلاء الافہام میں رقمطراز ہے۔
"حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس حضرت شبلی تشریف لائے تو آپ نے انکو سینے سے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ کسی نے کہا آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ حالانکہ سارے بغداد والے اسے دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے آپ نے فرمایا یہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

اور پھر تین مرتبہ کہتا ہے۔ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" اس وجہ سے ہم نے اس پر یہ شفقت فرمائی۔ (جلاء الافہام مطبوعہ امرتسر ص ۲۶۶)
یہی واقعہ تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا سہارنپوری نے فضائل درود شریف میں بھی نقل کیا ہے۔

پریشانی میں بے اختیار ہو کر حضور اقدس کو پکاریں تو آپ ضرور کرم فرماتے ہیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں قحط پڑا جسے "عام الرمادہ" کے نام سے مشہور ہے۔ انسان تو انسان جانوروں کے لیے چارہ تک ملنا محال ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جانوروں پر بھی گوشت نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی بھلا کوئی چیز ملے تو جزو بدن بنے۔ ایک صحابی رسول حضرت سیدنا بلال بن حارث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز بکری ذبح کی۔ کھال اتاری تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بکری میں گوشت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں تو صحابی رسول چلائے۔ بے اختیار اپنے آقا کو پکارا "یا محمداہ" کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت پر کیسے دن آگئے کہ جانوروں میں بھی ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

صحابی رسول نے بے اختیار پریشانی میں اپنے آقا کو پکارا تھا۔ وہ رحیم و کریم آقا اپنے غلاموں کی فریاد پر کیوں نہ پہنچتے؟ کیسے ممکن ہے کہ جن کا لقب ہی قرآن میں رحمۃ اللعالمین اور حریصٌ علیکم بالمومنین رءوف الرحیم ہو وہ پکار پر نہ پہنچیں۔ حضور پرنور نبی کریم رءوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی رات اپنے اس پیارے صحابی کو خواب میں ملے اور خوشخبری عطا فرمائی کہ قحط دور ہو جائیگا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۹۱ طبع بیروت، جذب القلوب مترجم ص ۲۳۸،
فتح الباری ج ۲ ص ۴۹۵)

پھر کیوں نہ کہیں ؎

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے
وہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمد مصطفیٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

غیر مقلدین سے حرف "یا" کے ساتھ ندا کا ثبوت

چونکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" اور حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ میں ندائے "یا محمد" موجود ہے۔ اور یہ دونوں واقعات معتبر ترین کتب سے مکمل احتیاط کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں اور یہ بات طے شدہ ہے کہ صاحب مطالعہ اور عالم آدمی گفتگو میں نہ صرف احتیاط برتتا ہے، بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ اگر حقائق اور دلائل ناقابلِ تردید اور مسلّم ہوں تو مخالف بھی بے اختیار اس کا اقرار کر جاتا ہے۔ کچھ یہی صورتِ حال ندائے "یا محمد" یا دیگر مواقع پر حرف "یا" سے ندا کے موقع پر غیر مقلد صاحبِ مطالعہ عالم علامہ وحید الزمان سے پیش آئی ہے، وہ کھل کر انبیاء واولیاء کو پکارنے اور ندا دینے کے متعلق لکھتے ہیں۔

۱۔ انبیاء وصلحاء کو مدد کے لیے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ" کہہ کر پکارنا شرک نہیں ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص۲۷)

۲۔ انبیاء اور اولیاء کی ارواح بت کی طرح نہیں ہیں بلکہ یہ ارواح ملائکہ کی جنس سے ہوتی ہیں اور بُت تو ناپاک ہوتے ہیں۔ (ہدیۃ المہدی ص۲۸)

۳۔ اگر کوئی کہے "یا نبی اللہ یا کہے" یا ولی اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری مشکل کشائی کے لیے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالیٰ میری مشکل آسان فرما دے گا تو میں فلاں صدقہ کا ثواب آپ کو بخشوں گا تو یہ جائز ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص۴۹)

بغیر حساب کے جنت والا درود

یہ درود شریف وہ ہے جس کی سند خود حضور پُر نور نبی کریم رؤف رحیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے۔ یہ درود شریف اوراد فتحیہ میں بھی درج ہے جو کہ تمام سلاسل کے اولیاء اللہ کا معمول ہے اور ان کے اوراد و وظائف میں شامل ہوتا ہے۔ یہ درود شریف کچھ اس طرح سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

تفصیلی واقعہ بابت درود شریف ہذا

امام بیہقیؒ نے حضرت ابوالحسن شافعیؒ سے انکا اپنا خواب نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ آپ جناب اقدس کی طرف سے ان کو کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ بغیر حساب جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔"

(فضائل درود زکریا سہارنپوری ص ۱۲۳، رحمتِ کائنات ص ۲۲۱)

دوسری طرف حضرت امام شافعی بھی اپنے کئی تعلق والوں کو خواب میں ملتے ہیں اور اس درود شریف کی برکتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے آپ کی زندگی بھر کی نیکیاں اور بھی ہیں اور بے شمار ہیں۔ آپ اہلسنت کے مجتہدین ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ آپ کا

زہد اور ریاضت ضرب المثل حد تک ہے۔ لیکن

۱- امام اسماعیل بن ابراہیم مدنی نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ سے کیا معاملہ کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اس درود شریف کی برکت سے مجھے تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جایا گیا۔

۲- حضرت عبداللہ بن حکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا پوچھا فرمائیے! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا:

رَحِمَنِیْ وَغَفَرَ لِیْ وَزَفَّنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ وَنُثِرَ عَلَیَّ کَمَا یُنْثَرُ عَلَی الْعُرُوْسِ۔

ترجمہ: "فرمایا میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا۔ مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کیے جاتے ہیں۔ فرمایا میری عزت افزائی کی وجہ وہ خاص درود پاک صلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ہے جو میں نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں لکھا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں بیدار ہوا تو کتاب "الرسالہ" میں بعینہٖ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا پایا۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

سلطان محمود غزنوی تیری قسمت پر قربان اور تیرے ہدیہ درود و سلام پر قربان

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے اپنے آقا حضور پرنور نبی کریم

رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ درود شریف روزانہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا۔

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک عالم دین متقی اور پرہیزگار کافی مقروض اور تنگ دست ہو گئے تو خواب میں حضور پُرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضور اقدس امام الانبیاء والمرسلین بالمومنین رؤوف ورحیم سچے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس کو ارشاد فرمایا کہ وہ سلطان محمود کے پاس جا کر یہ کہے کہ اس کو جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم انمہا واکملہا نے اس کے پاس مالی اعانت اور امداد کے لیے بھیجا ہے۔ فرمایا اگر سلطان تجھے سچا نہ سمجھے تو اس سے یہ کہہ دینا کہ تُو سید عالم جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مندرجہ ذیل درود شریف پڑھتا ہے اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد ما اختلف الملوان ... علیہ کثیرا (جو اوپر تفصیل سے درج ہوا) اور اس کا علم صرف تجھے اور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی ہے۔ چنانچہ سلطان محمود غزنوی نے اس کا بہت احترام کیا اور اس کی بیش بہا مالی امداد کی۔ (تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۳۴)

حضرت غوث علی شاہ پانی پتی کے فرمودہ الفاظ درود شریف مشکلات میں امدادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب بن گئے

واقف اسرارِ معرفت حضرت السید غوث علی شاہ صاحب قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حضرت شاہ گل حسن حاضر ہوئے (جو بعد ازاں آپ کے خلیفہ مجاز ہوئے) آپ نے فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے۔ یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

پیرِ کامل کے حکم سے عاشق صادق نے جب یہ درود شریف پڑھا تو پہلی ہی رات میں زیارتِ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی جماعت میں حاضری کا شرف پایا۔ قدم بوسی کی تو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کا آخری پارہ بھی عطا فرمایا۔ پیر و مرشد کی بارگاہ میں صبح سب کچھ عرض کیا تو فرمایا آج پھر پڑھنا۔ پھر بھی درود شریف پڑھا۔ رات کو پھر زیارتِ اقدس نصیب ہوئی اور اب مکمل قرآن شریف عطا فرمایا گیا۔ صبح پیر و مرشد کی بارگاہ سے حکم ہوا، پھر بھی درود شریف پڑھنا فرماتے ہیں جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں کہ حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں دریا صحرا، کوہ و بیابان طے کرتا ایک ریگستان میں تڑپ رہا ہوں کہ اچانک محبوبِ کردگار نبی مختار احمد مجتبیٰ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ، رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ایک کثیر جماعت کیساتھ تشریف

لاتے ہیں۔ میرا سر اپنے مبارک زانوؤں پر رکھ کر عاشق صادق کا غبار صاف فرماتے ہیں۔ میری چہرہ والضحیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نظر پڑی تو عرض کی حضور میری فریاد رسی فرمائیے۔ رحیم و کریم آقا رحمتوں والے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لب مبارک ہلے فرمایا خاطر جمع رکھو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

حضرت شاہ گل حسن نے سارا حال سرکار قلندر میں عرض کیا فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تم کو حج بھی نصیب ہوگا۔ اور مدینہ منورہ کی زیارت کو جاتے ہوئے صاحب مدینہ منورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت حالت بیداری میں ہوگی۔ سرکار تمہاری فریاد رسی بھی فرمائیں گے۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں پھر وہ وقت بھی آیا کہ عاشق صادق حضرت شاہ گل حسن کو حج بیت اللہ کا شرف نصیب ہوا۔ بیت اللہ شریف کی زیارت اور ارکان حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ منورہ مقدسہ کو چلے تو خیال آیا۔ بارگاہِ سلطان الانبیاء والمرسلین میں سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے چنانچہ پیدل روانہ ہوئے۔ دوران سفر ایک دنبل پاؤں میں نکل آیا۔ تمام ٹانگ سوج گئی۔ اور درد کی شدت نے بے ہوش کر دیا۔ کچھ ہوش آیا تو زندگی سے مایوس لیکن فراق محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درد اور رچنگیرا ہو گیا۔ بس پھر کیا دیکھتا ہوں زرق برق لباسوں والی ہستیاں گھوڑوں پر سوار تشریف فرما ہیں۔ سالار قافلہ نے میرے سر کو اپنے زانو مبارک پر رکھ کر ایک رومال سے گرد و غبار صاف فرمایا اور حکم دیا اے شیخ اٹھو! قافلہ جا رہا ہے۔ عرض کی آقا! سخت بیمار ہوں اور دنبل کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا میرے آقا! مرض شدید ہے۔ تو آقا و مولا کے دست مبارک مجھے مس ہوئے تو مرض غائب ہو گیا۔ ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ انہیں باآرام مدینہ منورہ پہنچا دو۔ جنہوں نے مطابق حکم مجھے مدینہ منورہ باہر قافلے کے ساتھ ملا دیا۔ اور غائب ہو گئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پیر و مرشد قدس سرہٗ العزیز نے

تو یہ سب کچھ سرکار کی آمد اقدس کے متعلق پہلے بتا دیا تھا۔ کہ مدینہ منورہ کی راہ میں تم انہیں حالت بیداری میں دیکھو گے لیکن پہچان نہ سکو گے۔ واہ رے قسمت! یہ تو مدینے والے آقا کی فریاد رسی اور دستگیری تھی۔ اور وہ بھی بلا واسطہ خود کرنا۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا

امام محمد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ "مفاخر الاسلام" نقل کی۔

مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا

ترجمہ: جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

امام محمد المہدی فاسی مطالع المسرات لجلاء دلائل الخیرات میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو شخص جمعرات کو بعد نماز عصر اسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے۔ رب کریم جل جلالہٗ سبحانہٗ تعالیٰ واعظم شانہٗ اس کو اپنے پیارے محبوب کریم ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زیارت عطا فرماتے ہیں۔ جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

یہ درود شریف تین مرتبہ پڑھے اور تیسری مرتبہ یہ کہے:۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

درودِ فضیلت ۔ بالخصوص جمعہ شریف پڑھنے کیلئے

درج ذیل درود، درود فضیلت ہے امام محی السنۃ ابو شامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اُسے اذکار میں ذکر کیا۔ اس کی فضیلت کی ایک وجہ صحیحین بخاری و مسلم کی روایت کی وجہ سے بھی ہے۔ اور یہ خصوصًا جمعۃ المبارک کے لیے ہے۔

ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی اور صاحبِ مشکوٰۃ نے صحیح حدیث مبارک درج فرمائی کہ فرمایا رسول پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے۔

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

ترجمہ: فرمایا بے شک تمہارے سب ایام میں سے افضل دن جمعہ شریف کا ہے۔

پھر فرمایا:

فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ

ترجمہ: پس اس روز مجھ پر درود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو۔

فرمایا یہ یوم مشہود ہے۔ پھر فرمایا درود پڑھنے والے کے درود پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود مبارک میری بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹)

سبحان اللہ جمعہ شریف کا دن ہو جس دن خود سرکار اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ اور پھر منقول درود فضیلت ہو۔ ہم یہ درود شریف تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۵۳۳ سے درج کر رہے ہیں۔ یہ درود شریف بے شمار فوائد و برکات کا حامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

درود شفاعت جو خود نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تعلیم فرمایا

درج ذیل درود پاک "درود شفاعت" کے نام سے موسوم ہے حضور پر نور
کریم رؤوف ورحیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امت کو خود یہ درود شریف تعلیم فرمایا
ور پڑھنے والے کی اپنے اوپر شفاعت واجب ہو جانے تک کی خوشخبری سنائی ۔

وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صـ ۱۹۹)

ترجمہ : حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس نے (مجھ) محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود
پڑھا اور کہا اے اللہ انہیں قیامت میں اپنا قرب عطا فرما تو اس درود خوان
کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔

چونکہ فرمان اقدس میں لفظ ہیں مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ جس نے

درود شریف پڑھا اور پھر یہ کہا اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ
لہٰذا چاہیے کہ اس حکمِ اقدس کے مطابق جب بھی درود شریف سے فارغ ہوں تو
یہ الفاظ فرمودۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے جائیں اور جلدی ہو تو یہ درود
شریف ایسے ہی پڑھا جا سکتا ہے اور اکثر کتابوں میں درودِ شفاعت ایسے ہی لکھا
ہوا پایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

اس درود شریف کی خاص تاثیر وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ہے یعنی درود شریف
کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ دعائیہ الفاظ پڑھنے سے آپکی شفاعت
واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو اپنے پیارے محبوب کریم رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین
امام المرسلین حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب
فرمائے! آمین ثم آمین۔

حدیثِ ابو داؤد سے۔ پیمانے بھر بھر کر ثواب دینے والا درود

ابو داؤد شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود
شریف پڑھنے کی وجہ سے ناپ تول کر اور مکمل پیمانے بھر بھر کر ثواب دیا جائے تو اس
کو چاہیے کہ درج ذیل درود شریف پڑھے۔ (اس سے اس مغالطے اور وہم کی بھی تردید
ہو گئی کہ درود شریف صرف ابراہیمی ہے بلکہ صحاح ستہ سے ہی اور حدیثِ ابو داؤد
سے ثابت ہو گیا کہ اور بھی درود ہیں اور ان کی فضیلتیں بھی زبانِ نبوت علیہ التحیۃ

والثنا واتمہا واکملہا سے منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاٰهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(رواہ ابوداؤد)

(بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص۱۹۹ مترجم، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی طرف سے ہدایا پیش کرنے پر اجر و بدلہ عطا فرمانا۔

قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

یعنی احسان (نیکی) کا کم از کم بدلہ یہ ہے کہ اسی طرح کا بدلہ جواباً احسان یعنی نیکی سے دیا جائے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کئی گنا اس سے زیادہ اجر و بدلہ عطا فرماتے ہیں۔ مثلاً ملاحظہ ہو۔

(۱) حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عمرہ شریف کرتے رہتے تھے۔ مشہور محقق عالم دین ابن السراج سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے۔ مزید یہ کہ انہوں نے حضور پُرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کرنے کے لیے دس ہزار

قرآن مجید ختم کیے تھے۔ بہت ہی بڑے ولی کامل ابن الموفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے ستر حج کیے اور ہر حج کے احرام پر یوں کہتے لَبَّیْکَ عَنْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ (شامی جلد اوّل ص۶۶۶)

"ابن الموفق کہتے ہیں کہ میں نے حضور پر نور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خواب میں زیارت کی تو لجپال اور رحیم وکریم آقا حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ابن الموفق! تُو نے میری طرف سے حج کیے؟ میں نے عرض کیا حضور جی! پھر فرمایا تو نے میری طرف سے لَبَّیْکَ کہا؟ عرض کیا جی! تو حضور پر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا کہ حشر کے میدان میں تیرا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا اور لوگ اپنا حساب کتاب کرتے رہ جائیں گے۔" (فضائل حج از مولانا ذکریا سہارنپوری ص۵۱ مطبوعہ کراچی)

(۲) احادیث مبارکہ میں اسی قبیل سے آیا ہے کہ حضور مولا مشکل کشا مظہر العجائب والغرائب مولائے کائنات شہنشاہِ ولایت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے ہر سال قربانی کا ہدیہ پیش کرتے رہتے۔ اور جس طرح کہ اوپر شامی جلد اوّل ص۶۶۶ کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام اور علماءِ اسلام کا معمول رہا ہے اور آج تک ہے کہ وہ حضور پُر نور نبی کریم رؤف ورحیم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ انور میں اپنی عبادات بطور ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

(۳) حضور اقدس سلطان الانبیاء والمرسلین بالمومنین رؤف و رحیم حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اذان کے بعد درود شریف پڑھنے اور پھر آپ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنے کی خود ترغیب فرمائی ہے اور

فضیلت کے طور پر اور اجر عطا کرنے کے حوالے سے دونوں مواقع پر دریائے رحمت جوش میں نظر آتا ہے۔ دونوں مواقع پر فرمایا اس کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو گی ملاحظہ فرمائیں دونوں احادیث مبارکہ مشکوٰۃ شریف سے۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا اور آپ کے وسیلہ کیلئے دعا مانگنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو، جو موذن نے کہے ہیں۔ پھر اذان کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جو شخص میری بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اور کسی کو نہیں ملے گا سوائے اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کو اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو گئی۔ (اسے مسلم شریف نے روایت کیا) (مشکوٰۃ شریف باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن ج ا ص ۱۴۳)

(۲) مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارک ہے فرمایا:

قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ: فرمایا جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا اور پھر یہ کہا اے رب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز قیامت اپنا قرب خاص عطا فرما تو ایسے آدمی کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۹۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم اور اس کے بعد مقام وسیلہ کے لیے دعا اور درود شریف کے بعد مقام خاص کے لیے جناب کے لیے دعا کرنے کی ترغیب دینا محض سرکار کا غلاموں پر کرم ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ مقام وسیلہ روز قیامت آپ کو اپنے اللہ کریم کے ہاں قرب خاص ملنا اور مقام محمود ملنا کچھ ہماری دعاؤں پر تو منحصر نہیں ہے۔ ان چیزوں کے متعلق تو وعدہ ہو چکا۔ قرآن فرماتا ہے۔

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

پھر فرمایا:۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

ان آیات مبارکہ کی نص قطعی کے باوجود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فرمانا کہ میرے لیے مقام وسیلہ اور قرب خاص کی دعا کرو تو یہ صفت رحمۃ اللعالمینی

لی رُو سے غلاموں کو جنت عطا کرنے کا بہانہ ہے کہ جو ایسا کرے گا فرمایا وَجَبَتْ
لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

درحقیقت آپ کے وسیلے سے ہمیں جنت مل رہی ہے۔ درمیان میں واسطہ
اللہ رحیم و کریم کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
رب دیکھتا ہے کہ میرے محبوب اقدس کے لیے بندے کی زبان ہل رہی ہے، تو
ہر چیز معاف فرما دیتا ہے اور حضور مصطفےٰ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں۔
کہ کتنا ہی گناہگار ہے عقیدت اور خلوص سے اس کے لب تو میرے لیے ہل
رہے ہیں۔ بس دریائے رحمت جوش میں آجاتا ہے اور حکم ہوتا ہے۔ قیامت کو
اس کی شفاعت مجھ پہ واجب ہو گئی۔ لہذا بخشش کا آسان ترین طریقہ درود شریف ہے
اور اذان کے بعد۔ درود شریف کے ساتھ منقول دعائے وسیلہ مانگنا اور جملہ ہدایا
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنا ہیں۔

جناب راغب نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہو نام محمد کا کیا وصف بیاں ہم سے — یہ نامِ مبارک تو ہر آنکھ کا تارا ہے
ہے عشقِ نبی زینہ ایوانِ تقرب کا — اس نام پہ مر مٹنا ایمان ہمارا ہے
انوار برستے ہیں ساجد ہیں فرشتے بھی — کیا خوب مدینے میں جنت کا نظارا ہے
کیا خوف ہو محشر میں پرستش کا ہمیں راغب — دن رات درودوں پر جب اپنا گذارا ہے

درود مفتاح الجنۃ

اس درود شریف کو لکھتے ہوئے بے اختیار زبان پر یہ شعر آگیا ہے ؎

ہر کہ باشد حاملِ صَلُّوْا مدام — آتشِ دوزخ بود بروے حرام

اس درود شریف کے متعلق قطب الکبیر، بدر الاساتذہ، بحر معارف الٰہیہ حضرت

(۲) مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارک ہے فرمایا:

قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ: فرمایا جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا اور پھر یہ کہا اے رب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز قیامت اپنا قربِ خاص عطا فرما تو ایسے آدمی کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۹۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم اور اس کے بعد مقام وسیلہ کے لیے دعا اور درود شریف کے بعد مقام خاص کے لیے جناب کے لیے دعا کرنے کی ترغیب دینا محض سرکار کا غلاموں پر کرم ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ مقام وسیلہؑ روز قیامت آپ کو اپنے اللہ کریم کے ہاں قرب خاص ملنا اور مقام محمود ملنا کچھ ہماری دعاؤں پر تو منحصر نہیں ہے۔ ان چیزوں کے متعلق تو وعدہ ہو چکا۔ قرآن فرماتا ہے۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

پھر فرمایا:۔

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔

ان آیات مبارکہ کی نص قطعی کے باوجود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فرمانا کہ میرے لیے مقام وسیلہ اور قرب خاص کی دعا کرو تو یہ صفت رحمۃ اللعالمینی

کی رُو سے غلاموں کو جنت عطا کرنے کا بہانہ ہے کہ جو ایسا کرے گا فرمایا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

درحقیقت آپ کے وسیلے سے ہمیں جنت مل رہی ہے۔ درمیان میں واسطہ اللہ رحیم و کریم کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے رب دیکھتا ہے کہ میرے محبوب اقدس کے لیے بندے کی زبان ہل رہی ہے، تو ہر چیز معاف فرما دیتا ہے اور حضور مصطفےٰ اکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں۔ کہ کتنا ہی گناہگار ہے عقیدت اور خلوص سے اس کے لب تو میرے لیے ہل رہے ہیں۔ بس دریائے رحمت جوش میں آجاتا ہے اور حکم ہوتا ہے۔ قیامت کو اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی۔ لہٰذا بخشش کا آسان ترین طریقہ درود شریف ہے اور اذان کے بعد۔ درود شریف کے ساتھ منقول دعائے وسیلہ مانگنا اور جملہ ہدایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنا ہیں۔

جناب راغب نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہو نام محمد کا کیا وصف بیان ہم سے	یہ نام مبارک تو ہر آنکھ کا تارا ہے
ہے عشق نبی زینہ ایوانِ تقرب کا	اس نام پہ مرمٹنا ایمان ہمارا ہے
انوار برستے ہیں ساجد ہیں فرشتے بھی	کیا خوب مدینے میں جنت کا نظارا ہے
کیا خوف ہو محشر میں پرسش کا ہمیں راغب	دن رات درودوں پر جب اپنا گذارا ہے

درود مفتاح الجنۃ

اس درود شریف کو لکھتے ہوئے بے اختیار زبان پر یہ شعر آگیا ہے ؎

ہر کہ باشد حاملِ صَلُّوْا مدام	آتشِ دوزخ بود بروے حرام

اس درود شریف کے متعلق قطب الکبیر، بدر الاساتذہ، بحر معارف الٰہیہ حضرت

محمد البکری نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرمایا کرتے ؛ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک مرتبہ پڑھے گا اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کی جناب میں پکڑ لے۔ ایک مرتبہ آپ کو خبر دی گئی کہ بلوامیں آپ کا مرید مارا گیا ہے۔ آپ فوراً مراقب ہوئے فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے۔ کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اسے کہیں نہیں پایا عرض کیا گیا۔ حضور دوزخ میں دیکھنا تھا؟ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ میرے سب مرید درود شریف پڑھتے ہیں۔ پھر چند روز بعد وہ غلام اور مرید حاضر خدمت بھی ہو گیا برکت کے لیے ایک فرمان بھی لکھ دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ جسم کی سلامتی قلت طعام میں۔

۲۔ روح کی سلامتی "ترکِ آثام" یعنی گناہ ترک کرتے ہیں اور

۳۔ فرمایا تیرے دین کی سلامتی صلوٰۃ بر خیر الانام یعنی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں ہے۔

آپ کا آزمودہ درود مفتاح الجنۃ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ۔

اسّی برس کے گناہ بخشوانے والا درود

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے اسی ۸۰ سالوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

(دلائل الخیرات شریف)

شدت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرنے والا درود

حضرت امام عارف باللہ حضرت الشیخ عبد الغنی النابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں اس درود شریف کو آزمایا۔ اگر قیامت کی گرمی ہو تو بھی پیاس سے یہ کفایت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ ط
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ اِلَيْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّيِّ الْاَمِيْنِ ط
اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِيْمَاتِ عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَيَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ۔

(منقول از الطلعۃ البدریہ علی القصیدۃ البدریہ)

تمام مصیبتیں رفع کرنے والا درود

بزرگان دین ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر پہاڑ جتنی مصیبت بھی ہو گی تو رُوئی کی طرح

اڑ جائے گی۔

یہ درود شریف سلسلہ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔

قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا مُسْتَنَدِيْ يَا مُعْتَمِدِيْ

اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (منقول از پنج گنج صغیر)

درود کوثر

یہ درود شریف حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ العزیز کا فرمودہ ہے۔ آپ کوئی معمولی ہستی نہیں۔ کیونکہ آپ وہ ہیں جو کاشانۂ نبوت سے براہ راست فیضیاب ہوئے۔ وہ اس طرح کہ آپ نے ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ مبارک پیا ہے۔ علماء امت کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے ایک سو تیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی ہے بلکہ بعض نے یہ تعداد تین سو صحابہ تک لکھی ہے۔ آپ کا زہد و تقویٰ۔ امامت۔ جلالت۔ محدث کبیر ہونا۔ فقیہہ اور معلم امت ہونا پوری امت کے نزدیک مسلّم ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان مبارک ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضور پرنور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوضِ کوثر سے لبالب پیالے بھر کر پیئے۔ تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے خصوصًا عالم

نزع میں بھی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ۔

۵ میں بھٹک سکوں یہ مجال کیا میرا راہنما کوئی اور ہے (درودِ تریاق)

مفتی دمشق حضرت علامہ حامد قنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پرنور نبی کریم رؤوف و رحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں شرف زیارت بخش کر یہ درود شریف عطا فرمایا جو مصیبتیں بکھیرتا، پریشانیاں ختم کرتا، جمعیت قلب کو قائم کرتا اور دنیا میں موجود ہر قسم کے فتنوں، آزمائشوں اور آلائشوں سے نجات عطا کرتا ہے۔ اسی لیے اسے درودِ تریاق کہتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

دفعِ نسیان کا مجرب نسخہ

دفع نسیان کے لیے یہ درود شریف مغرب اور عشاء کے درمیان کسی عدد معین کے بغیر پڑھیں اور معمول بنالیں۔ انشاء اللہ نسیان ختم ہو جائیگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِكَ

وَعَدَاوَ كَمَالِه۔

درود شریف برائے کشادگی رزق

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو وہ یوں کہا کرے۔ او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

دینی و دنیاوی کامیابیاں قدم چومیں

یہ درود شریف تین مرتبہ صبح و شام پڑھنے سے زبردست دینی و دنیاوی کامیابیاں ملتی ہیں۔ اسے درود قرآنی کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

بدامنی، راہزنی، حادثات اور چوری سے محفوظ رہنے کا علاج درود شریف سے

صلوٰۃ ناصری میں لکھا ہے کہ درود شریف پڑھنے والا بدامنی۔ راہزنی خوف۔ حادثات اور چوری وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ سچ کہتے ہیں۔ فائدہ تو

اس کے لیے ہے جو آزما کر دیکھے۔ جنہوں نے آزمایا جو کچھ فوائد ملاحظہ کیے وہ لکھ دیے۔ اسے درودِ اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

۵ مشکل جو آپڑی کبھی تیرے ہی نام سے ٹلی

درود شریف سے غموں، دکھوں اور پریشانیوں کا علاج پڑھتے ہوئے یہ حسین واقعہ ضرور یاد رکھیے، جسے صاحب معارج النبوۃ نے درج کیا ہے۔

ایک غریب شخص تھا جس پر پانچسو درہم کا قرضہ تھا۔ ایک رات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی پریشانی عرض کی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ابوالحسن کیسانی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچسو درہم دے۔ وہ نیشاپور میں ایک مرد سخی ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے۔ وہ اگر تم سے کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا۔ "تم ہر روز دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سو بار درود شریف کا تحفہ پیش کرتے ہو مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا!"

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسانی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا۔ ساتھ ہی سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام سنایا۔ تو ابوالحسن سنتے ہی وجد میں آگئے۔ اور تخت سے اتر کر دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر کہا اے بھائی! کہ میرے اور اللہ عزّوجل جلالہٗ کے درمیان ایک راز تھے۔ دوسرا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس کو پانچسو کے بجائے دو ہزار پانچسو درہم دے دو۔ پھر کہا اے بھائی پانچسو درہم حضور پُر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں پیش کر رہا ہوں۔ ایک ہزار درہم مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور ایک ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا نذرانہ ہے۔ مزید کہا کہ آپ کو آئندہ جب کبھی کوئی ضرورت پیش ہو میرے پاس ضرور تشریف لایا کریں،، پھر کیوں نہ کہیں۔

مشکل جو آپڑی کبھی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام نبیوں کے سرور امام

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود خوان کی عید کرادی

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پابند شریعت اور متبع سنت اور درود شریف کی کثرت کرنے والے بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں مجھ پر گردش کے دن آ گئے۔ فقر و تنگدستی یہاں تک بڑھی کہ فاقہ کی نوبت آ گئی اسی عالم فاقہ مستی میں عید کی رات آ گئی۔ میں بے حد پریشان تھا کہ صبح عید کا دن ہے بچوں کے لیے نہ کوئی نئے کپڑے ہیں اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں۔ ابھی رات کی چند گھڑیاں گزری تھیں کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ہاتھوں میں قندیلیں اٹھائے کچھ لوگ دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں بے حد پریشان تھا کہ اس وقت نہ جانے یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں کہ ان میں سے ایک خوش پوش شخص جو اس علاقہ کا رئیس تھا آگے بڑھا اور اس نے بتایا الحمد للہ میں ابھی ابھی سو رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارا چمک اٹھا کیا دیکھتا ہوں کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم غریب خانے پر تشریف لاتے ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں '' ابوالحسن اور اس کے بچے

بڑی تنگ دستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں تجھے اللہ عزوجل نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا اور جا کر ان کی خدمت کر۔ اس کے بچوں کے لیے کپڑے بھی ساتھ لیتا جا اور کچھ خرچہ بھی دے آ۔ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں یہ کچھ سامانِ عید قبول فرمائیں اور میں درزی کو بھی ساتھ لیتا آیا ہوں۔ آپ بچوں کو بلا لیں تاکہ ان کے لباس کا ناپ لے کر ان کے کپڑے تیار کر دیے جائیں پھر اس رئیس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو اور بعد میں بڑوں کے۔ لہٰذا صبح ہونے سے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین)

تیرے کرم سے اے کریم ہمیں کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

فضیلتِ درود شریف نقش کرنے کے لیے چند احادیث مبارکہ

غموں دکھوں اور پریشانیوں سے بذریعہ درود شریف نجات حاصل کرنے کے جو واقعات و حقائق بیان کیے جا رہے ہیں۔ ان میں ہر وقت فضیلت درود شریف ضرور ذہن میں رہنی چاہیے۔ لہٰذا مزید واقعات اور درود شریف ذکر کرنے سے پہلے یہ چند احادیث مبارکہ "افضل الصلوٰت علی سید السادات" سے نقل کی جا رہی ہیں۔

(۱) حضور پر نور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرے۔

(۲) تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علی حبیبہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے کوئی سخت

حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔ کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کر دیتا ہے اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔

(۳) فرمایا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس پر کوئی تنگی آجائے اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ یہ عقدے حل کرتا ہے اور پریشانیاں دُور کرتا ہے۔

(۴) فرمایا۔ وہ شخص تم میں سے سب سے زیادہ روزِ قیامت ہولناکیوں سے نجات یافتہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

(۵) حضور پُرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: "حوضِ کوثر پر مجھے ایسے گروہ ملیں گے جنہیں میں کثرتِ درود ہی کے سبب پہچانوں گا۔"

(۶) نیز فرمایا۔ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے گا۔"

درودِ سعادت

حافظ الحدیث حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ ایک درود شریف چھ لاکھ کے برابر ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

منہ کی بدبو زائل کرنے کا نسخہ

کچھ لوگوں کو منہ کی بدبو کی بیماری ہوتی ہے قریب بھی دوسرا انسان نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ درود پاک ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھنے سے بدبودار چیزیں کھانے سے منہ میں پیدا ہونے والی بدبو بھی دور ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ

درود شریف میں حسن و جمال محبوب کا تذکرہ سب غم بھلا دیگا

حضرت سیدنا و مولانا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو ٹال دیگا اور ان کو اپنی مرادمیں کامیاب کر دے گا، کیونکہ اس درود شریف میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر حسن یوسف کو دیکھ کر انگلیاں کٹیں تو تکلیف محسوس نہ ہو اور قحط زدہ مصری حسن یوسف کی زیارت کرلیں تو بھوک محسوس نہ ہو تو عاشق صادق جب اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال پر مشتمل درود شریف پڑھے گا تو کیوں نہ ہو غم دور ہو گا! درود شریف یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا:

وصلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا

زمین از حب اُو ساکن فلک در عشق او شیدا

ترا عزِّ لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است

چہ وصفت کُند سعدی ناتمام عَلَیکَ السَّلَامُ اے نبی والسلام

درود خوان پر مرتے وقت جنّت کا پروانہ گرا

حضرت سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیات صالحات" میں لکھا ہے۔

"میری والدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا، نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا اور مجھے دفن کرنے لگو تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا۔ فرمایا اُسے دھیان سے سنبھال لینا۔ چنانچہ غسل کے بعد رقعہ گرا۔ اور اس پر جنّت کی بشارت اور جہنم سے چھٹکارے کی نوید لکھی ہوئی تھی۔ اس رقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرف سے بھی اسے پڑھا جائے سیدھا ہی نظر آتا تھا میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا، تو امی جان نے فرمایا "ان کا عمل تھا ہمیشہ کثرتِ ذکر و درود"

کثرتِ درود نے ہلاکت سے بچالیا

حضرت شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دُعا کی یا اللہ عزوجل میں خواب میں ابو صالح موذّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موذن صاحب کو دیکھا کہ بہت ہی شاندار حالت میں ہیں۔ میں نے سوال کیا ابو صالح! ذرا مجھے اپنے یہاں

کے حالات تو بتاؤ۔ اس پر انہوں نے کہا:
"اگر میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔" (سعادۃ الدارین)

درودِ پاک کی فضیلت پر کتاب لکھنے والے کو انعام

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے درود پاک کی فضیلت پر ایک کتاب لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔
"میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گویا دوزخ میں ہوں۔ اور وہاں درود پاک پڑھ رہا ہوں، دوزخ کی آگ مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کرتی۔ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جس کا خاوند میرا دوست تھا۔ مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا "اے شیخ احمد کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اسکی بیوی دوزخ میں ہیں"۔
یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ میں اس کے گھر یعنی دوزخی ٹھکانے اور مقام پر داخل ہوا، اور دیکھا کہ ایک ہنڈیا میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اس عورت نے بتایا یہ آپ کے دوست کے پینے کے لیے ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ بظاہر نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا۔ اس نے مال جمع کیا تھا اور اس میں حرام حلال کی تمیز نہیں کرتا تھا"۔
پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں دیکھیں (اللہ ہمیں اپنی اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پناہ میں رکھے) پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے فرشتوں کو سنا وہ اللہ عزوجل کی تسبیح و تقدیس اور تحمید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا:

وصلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا

زمین از حب اُو ساکن فلک در عشق او شیدا

تُرا عزِ لولاک تمکین بس است — ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است

چہ وصفت کُند سعدی ناتمام — عَلَیْکَ السَّلَامُ اے نبی والسلام

درود خوان پر مرتے وقت جنّت کا پروانہ گرا

حضرت سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیات صالحات" میں لکھا ہے۔ "میری والدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا، نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا اور مجھے دفن کرنے لگو تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا۔ فرمایا اُسے دھیان سے سنبھال لینا۔ چنانچہ غسل کے بعد رقعہ گرا۔ اور اس پر جنّت کی بشارت اور جہنم سے چھٹکارے کی نوید لکھی ہوئی تھی۔ اس رقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرف سے بھی اسے پڑھا جائے سیدھا ہی نظر آتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا۔ تو امی جان نے فرمایا "ان کا عمل تھا ہمیشہ کثرتِ ذکر و درود۔"

کثرتِ درود نے ہلاکت سے بچالیا

حضرت شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں دُعا کی یا اللہ عزّوجل میں خواب میں ابو صالح موذّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موذّن صاحب کو دیکھا کہ بہت ہی شاندار حالت میں ہیں۔ میں نے سوال کیا ابو صالح! ذرا مجھے اپنے یہاں

کے حالات تو بتاؤ۔ اس پر انہوں نے کہا:

"اگر میں نے تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔" (سعادۃ الدارین)

درودِ پاک کی فضیلت پر کتاب لکھنے والے کو انعام

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے درود پاک کی فضیلت پر ایک کتاب لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گویا دوزخ میں ہوں۔ اور وہاں درود پاک پڑھ رہا ہوں، دوزخ کی آگ مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کرتی۔ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جس کا خاوند میرا دوست تھا، مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا "اے شیخ احمد کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اسکی بیوی دوزخ میں ہیں"۔

یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ میں اس کے گھر یعنی دوزخی ٹھکانے اور مقام پر داخل ہوا، اور دیکھا کہ ایک ہنڈیا میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اس عورت نے بتایا یہ آپ کے دوست کے پینے کے لیے ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ بظاہر نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا۔ اس نے مال جمع کیا تھا اور اس میں حرام حلال کی تمیز نہیں کرتا تھا"۔

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں دیکھیں (اللہ ہمیں اپنی اور اپنے محبوب کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پناہ میں رکھے) پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے فرشتوں کو سنا وہ اللہ عزّوجل کی تسبیح و تقدیس اور تحمید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے

کوسنا۔

"اے شیخ! تجھے مبارک ہو تو اہلِ خیر سے ہے"

پھر میں نیچے اُتر آیا۔ اور اسی جگہ پہنچ گیا جہاں پرواز کی تھی۔ اور وہی عورت کھڑی ہے پھر دروازہ کھلا تو اس کا شوہر نکلا اور کہنے لگا۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے اور تیرے سبب سے دوزخ سے نجات عطا فرما دی ہے"

پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچا کہ ایسی بہترین جگہ کسی دیکھنے والی آنکھ نے نہ دیکھی ہو۔

شفاعت کے سوالی کو سرکار کا خواب میں حکم

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "میں نے خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپکی شفاعت کا سوالی ہوں۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔!!

اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ ۔ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔

درود شریف کی کثرت کرنے والا مالدار ہو گیا

صاحب 'تحفۃ الاخیار' نے یہ حدیث پاک نقل کی ہے۔

"جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود شریف بھیجے وہ کبھی محتاج نہ ہو گا"۔

پھر حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا:

ایک نیک آدمی تھا۔ اس نے یہ حدیث مبارک سنی تو عالمِ شوق کے ساتھ پانچسو بار درود شریف کا روزانہ درود شریف شروع کر دیا۔ اس کی برکت سے

اللہ عزّوجل نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے اُسے رزق عطا فرمایا کہ اُسے پتہ بھی نہ چل سکا، حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجتمند تھا۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص مذکور تعداد میں درود پاک کا ورد کرے اور پھر بھی اس کا فقر یعنی محتاجی دور نہ ہو۔ اس کی نیت کا فتور اور قصور ہے اور اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔ دراصل درود پاک پڑھنے میں نیت اللہ عزّوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلّم کا قرب حاصل کرنے کی ہو۔ پھر انشاء اللہ محتاجی ضرور دور ہو جائیگی اور یاد رکھیے! محتاجی صرف مال کی کمی کا نام نہیں بلکہ بسا اوقات مال کی کثرت کے باوجود انسان محتاجی کا شکوہ کرتا ہے اور یہ مذموم فعل ہے لہذا درود شریف کی برکت سے قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور قناعت ہی اصل میں غنا اور دولتمندی ہے۔ قناعت یہ ہے کہ جو مل جائے اس پر راضی رہنا۔

اے ہمارے مہربان رحیم وکریم اللہ عزّوجل ہمیں درود پاک کی برکت سے مال دنیا کی محبت سے نجات عطا فرما کر قناعت کی لازوال نعمت نصیب فرما اور اتنا عطا کر کہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم

شہد کی مکھیوں کا درود شریف پڑھنا اور اس کی برکت

روایت ہے کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں شہد کی مکھیاں حاضر ہوئیں۔ حضور اقدس علی نبینا علیہ التحیۃ والثناء اتمہا واکملہا صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلّم اللّٰھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ پیارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا شہد کیسے بناتی ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی

ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آجاتی ہیں اور دہاں اگل دیتی ہیں وہی شہد بن جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتا ہے مکھیوں نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم بر احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درود مے شود شیریں و تلخی را ربود یعنی ہمیں قدرت نے سکھا دیا ہے کہ چمن سے چھتے تک راستے بھر آپ پر درود شریف پڑھتی ہوئی آتی ہیں اور شہد کی یہ لذت و مٹھاس درود پاک ہی کی برکت سے ہے۔

(مقاصد السالکین ص۵۳)

سبحان اللہ! درود شریف کی برکت سے پھولوں کے پھیکے اور تلخ رس مل کر ایک ہو گئے اور سب کا نام شہد ہو گیا۔ ایسے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کی برکت سے سارے عربی اور عجمی النسان ایک ہو گئے اور ان کا نام مسلمان ہو گیا۔ جس طرح کہ درود شریف کی برکت سے پھیکا رس میٹھا ہو گیا۔ انشاء اللہ ہم درود شریف پڑھتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی درود پاک کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا اسی طرح ہر دعا درود شریف کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

۵ "دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا" سرکار کی مدد سے قرض اتر گیا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں:۔

"بعض صلحاء سے منقول ہے کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار کا قرض ہو گیا قرض خواہ نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی نے مہینہ بھر کی مہلت دے دی وہ غریب بڑا پریشان تھا۔ عدالت سے لوٹ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تضرع اور

زاری کی اور مدنی آقا حضور پرنور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوں کی کثرت شروع کر دی۔ چھبیس[۲۶] دن اسی طرح گزر گئے۔ ستائیسویں[۲۷] رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا کر دے گا تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس سے کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے قرض کی ادائیگی میں تین ہزار دینار ادا کر دے۔ وہ مردِ صالح کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنے وجود کے اندر کافی خوشحالی پائی۔ مگر دل میں یہ بات آئی کہ اگر وزیر نے مجھ پر اعتبار نہ کیا تو دلیل کیا دوں گا۔ اسی وجہ سے وزیر کے پاس نہ جا سکا۔ دوسری رات پھر قسمت جاگ اٹھی میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وزیر کے پاس نہ جانے کا سبب دریافت فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسے اپنی صداقت کی کیا دلیل پیش کرونگا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اس بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اگر وزیر دلیل مانگے تو کہہ دینا کہ تم روزانہ بعد نماز صبح مجھے پانچ ہزار درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے ہو۔ اور پھر اس کے بعد کسی سے بات چیت کرتے ہو۔ اور تمہارے اس عمل کو سوائے اللہ عزوجل اور کراماً کاتبین کے اور کوئی نہیں جانتا۔ مرد صالح کہتے ہیں جب میں وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس گیا اور اس کو اپنا خواب سنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارشاد کردہ دلیل بھی سنائی تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ حَقًّا" خوش آمدید اللہ کے رسول برحق اور سچے ہیں پھر اس نے تین ہزار دینار مجھے دیئے اور کہا جاؤ اس سے اپنا قرض ادا کر دو۔ تین ہزار مزید اخراجات کے لیے اور تین ہزار کاروبار شروع کرنے کے لیے مجھے دیئے۔ اور مجھے قسم دی کہ مجھ سے دوستی کا تعلق نہ توڑنا اور جب کبھی کوئی حاجت ہو بلا تکلف

میرے پاس آجانا۔ چنانچہ میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس عدالت میں پہنچا تاکہ قرض خواہ کو قرض ادا کردوں۔ قرض خواہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ اتنی رقم کہاں سے آئی۔ میں نے سارا ماجرا قاضی کے سامنے بیان کردیا۔ قاضی نے کہا سارا ثواب وزیر علی بن عیسیٰ ہی کیوں لے جائے۔ قرض کی رقم میں خود اپنی طرف سے ادا کرتا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا واہ میں یہ نعمت کیوں چھوڑ دوں۔" میں نے اپنا سارا قرض معاف کیا۔ للہ ولرسولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قاضی نے کہا میں نے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دینے کی نیت کی تھی وہ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ میں اس تمام مال (بارہ ہزار دینار) کو لے کر اپنے گھر آیا اور اللہ عزوجل کا شکر بجالایا۔

حضرت غلام حسین واصف کنجاہی مدفون در قدمین اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ) نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ عطائے حق کی حد ہے نہ سخائے مصطفےٰ کی
مختارِ کُل ہیں مولا دیں جس کو جتنا چاہیں

نورانیتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر مبارک والے درود شریف

کسی کے القاب سے اس پر سلام بھیجنا سنتِ نبوی ہے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بازو دورانِ جہاد شہید کر دیے گئے۔ آپ کی شہادت پر امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کریم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو پر عطا فرمائے۔ آپ جب عنہ کے بیٹے کو سلام کہتے تو ارشاد فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْن پوری حدیث پاک اس طرح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ

عَلَیْكَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب بھی حضرت جعفر کے بیٹے کو سلام کہتے تو یوں ارشاد فرماتے "اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلام ہو"۔ (بحوالہ مترجم مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب مناقب اہل بیت بنی فصل اول جلد سوم صـــ۲۵۴)

بخاری شریف کی اس حدیث مبارک سے صراحت سے ثابت ہوا کہ کسی کے القاب سے اس کو سلام کہنا اور سلام میں القاب کا اضافہ کرنا حضور پُرنور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنّت مبارکہ ہے۔

ہمارے آقا و مولا کا "نور" ہونا اور قرآن پاک میں آپ کے اس وصف کا تذکرہ کسی دلیل کا محتاج نہیں پھر بھی بطور برکت اور قرآن واصفِ رسول ہونے کی حیثیت سے ان آیات مبارکہ کا تذکرہ ضروری ہے جن میں آقا کی نورانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ

وَّدَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝

اس آیت کریمہ میں اللہ کریم نے اپنے محبوب کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا ہے میرے آقا و مولا میرے قبلہ کونین میرے کعبہ دارین منبعٔ جود و سخا مظہرِ انوارِ کبریا۔

غوث الاغیاث قطب الاقطاب مرادِ اعلحضرت قبلہ شیر ربانی شرقپوری قدس سرہٗ العزیز، حضور شمس العارفین سراج السالکین حضرت سیدی و مولائی حضرت اعلیٰ صاحب حضرت سیّد نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہٗ العزیز تاجدار حضرت کیلیانوالہ شریف اپنی مشہور زمانہ تفسیر قرآن بالقرآن "الانسان فی القرآن" صہ ۱۶۸ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"بعض مفسرین نے سراج کے معنی چراغ کے لیے ہیں اور اس امر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کہ چراغ سے دوسرا چراغ بلکہ لاانتہا چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور آفتاب سے ایسا فعل سرزد ہونا ناممکن سمجھ کر مفاد کو ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن تطبیق قرآن شریف کی رو سے سراجًا وّھاجًا کے معنی شمس یعنی سورج کے ہیں[۱]۔ گو سراج کے معنی چراغ کے بھی ہو سکتے ہیں لیکن آفتاب کے معنی زیادہ موزوں ہیں کیونکہ جو حقیقت اور مفاد آفتاب سے عیاں ہے۔ چراغ ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ اور وہ اس لیے کہ چراغ نے بھی آفتاب ہی سے روشنی حاصل کی ہے کیونکہ چراغ کی روشنی کا اصل سرمایہ کوئی روغن ہے اور ہر روئیدگی جس سے روغن (تیل) حاصل کرنا ممکن ہے (وہ بھی) اپنی نشوونما کے میدان میں آفتاب کی محتاج ہے"۔

۱۔ اس کی مزید تائید میں سورہ فرقان آیت ۶۱ ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں "سراج" سورج کے لیے متعین فرما دیا گیا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا

(پ ۱۹ ع ۴ ۔ الفرقان: ۶۱)

ترجمہ: وہی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور کیے بیچ اسکے سورج اور چاند نور بھرے۔

میں اپنے قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ "شاہد"۔ "بشیر"۔ "نذیر" اور "داعیاً الی اللہ"۔ "سراجاً منیراً" اور "رحمۃ للعالمین" اور "حضور سید المرسلین کے علم مبارک" کے عنوانات کے تحت "الانسان فی القرآن" کے ایمان افروز اور بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضوری عطا کرنے والے یہ مقالے ضرور پڑھیں۔ ان کے مطالعہ سے ایمان کو تازگی اور روحانیت کو براہِ راست حضور پُر نور مصطفیٰ اکریم علیہ التحیہ والتسلیم اتمہا و اکملہا کے نور مبارک سے انوار و تجلیات حاصل ہوتے ہیں۔

میرے آقا و مولا حضور رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہٗ العزیز مزید آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

"واضح ہو کہ اَلشَّمسُ ضِیَآءً کی صفت آفتاب کے لیے ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِیرًا فرمایا ہے۔ یعنی خورشید ضیاء سے متصف ہے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا نور۔

سُورج دنیا کی تاریکی کو روشنی سے بدلنے والا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحانیت کی ظلمات کو مٹا کر نور سے منور کرنے والے سورج موجودات کی نشو و نما کا راہنما اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت کے پودوں کے ہادی و پیشوا سورج ہر بار آور کو ثمر تک پہنچانے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مومن تابع کو کعبۂ مقصود تک لے جانے والے ہیں"۔

آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں:-

"زیادہ تحریر بھی سوء ادبی ہے صرف یہ سمجھ لینا کافی ہے کہ جس طرح عالم موجودات کا سب نظام مولیٰ اکریم نے آفتاب پر رکھا ہے اور اس کو راہنما فرمایا ہے۔ اسی طرح عالمِ روحانیت کا انظام حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

رکھا ہے۔ (الانسان فی القرآن صـ ۱۷۲)

یہ نورانیتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سراجاً منیراً کے متعلق سلطان الاولیاء کا مبارک بیان تھا، آئیں اب سلطان العلماء کا ارشاد بھی سن لیں۔

(۲) سلطان العلماء حضرت علامہ ملا علی قاری جمع الوسائل شرح شمائل صـ ۳۲۴ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

قَالَ الزَّرْكَشِيُّ بِأَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَاجًا وَّنُوْرَ الشَّمْسِ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ مِثَالُ نُوْرِهٖ فِي الْعَوَالِمِ كُلِّهَا فَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ يَرَاهَا كُلٌّ فِي الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِيْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ وَصِفَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ كَذٰلِكَ هُوَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: زرکشی نے فرمایا ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراج ہیں اور سورج کا نور اس عالم میں آپ کے نور کی مثال ہے کہ آپ ﷺ کا نور بھی جملہ عوالم (یعنی تمام جہانوں) میں ہے جیسے سورج کو ہر کوئی مشرق اور مغرب میں دیکھتا ہے۔ ایک ہی گھڑی میں اور مختلف صفات میں بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی سمجھئے۔

(۳) ارشاد ربانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۰ (القرآن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سمیت جمیع مفسرین نے اس آیۂ کریمہ میں نور سے مراد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب مبین سے قرآن مجید فرقان حمید مراد

لیا ہے۔ امامِ اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کے مقالات اسوقت میرے سامنے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کسی مفسر قرآن نے اس کے خلاف نہیں لکھا، بلکہ علامہ کاظمی جو کہ غزالی زمان اور ایک محقق شخصیت ہیں آپ کے یہ الفاظ حضور اقدس کو نور نہ ماننے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن میں آپ فرماتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں "نور" سے مراد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس پر اجماعِ مفسرین متقدمین نقل کرنا حقیقت سے بعید نہ ہو گا۔

(مقالات کاظمی)

تفسیر صحابہ اور متقدمین مفسرین عظام کی تفسیر کے مطابق بلکہ تفسیری اجماع کے مطابق قد جاءکم من اللہ نور میں نور سے ہمارے آقا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔ تو جو لوگ نئے دور کی پُر فتن تحریروں میں اس کے خلاف معنی کرتے ہیں۔ انہیں اپنے متعلق خود ہی سوچنا چاہیے۔ ورنہ قرآن کے معنی تو وہی صحیح ہیں جو صحابہ کرام کریں اور جمیع متقدمین مفسرین جن پر متفق ہوں۔

نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بخاری شریف کی تین احادیث

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ فِيْ وَجْهِهٖ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کیا تو چہرہ انور فرحت و سرور سے چمک رہا

تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ انور ایسے چمکنے لگتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۳)

۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْدُ وَجْهِهٖ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش اور مسرور ہو کر میرے پاس تشریف لائے دراں حالیکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی اقدس کے خطوطِ نور چمک رہے تھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۲)

۳- عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

ترجمہ: ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۳ شمائل ترمذی ص ۳)

علامہ یوسف نبہانی نے فرمایا:

اولیاء شاذلیہ کا محبوب وظیفہ یہ درود شریف ہے جسے درودِ نور کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

صحیح مسلم کی حدیث سے حضور اقدس کا نور ہونا صریحاً ثابت ہے

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا

(مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے سراپا نور کر دے۔

نعوذ باللہ! اعتراض ہو سکتا ہے کہ اس دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نور نہ تھے تو گذارش ہے کہ یہ اعتراض محض جہالت پر مبنی ہے۔ دیکھئے نماز میں قیام کے دوران پہلے تکبیر تحریمہ پھر ثناء پھر تعوذ پھر تسمیہ پھر سورۃ فاتحہ کی تین آیات پڑھنے کے بعد کہتے ہیں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ترجمہ: اے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہنے سے پہلے تکبیر تحریمہ، ثنا، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیات تک کسی غیر خدا کی عبادت کر رہے تھے؟ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ خدا کی عبادت ہی تھی یہاں محض اظہار تخصیص عبادت ہے۔ اور مسلم شریف کی درج بالا دعا میں بھی اسی طرح نور بنانے کے ذکر کا اظہار ہے جس طرح اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے پہلے خدا کی عبادت تھی۔ اسی طرح حضور اقدس اول و آخر سراپا دعا سے پہلے بھی نور ازلی ہیں۔

لیکن اس دعا اور حدیث صحیحہ کے بعد بھی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نہیں مانتے انہیں ضرور سوچنا چاہیے۔ ان دلائل سے ہمارا مقصود محض حجت تمام کرنا ہے۔

جہاز اور دیگر سواریوں کے حادثات سے بچنے کیلئے درود شریف

مناہج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ ابن فاکہانی نے اپنی کتاب "فجر منیر" میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے۔ انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی معلوم ہوئی۔ اسی وقت جناب فخر موجودات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود شریف تعلیم فرمایا کہ ہزار بار اس کو جہاز والے پڑھیں ابھی تین سو پر نوبت نہیں پہنچی تھی کہ جہاز نے ڈوبنے سے نجات پائی اور ساحلِ مقصود پر پہنچ گیا۔ وہ درودِ نجات یہ ہے:۔

درُودِ تُنجّیْنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا

تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا کے لیے درج ذیل درود شریف

خصوصی تاثیر کا حامل ہے جو جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۴۰ پر درج فرمایا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ٥

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں تیرے حبیب ہیں، عالی قدر اور بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

مؤلف "دلائل الخیرات" کی قبر سے مشک کی خوشبو

حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف کی بہت ہی جامع کتاب "دلائل الخیرات" کے نام سے تحریر فرمائی۔ جو اولیاء اللہ کے وظائف میں شامل رہی ہے۔ اہل عشق و محبت میں کافی مقبول ہے۔ چنانچہ صاحب "مطالع المسرات" لکھتے ہیں:

"یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ کی قبر انور سے کستوری (مشک) کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرتے تھے"۔

صاحبِ دلائل الخیرات کی لاش بھی محفوظ رہی

صاحب دلائل الخیرات حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک

کے ستتر سال بعد آپ کے جسد مبارک کو مقام "سوس" سے مراکش منتقل کرنے کے لیے قبر انور سے نکالا گیا تو آپ کا کفن مبارک بھی بوسیدہ نہ ہوا تھا۔ وصال سے قبل آپ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے آج ہی خط بنوا کر بیٹھے ہیں۔ کسی نے آزمانے کے لیے آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ دی۔ جب انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا۔ اور وہ جگہ سفید ہو گئی۔ پھر زندوں کی طرح تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات)

تصویر کا دوسرا رُخ

تصویر کا ایک رُخ یہ ہے کہ عشق والوں نے درود سلام کی بے مثل کتاب "دلائل الخیرات" تصنیف فرمائی اور پھر انعام یہ ملا کہ وصال مبارک کے بعد بھی ان کی لاش ستتر سال تک محفوظ رہی بلکہ ہمیشہ ہی محفوظ رہے گی۔ جہاں بھی ان کا جسدِ اطہر دفن ہوا خوشبوئیں وہاں سے آتی رہیں۔ لیکن تصویر کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ ہو۔ کلمہ گو کہلانے والے کچھ وہ بھی تھے۔ جنہوں نے اس کتاب مبارک کو جلا دیا اور غضبِ الٰہی کو دعوت دی یہ تاریخی حقائق ہیں جنہیں اب چھپایا نہیں جا سکتا۔

۱۔ ابنِ سعود کے حکم سے جو کتاب چھپی اور مفت تقسیم ہوئی اس کا نام "الهدية السنية" ہے۔ اللہ کرے آلِ سعود اس عبارت اور فعل سے بریت کا اعلان کر دے۔ اس کتاب کی عبارت کچھ یوں ہے۔

ولا نامر باتلاف شيء من المؤلفات اصلا الا ما

اشتمل على ما يوقع الناس في الشرك كروض الرياحين

وما یحصل بسببہ خلل فی العقائد کعلم المنطق فانہ

قد حرمہ جمع من العلماء علی انا لا نفحص عن مثل

ذلک وکالدلائل الخیرات۔

(الہدیۃ السنیہ ص۴۵، ص۴۶)

اس عبارت کے مطالب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ" ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں ہم اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں۔ یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو ایسی کتابوں میں روض الریاحین کتب منطق اور" دلائل الخیرات" ہیں ان سب کو تلف کرا دیا جاتا ہے"۔

۲۔ علامہ احمد دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ ترجمہ بلفظہ

"ابن عبدالوہاب مسجد درعیہ میں خطبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ جو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل کرے وہ کافر ہے"۔

(الدرر السنیہ ص۳۹ مطبوعہ استنبول)

پاکستانی وہابیہ کا بھی بُرا عقیدہ درود شریف کی بے مثل کتاب "دلائل الخیرات" کے بارے میں کھل کر اب تو سامنے آگیا ہے۔ وہابیہ نجدیہ کا احمد عبدالغفور لکھتا ہے۔

"کتاب دلائل الخیرات" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق غلو سے پُر ہے"۔

(حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۶۷ از عبدالغفور عطار)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ مولا کریم درود وسلام سے روکنے کی بجائے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

دو انگلیوں کے سبب مغفرت ہو گئی

حضرت ابو الفضل الکندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتقال کے بعد عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ انہوں نے جواب دیا میرے ہاتھ کی دو انگلیوں نے مجھے نجات دلائی ہے۔ حضرت عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب و حیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا، بات یہ ہے کہ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ و بارک وسلّم کا نام نامی اسم گرامی لکھتا تھا۔ تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اسم گرامی کے بعد "صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم" لکھا کرتا تھا۔

معلوم ہوا درود پاک لکھنے اور پڑھنے کا بڑا مقام ہے اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر بار سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نام اقدس کے ساتھ درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ضرور لکھے اور صرف لکھنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

درود شریف لکھنا واجب ہے

بہار شریعت تیسرے حصّے میں "در مختار" اور "رد محتار" کے حوالے سے مسئلہ لکھا ہے کہ جب سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نام اقدس لکھے تو درود پاک ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے:

فتاویٰ افریقہ میں اعلحضرت فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"چودھویں صدی کے بڑے بڑے اکابر کہلانے والوں میں بھی یہ وبا پھیلی ہوئی ہے کہ کوئی صلعم لکھتا ہے۔ کوئی فقط "ص" کوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بجائے صرف "ع" ایک ذرا سیاہی یا ایک انگل کاغذ بچانے کے لیے یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی و بے یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں"۔ اسی طرح کئی لوگ اپنے ناموں میں جب محمد کا لفظ مبارک استعمال کرتے ہیں تو اس کے اوپر 'ص' وغیرہ ڈال لیتے ہیں یہ بھی سخت ممنوع ہے کہ اس مقام پر سرکار کی ذات گرامی مراد نہیں ہے۔ اس پر درود شریف کے اشارہ کا کیا معنی؟ لہٰذا بہار شریعت میں بحوالہ طحاوی وغیرہ لکھا ہے"۔ اللہ تعالیٰ عز وجل کے نام مبارک کے ساتھ بھی جل جلالہٗ پورا لکھیں۔ آدھے جیم "ج" پر اکتفا نہ کریں۔"

مقام حیرت ہے۔ کیسا نازک دور ہے۔ فضول مضامین میں تو ہزارہا صفحات سیاہ کر دیے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے من ٹھار آقا کا اسم گرامی آتا ہے تو درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنے میں کنجوسی کی جاتی ہے۔ جب کہ روز قیامت یہی درود شریف پرچی کی صورت میں جب آقا جیب سے نکالیں گے اور ہمارے نامہ اعمال والے پلڑے میں رکھیں گے تو وہ اتنا بھاری ہو جائے گا کہ گناہوں کا پلڑا خود بخود ہلکا ہو کر اوپر اٹھ جائیگا۔

درود شریف لکھنے کے عادی کا مقام

ابو زرعہ کو بعد موت جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو زرعہ تو نے یہ درجہ کیسے حاصل کر لیا؟

جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں اور ہر بار یوں لکھا کہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی ہر مرتبہ درود شریف لکھا اور حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔

(شرح الصدور ص۱۲۳، سعادۃ الدارین ص۱۲۸)

ایک خوش کن پہلو

اس کتاب کی تصنیف کے دوران مواد کی تلاش اور تحقیق کے لیے مجھے مختلف کتب خانوں اور لائبریریوں اور کتب فروشوں کے پاس جانا پڑا۔ تو ایک خوش کن پہلو یہ سامنے آیا کہ درود شریف لکھنے کی بجائے نام اقدس کے ساتھ "ص"، یا "صلعم" لکھنے کو وہابیوں اور دیوبندیوں نے بھی سختی سے منع کیا ہے۔ حتیٰ کہ عبدالغفور اثری جہلمی نے بھی اس سے سختی سے منع کرنا نقل کیا۔ آئیے اسلاف کے اس موضوع پر ایمان افروز فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ نووی لکھتے ہیں:

"جب لفظ نبی لکھے تو اس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکمل لکھے اس کو مخفف کر کے صلعم یا ص نہ لکھے نہ صلوٰۃ اور سلام میں سے کسی ایک پر اختصار کرے نبی علیہ السلام یا نبی علیہ الصلوٰۃ نہ لکھے بلکہ مکمل علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھے"۔

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں:

"جب اللہ کا نام لکھا جائے، تو تعظیم سے عزوجل لکھا جائے۔ اسی طرح رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا جائے۔ اور بار بار لکھنے سے اکتاہٹ نہ کی جائے خواہ اصل کتاب میں صلوٰۃ و سلام نہ لکھا ہو اور زبان سے بھی صلوٰۃ و سلام کہے۔ صلوٰۃ و سلام میں سے کسی ایک پر اختصار کر کے دوسرے کو نہ لکھنا مکروہ ہے اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رضی اللہ عنہ کو مخفف کر کے لکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ ان کو پورا پورا مکمل لکھنا چاہیے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ کے بعض مقامات میں لکھا ہے کہ جس نے علیہ السلام کو مخفف کر کے ؑم لکھا وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف بلاشبہ کفر ہے اور اگر یہ نقل صحیح ہو تو اس میں یہ قید ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف کے قصد سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختصر کر کے ؑم لکھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ورنہ بظاہر یہ کفر نہیں ہے۔ اور لازم کفر کا ہونا اگر تسلیم کر لیا جائے تو وہ لازم بیّن پر محمول ہے۔ وہاں کفر کے شبہ سے احتراز کرنا اور احتیاط کرنا لازم ہے۔

(علامہ احمد بن محمد الطحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ، حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج۱ ص ۶، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۵ھ)

اونچی آواز سے درود شریف پڑھنے والے کیلئے جنت ہے

علامہ صفوریؒ نے نزھۃ المجالس میں فرمایا کہ ایک بزرگ نے جنت میں اپنے گنہگار ہمسائے کو دیکھا تو ان سے جنت ملنے کا سبب پوچھا؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی رسول معظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے

درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔

(نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۱۱۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے "المورد العذاب" میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے۔آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

نمازوں کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی تحقیق

درود شریف ایک عبادت ہے۔ درود شریف ایک ذکر ہے اور ایک بے مثل ذکر ہے اور ذکر بعد از نماز بالاتفاق جائز ہے جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں "ذکر بعد نماز" کے زیر عنوان مذکور ہے۔

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ۔

ترجمہ: "یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں اس ذکر کو سنتا تھا تو معلوم کر لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بچپن کی وجہ سے چونکہ گھر میں ہوتے

تھے۔ اس لیے ذکر پاک کی آواز اپنے گھر میں سن لیتے تھے۔ اور معلوم کر لیتے تھے کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت نقل فرمایا ہے۔ فیه دلیل علی جواز الجهر بالذکر عقب الصلوٰۃ یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اسی حدیث مبارکہ کے تحت اسلاف سے نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب نقل فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی نے "نتیجۃ الفکر فی الجهر بالذکر" حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "توصیل المرید الی المراد بہ بیان احکام الاحزاب و الاوراد" اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے سباحۃ الفکر فی الجهر بالذکر" کے نام سے ذکر جہر کے جواز میں مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ اگر کہیں ذکر جہر کیخلاف اقوال موجود ہوں تو اس سے مراد حد سے تجاوز کر کے یا چیخ کر پڑھنے اور ریاکاری کے لیے ذکر جہر کرنا مراد ہو گا جسے اصطلاح میں جہر مفرط، جہر فاحش یا جہر مضر کہا جاتا ہے ایسے جہر سے منع کرنے کی وجہ کسی قاری یا نمازی یا نائم کو تشویش میں مبتلا کرنا ہے اور اس بات کو خود ذکر جہر کے مخالفین بھی ببانگ دہل تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی رائے کچھ یوں ہے۔

"حلقہ باندھ کر ذکر کی یہ کیفیت مخصوصہ قرآن اور حدیث سے صراحتاً ثابت نہیں ہے۔ مگر جب کہ جہر مفرط (حد سے زیادہ) نہ ہو اور ریاء سے پاک ہو اور نمازیوں کیلئے پریشانی نہ ہو تو اس کو منع نہیں کرنا چاہیے۔ مطلقاً حرمت کی نسبت امام ابوحنیفہ کی طرف درست نہیں ہے۔ اور شامی نے رد المحتار جلد اول میں نقل فرمایا ہے کہ سب اہل علم متقدمین اور متاخرین کا اس پر اجماع ہے۔ کہ مل کر ذکر کرنا خواہ مساجد میں ہو پسندیدہ ہے۔" (ماہنامہ تعلیم القرآن مولوی غلام خان راولپنڈی جولائی ۱۹۷۴ء)

ایک گذارش

جب بھی نام نامی اسم گرامی لینا مقصود ہو تو با ادب ہو کر محبت اور عقیدت سے کم از کم اتنے الفاظ ضرور عرض کر لیے جائیں "حضور پُر نور نبی کریم رؤف و رحیم سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔ بلکہ صاحب جواہر البحار نے تصریح فرمائی ہے کہ "اکثر علماء کرام نے تشہد میں بھی سیدنا کا کلمہ زیادہ کرنے کو بہتر فرمایا ہے"۔

(جواہر البحار ج ۳ صـ ۸۳)

یہی عبارت دیوبندی مکتبہ فکر نے رحمت کائنات صـ ۳۶۵ پر درج فرمائی ہے۔ اہلسنت وجماعت کی مسائل شرعیہ پر مشتمل کتاب بہار شریعت میں ہر جگہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے التزام کے ساتھ طریقہ نماز اور مندرجات نماز میں ہر جگہ درود ابراہیمی میں اسم پاک کے ساتھ سیدنا کا لفظ لکھا ہے اور یہی نماز میں پڑھنے کے لیے کہا ہے۔ ردالمحتار میں بھی یہی فتویٰ موجود ہے۔

درود شریف الشفاء

یہ وہ درود شریف ہے جسے گیارہ بار پڑھ کر دم کریں تو ہر بیماری دور ہو گی۔ افضل الصلوٰۃ علی السید السادات میں لکھا ہے کہ درج ذیل درود شریف گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہو گی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفاء روحانی وجسمانی۔ قلبی۔ بلکہ ہر لاعلاج مرض کے لیے اس درود شریف کا دم تجربہ شدہ ہے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِہَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ
شِفَائِہَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِہَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا۔

کاروبار اور رزق میں برکت کیلئے درود ودودی

میرے حضور غوث الاغیاث قطب الاقطاب سرتاج الاولیا یہ درود شریف ودودی کاروبار اور رزق میں برکت کے لیے ارشاد فرماتے ہیں۔ ہر غم اور پریشانی بھی اس سے دور ہو جاتی ہے۔ حضور غوث الاغیاث کا ارشاد گرامی ہے کہ اس درود شریف کے پڑھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ہر قسم کے رزق والے دستر خوان پر بیٹھے ہوں اور اس درود شریف کے پڑھنے سے اب یہ آپکی ہمت ہے کہ جتنا مرضی ہے رزق اس دستر خوان سے اکٹھا کر لیں۔ اس کے آداب سے یہ ہے کہ آپ باوضو ہوں۔ قبلہ رخ ہوں۔ بغیر کسی وقت کی قید کے ہر وقت اسے کثرت سے پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ حالت سفر میں ہوں تو بھی یہ درود شریف پڑھ سکتے ہیں، لیکن باوضو ہوں اور جوتے اتار لیں۔ اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی مشکلات و دیگر حاجات کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔

یَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِنَّكَ
رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۞

خزانوں کی کنجی۔ درود تفریحیہ

احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام میں حضرت شیخ عارف محمد حنفی آفندی

نازلی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے اور ہر قسم کے غم واندوہ اور دکھ بے چینی کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں رزق اور قبر کی کشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مکمل مجرب اور تریاق ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَآئِمُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ط

درود شریف کے مختلف صیغے اور ان کی توجیہہ

القول البدیع میں محدث وامام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے درود شریف کے چالیس مختلف صیغے بیان کیے ہیں۔ بعض ان میں وہ درود شریف ہیں جو حضور پُرنور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مقبولان بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے۔ ان میں سے کئی ایک اس کتاب میں درج بھی کیے گئے ہیں۔ بعض دیگر درود شریف مختلف صیغوں سے اولیاء اللہ نے بحالت حضوری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے انہیں پسند فرمایا۔ حضرت الشیخ عارف محمد حنفی آفندی علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاسرار" میں درود

شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب اور واسطہ سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص تاثیر رکھتا ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف انداز میں مختلف صیغوں سے اور مختلف الفاظ سے درود شریف احسن سے احسن انداز میں بارگاہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیے گئے۔ درحقیقت بات یہ ہے جیسے کسی عربی شاعر نے بڑا خوب کہا ہے ؎

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ

فَكُلٌّ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

یعنی ہمارے درود شریف کی عبارتیں مختلف ہیں اور سب کا حسن ایک ہے۔ تمام اسی کے جمال باکمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کے لیے اور صاحب حال کے لیے روزانہ وظیفہ تعداد و مقدار میں بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک لاکھ درود شریف تک ثابت ہے۔

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے۔ سارا وقت درود شریف میں ہی مشغول رہتے جس سے نظام سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور پرنور نبی کریم رؤوف ورحیم سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو یہ گوارا نہ ہوا، تو سلطان کو اپنے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف کر دیا۔ درود لکھی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اس طرح درود تاج حضرت الشیخ السید ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العزیز نے تاجدار اقلیم نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں مرتب کر کے

پیش کیا اور عرض کیا اس درود شریف کی منظوری عطا فرمائیے۔ تاکہ یہ اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے وقت پڑھا جائے۔ تو حضور اقدس شفیع معظم سلطان الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم نے اسے منظور فرمالیا اور ارشاد فرمایا اے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے امتی کی شفاعت کا اختیار دیا جائیگا۔

قاضی محمد زاہد الحسینی اپنی کتاب "رحمت کائنات" صفحہ ۲۱۹، ۲۲۰ پر لکھتے ہیں

"درود شریف اس محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے۔ جو ایک خوش بخت مسلمان سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کرتا ہے اس لیے جن کلمات میں بھی نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرے جائز اور درست ہے صرف اتنا خیال رہے کہ حدود ادب سے تجاوز نہ ہو، اور نہ ہی شان خداوندی کا تقابل پیدا ہو

دربارِ نبوت میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِی نَبِیِّهِمْ

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ فِیْهِ مَدْحًا وَاحْتَکِمْ

ترجمہ، عیسائیوں کی طرح سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شریک خداوند قدوس نہ بنانا باقی جو چاہے اپنے نبی کی شان میں بلا خوف کہتا رہ۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

مخوان او را خدا از بہر امر شرع و حفظ دین

دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشا کن

ترجمہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی صفات سے موصوف نہ کر کہ شریعت کا یہی حکم ہے۔

اس کے علاوہ جو وصف اور نعت حضور اقدس کی شان میں کہہ سکتا ہے کہتا رہ:

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اور فداک روحی جیسے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا۔ اگرچہ اکثر روایات میں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرز ادا بیان ہوا ہے مگر بعض روایات میں اوصافی خلیلی سے بھی حب نبوی سے مزین کلمات کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اس لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک عرض کرتے وقت محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے "اپنے نبی پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو (جواہر البحار ۳ ص ۸۳۰)

چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر حسن انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور شاعر دربار نبوت موید بہ روح القدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں ان ہی میں یہ بھی ہے۔ ؎

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: اور آپ سے زیادہ حسین آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت آج تک پیدا نہ ہوا۔

آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے گویا کہ جس طرح آپ نے پسند فرمایا اسی طرح آپ کو پیدا کیا گیا۔

چنانچہ درود وسلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت نے تالیف کیے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کی پسندیدگی کی سند سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

خواب میں عطا فرمائی ہے۔

مفسرِ قرآن حضرت علامہ صاوی کا فیصلہ

مفسرِ قرآن حضرت علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں۔
"درود شریف پڑھنے میں الصلوٰۃ والسلام دونوں کو جمع کیا جائے اور اکٹھا پڑھا جائے۔ اور حضور پُرنور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود وسلام عرض کرنے کے صیغے کثرت سے ہیں۔ ان کا شمار ممکن نہیں۔ لیکن افضل درود شریف وہ ہے جس درود شریف میں آپکی آلِ پاک اور اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی ذکر کیا جائے لیکن جس کسی نے درود شریف کے جن صیغوں اور جن الفاظ سے بھی تمسک کیا اور درود شریف پڑھا اس کو خیر عظیم ہی حاصل ہوئی"۔ یہ آپ کی اس ایمان افروز عبارت کا ترجمہ ہے۔

"اَیْ جَمَعُوْا بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَصِیَغُ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ لَا تُحْصٰی وَاَفْضَلُھَا مَا ذُکِرَ فِیْہِ لَفْظُ الْاٰلِ وَالصَّحْبِ فَمَنْ تَمَسَّکَ بِاَیِّ صِیْغَۃٍ مِّنْھَا حَصَلَ لَہُ الْخَیْرُ الْعَظِیْمُ"

(تفسیر صاوی)

آپ کی اس ایمان افروز عبارت سے درج ذیل مسائل کا استنباط ہو رہا ہے۔

۱۔ جب بھی درود شریف پڑھا جائے اس میں الصلوٰۃ والسلام دونوں کو جمع کیا جائے۔

۲۔ حضرت علامہ صاوی مالکی کا تجزیہ مشاہدہ اور نظریہ یہ ہے کہ درود شریف کے صیغے احسن انداز میں عالم اسلام میں کثرت سے مستعمل ہیں اور

ذریعہ ہیں۔

۳۔ حضرت علامہ صاوی فرماتے ہیں افضل درود شریف وہ ہے کہ جس میں امام الانبیاء والمرسلین حضور پرنور نبی کریم رووف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے آل پاک اور اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی ذکر مبارک کیا جائے۔

۴۔ آخر پر آپ اپنا فتویٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فَمَنْ تَمَسَّكَ بِاَيِّ صِيْغَةٍ مِّنْهَا حَصَلَ لَهٗ خَيْرُ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: جس کسی نے درود شریف کے جس صیغہ سے بھی درود شریف پڑھا اس کو خیر عظیم یعنی اس کو بہت ہی زیادہ ثواب حاصل ہوا"۔

دُم کٹا درود نہ پڑھو

حدیث مبارک ہے:

لَا تُصَلُّوْا عَلَيَّ الصَّلٰوةَ الْبُتْرَآءَ فَقَالُوْا وَمَا الصَّلٰوةُ الْبُتْرَآءُ؟ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تَمْسِكُوْنَ بَلْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

...... الخ۔

فرمایا: "مجھ پر دُم کٹا درود نہ پڑھو۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وسلم یا حبیب اللہ! وہ دُم کٹا درود شریف کون سا ہے؟ تو ارشاد فرمایا

کہ تمہارا صرف اتنا درود بھیجنا "اللّٰھم صَلِّ علیٰ محمّدٍ" اور اسی پر بس کر جانا دم کٹا درود ہے۔ پورا درود شریف پڑھا کرو۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد ...... آخر تک" (صواعق محرقہ ص ۱۶۴)

اس حدیث مبارک سے پتہ چلا کہ آل پاک کو بھی درود پاک میں شامل کیا جائے۔

درود خضری

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یہ درود خضری ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا وظیفہ اور درود شریف کے یہ الفاظ ہیں۔ اس کی برکتیں بے تحاشا ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ وہ جس جگہ بھی تشریف فرما ہوں۔ وہاں سبزہ اور ہریالی اور رونقیں آجاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری شریف کی حدیث مبارک۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخِضْرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَآءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَآءُ۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خضر کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ ایک خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے کہ یکایک وہاں سبزہ پیدا ہوگیا اور لہلہانے لگا۔

(بخاری شریف)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا وظیفہ یہی درود شریف ہے۔ حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی اعلیحضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی اور اعلیحضرت ومرشدنا حضور قبلہ عالم حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور آپ کے خلفاء کہ جن کی شان مبارکہ اپنی اپنی جگہ بے مثل ہے۔ خصوصاً آپ کے خلیفہ اعظم ومراد

حضور شیر ربانی حضور پیر کیلانی رحمۃ اللہ علیہ سب کا وظیفہ عالیہ یہی درود شریف ہے اس سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس درود شریف کی کتنی برکتیں ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ درود شریف پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

(شفا القاضی عیاض ص ۵۷)

ترجمہ: اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر اور آپکی ازواج مطہرات اور اولاد پاک اور آپ کے اہل بیت پاک پر اور آپ کے سسرال وانصار پر اور آپ کے اتباع اور محبین پر اور آپ کی امت پر ہم پر بھی ان سب کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی جو درود شریف پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸)

فقر و فاقہ دور کرنے کے لیے خود زبان نبوت سے فرمایا گیا درود شریف

القول البدیع ص ۱۲۹ اور سعادت الدارین ص ۶۳ پر یہ حدیث مبارک درج ہے جس کا لفظی ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اُمید ہے ہر قاری اپنے آقا و مولا حضور اقدس شفیع المعظم۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشاد فرمایا گیا یہ درود شریف فقر و فاقہ دور کرنے کے لیے ضرور وظیفۂ حیات بنائیگا۔

ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگئ معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جب تُو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر یوں سلام عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیے حتیٰ کہ اس کے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔" (الحدیث)

(القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۶۳)

اللہ کریم صدقہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کاوش قبول فرمائیں اور روز قیامت اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ آمین۔ بجاہ نبیک الکریم صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین

فضائل درود شریف

وفضائل سلام

درود شریف سے ہر مشکل کا حل

محمد رفیق کیانی ایم اے

(گولڈ میڈلسٹ)